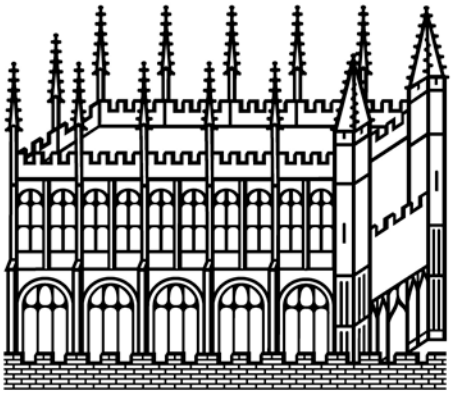


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.







ہفت سورہ مترجم — مطبوعہ اسدی۔
وصیت نامہ — رسالہ دانشمندی تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی۔
مجموعۂ معجزۂ آل نبی — شہادت نامہ و معجزہ سر مبارک امام حسین و معجزات حضرت حسین
مجموعہ معجزات — معجزہ شق القمر و معجزہ خواب وغیرہ ہفت معجزہ مطبع ریاض احمدی۔
مجموعۂ کلیات مرثیہ ہائے مرزا دبیر یہ ایک مجموعہ کل مراثی طبع نادر اکر آل عبا مرثیہ گوئی میں یکتا جناب مرزا دبیر صاحب مرحوم ہی کی دو جلد جلد اول ایضاً جلد دوم۔
رسالہ رخیز و تفویض ملا محمد باقر مذہبا مامیہ
طرد المعاندین — برجواز لعن بر مخالفین تصنیف مولوی سید حسین صاحب مذہبا مامیہ۔
قصۂ ماہ رمضان —
حکایات الصالحین — فی حالات الصادقین اردو زبان میں بقید ابواب ہر قسم کے مثلاً باب نوحہ و باب گریہ وزاری کے اور اس کے بنا پر حکایات صلحاء موقع بموقع مذکور ہیں۔
اسرار محبت تصنیف منشی ظہیر الدین مرحوم۔
منہاج النبوت ترجمہ مدارج النبوۃ۔
نور الہدایہ — ترجمہ اردو و شرح وقایہ فقہ میں مولوی وحید الزمان صاحب۔
پنج سورہ — وظائف و تلاوت کے لائق۔
زائچون کی شادی مصنفہ مولوی عبد الرحیم صاحب دہلوی۔
مجموعہ سبحہ بوجہ فضائل درود و تاج وغیرہ۔
رسالہ مذاق العارفین خرد نظم اردو حکایات و نصائح
سخاوت نامہ مع قصہ سوداگر بچہ۔
ظفر جلیل شرح حصن حصین تصنیف مولوی نواب قطب الدین خان بہادر۔
اوراد فتحیہ مؤلفہ امیر کبیر ہمدانی کا اردو میں ترجمہ ہے

مجموعۂ اوراد مستندہ — اس مجموعہ میں سولہ کتابیں وظیفہ کی شامل ہیں مشتمل عشر۔
اوراد فتحیہ — حزب البحر — حزب الاعظم — دلائل الخیرات
کبریت احمر — ثلاثیات — امام بخاری — چہل حدیث
قصیدہ بردہ — حزب البصر — حزب الوسیلہ — حزب ابن المغربی — قصیدہ مضریہ — قصیدہ منفرجہ — مستغاث
ترجمہ اردو کنز الدقائق مسمی بہ تحفۃ الانجم فقہ میں
احسن المسائل — ترجمہ کنز الدقائق۔
عناصر الشہادتین — حالات شہادت شہدائے کربلا و خلفائے رفقہ
سر الشہادتین مع ترجمہ اردو شہادت حسین
سفر نامہ حرمین — تصنیف محمد زور آور خان صاحب مع نقشجات حرمین۔
تقریر الشہادتین حالات شہدائے کربلا۔
تحریر الشہادتین فارسی حالات شہادت حسین
ترجمہ رسالہ چار باب مسایل میں مشہور رسالہ ہے
گلدستۂ فضائل چار یار مع فضایل اہل بیت اطہار
مواعظ حیدریہ اردو مصنفہ غلام حیدر خان صاحب
مؤید القرآن — تصنیف مولوی علی بخش خان صاحب صدر الصدور گورکھپور۔
چہل مسائل مصنفہ مولوی ابراہیم حسینی نگلوری
مجموعۂ رسائل سعادت نامہ — منہاج العارفین
صدیق سود مند — رسالہ عبد اللہ انصاری — تحفۃ الملوک
مناجات مولوی محمد جمیل الدین صاحب فرخ آبادی
مجموعۂ رسائل — رموز العارفین — فضائل نامہ
شمائل نامہ — آفرینش نامہ — معراج نامہ — اعجاز نامہ
اعجاز نامہ — خواب نامہ — قصہ شاہ روم۔
ناصر اللبیب فی اسرار الحبیب تصنیف حکیم ناصر علی آروی۔
گلشن بیخزان نظم دلکش مقامات مذہبی۔
اعانت المسلمین فی امور الدین مصنفہ مولوی محمد مجید الدین۔

INDIAN INSTITUTE

تحفۃ الزوجین - میان بی بی کے حقوق اور اونکے فرائض معاشرت -

احکام العیدین - تالیف مولوی قطب الدین خان مرحوم بیان عیدین -

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار ترجمہ احادیث بہزار مسئلہ -

تحفۃ العوام - یہ مشہور کتاب مسائل مذہب امامیہ مین

مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ شریف علم حدیث مین چار جلد

نور نامہ - نور محمدی کا بیان -

قیامت نامہ - بہشت نامہ در حالات قیامت -

صبح کاذب ستارہ حالات بہشت و دوزخ و قیامت

خدا کی رحمت - حالات پیدائش حضرت علیہ السلام

شرع محمدی عقائد اہل تسنن و ذکر روزہ

مولفہ محمد خان قندھاری -

اسرار نبوت یہ کتاب فضائل نبوت پیغمبر مین بطور مولد شریف

تحریم النساء مصنفہ مولوی قطب الدین مرحوم -

شرح چہل حدیث تصنیف امیر علیشاہ بن حافظ محمد علیشاہ

حلیۃ العرائس فقہ اثنا عشری کے مسائل فقہ اہم

عورات کو عمدہ انتخاب ہوا ہی تصنیف شیخ مراد علی لکھنوی

رسالہ کلید باب الحج تصنیف حاجی انور علی احکام حج مین

سراج السالکین ترجمہ منہاج العابدین تصنیف امام غزالی

فضائل الشہور و الصیام روزہ و نماز کی فضیلت مین

تنبیہ الغافلین شریعت اسلام و مسائل دین مین -

فضایل درود و سلام تصنیف مولوی عبد العلی -

انفاس الاکابر و انوار المضامر سلوک علم دین

تصنیف مولوی نعیم اللہ صاحب -

گلدستہ کرامات مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری

در ذکر کرامات حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ -

گلزار جنت - تصنیف مولانا قطب الدین خان

دہلوی رحمۃ اللہ -

رسالہ شطرنج مسمے بہ عجالہ ہادیہ تصنیف

حافظ مولوی عبد اللہ بلگرامی -

محامد خاتم النبیین ساری عزین نبی کے محامد

بین بین -

حیرت الفقہ فقہ حنفیہ مین سوال و جواب کے طور پر ترجمہ ہے -

بہار خلد شرح منظوم شمائل ترمذی علم حدیث مین

تاریخ مکہ - تصنیف مولوی حاجی محمد فخر الدین حسن خان

دہلوی بہت عمدہ

جواب السائلین فقہ مین مؤلفہ مولوی لعل محمد صاحب

سرور القلوب فی ذکر المحبوب معجزات مین

پیغمبر علیہ السلام کے

صرح البحرین فی فضائل الحرمین حج مدینہ

کے بیان مین -

اظہار الحقیقت - بعض مسائل فقہ کا حل -

تحفۃ المومنین فقہ مین تصنیف مولوی قربان علیصاحب

عقد الجواہر مسمے بہ مؤید الشعرا حسبین جواز و عدم جواز

شاعری کا بیان ہے بمنشاء شرع محمدی -

اعجاز غوثیہ مسمے بہ حکایات الاصفیا مصنف مولانا

ابو العلا محمد قاسم مطبوعہ مطبع گلشن محمدی -

مجموعہ جوشن صغیر و کبیر مع ترجمہ اس مجموعہ مین

جوشن صغیر و کبیر درود طوسی دعای کمیل وغیرہ ہین -

فضائل القرآن تصنیف حافظ مولوی عبد الغفار

خمسہ محمدیہ تصنیف مولانا نجم الدین صاحب تخلص بہ نجم -

زاد العقبے شرح الحصار الحصنی -

جنگ نامہ کربلا معرکہ شہادت کربلا -

ضمان الفردوس - تصنیف مفتی عنایت احمد

صاحب مطبوعہ ثمر ہند -

طریقہ حسنہ تصنیف حکیم رحمن علی خان صاحب

مدار المہام ریاست رامپور -

مجموعہ نسیم جنت قصیدہ لغتیہ جنابان فردوس

متضمن فضائل درود -

ناصر الابرار فی مناقب اہل بیت الاطہار

مطبوعہ گلشن محمدی -

نزہتہ الناظرین تالیف مولوی حبیب اللہ صاحب

ترقیم فرمایا اور ہر شخص نے بقدر اپنی استعداد کے اوس سے فائدہ اوٹھایا
سچ یہ ہے کہ اگر اکابر سلف قرآن مجید کا ترجمہ نفرماتے جو لوگ عربی
عبارت سے معذور ہین ہرگز قرآن پڑھنے کا لطف نہ پاتے اللہ
اون بزرگون کو اجر عظیم عنایت فرماتے کہ جنکی توجہ اور مہربانی سے
ہم کور سوادون نے یہ فائدے اوٹھائے از انجملہ **تفسیر سورہ یوسف**
ہے کہ جس قصہ کو خداوند ذوالجلال نے احسن القصص فرمایا اور
کمال حسن بیان سے تمام حال حضرت یوسف کا کہہ سنایا فی الحقیقت
یہ تفسیر نادر نظم دلکش اردو زبان ہے کہ جسے لطف سخن سنجی اور صدق
بیانی کا عیان ہے اس مصنف ناظم نے کیسے کیسے گوہر مضامین آبدار کو
سلک نظم مین پرویا ہے اور کن کن حسن بیانی سے معانی دلنشین آیات
قرآنی کو بیچ الفاظ بلیغ کے جلوہ ظہور کا دکھایا ہے سچ تو یہ ہے کہ یہ
تفسیر سندی لائق اعتبار اولوالابصار ہے کہ تفسیر عربی حضرت امام غزالی رح کا
روایت انس رضی اللہ عنہ سے اردو مین ترجمہ قابل اعتبار ہے تازہ یہ
لطف ہے جو آیات قرآنی ہین اونکا ترجمہ نثر مولانا رفیع الدین کا زیر آیت مذکور ہے
من بعد تفسیر آیات نظم مین مسطور ہے اندنون تفسیر مرقوم منظوم مطبع جناب منشی
نولکشور صاحب واقع کانپور ماہ جون سنہ ۱۸۷۷ء مطابق ماہ جمادی الاخرے
سنہ ۱۲۹۴ ہجری مین طبع ہوکر آویزۂ گوش دلنگار ہوئی +

خاتمۃ الطبع

بعد حمد و ثنا جناب کریم
اور نعت حضرت محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وسلم کے ارباب
ایمان و اہل ایقان کی خدمت مین
عرض یہ ہے کہ اگرچہ یہ قصہ
حضرت یوسف علیہ السلام کا
خدا اور محمد رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ و علیٰ آلہ السلام
کے بیچ فکر اور غور کرکے تمام
کیا ہے اور بہت سے تفسیر
اور حدیث سے لیا ہے
لیکن ترجمہ سورہ یوسف کا
اپنی طرف سے نہین لکھا ہے
بلکہ جو کچھ لکھا ہے سب
قرآن کا ہر حال مین فواید
پاتا ہے کہ سمجھنا معنی قرآن
کا تلاوت مین ایمان کو
بڑھاتا ہے اسی واسطے
ہم نے بیچ گان دین اور علمای
تفسیر اور
ترجمہ قرآن مجید کا
فارسی اور اردو مین
ترقیم

کہ یوسف باین حسن و قرب خدا
شداید مین کیسا رہا مبتلا

کیا باپ سے اوسکے اوسکو جدا
کوئے مین رہا وہ اکیلا پڑا

ہوا بیچ کسی جا کسیکا غلام
رہا قید خانے مین بھی لاکلام

یہ ہے باعث عبرت مردمان
کہ مضطر نہون در بلائی جہان

مصائب کسی پر جو دنیا مین ہون
اس احوال کو سن کے غمگین نہون

مَا كَانَ حَدِيثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي
بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ

بات بنائی ہوئی ہے لیکن موافق اوس کلام کے جو اوس سے
پہلے ہے اور کھولنا ہر چیز کا

نہین ہے یہ قرآن حدیث دروغ
کتابون کو پہلے یہ دی ہے فروغ

مصدق ہے پہلی کتابونکا یہ
مبین ہے پہلے خطابونکا یہ

یہی صدق پر اوسکی ہیگی دلیل
کہ ہے یہ بلاشک کلام جلیل

ہر اک چیز کا اوس مین ہیگا بیان
سب احکام دین اسمین ہین گے عیان

جو کچھ دین و دنیا مین مطلوب ہے
وہ قرآن مین صاف مکتوب ہے

مسائل جو کچھ دین و دنیا مین ہین
کھلے مجتہد فیہ سب اس مین ہین

اسی سے کرے ہے ہر اک اجتہاد
مسائل کا قرآن سے ہے اعتماد

وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُونَ

اور راہ سوجھانی اور مہربانی اون لوگونکو جو یقین لاتے ہین

کیا عاد کو یون خراب اور ذلیل | چلی پیش کوئی نہ اونکی دلیل
مقابل نبی کے ہوئے جب یہود | نکالا دماغون سے اون سبکے دود
نہ کفار نے جبکہ مانا کہا | تو اونکا ہوا بدر مین فیصلا

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
کہ دیکھین کیا ہوا آخر اونکا جون سے پہلے تھے

ذرا غور سے دیکھین وہ اونکا حال | کہ کیا کفر سے اونپہ آیا وبال
رسولون کے کہنے کو لاتے بجا | تو کیون اس طرح اونپہ آتی بلا
کیا احمقون نے نبی کا خلاف | ہوا خون اونکا نبی پر معاف
رسولون کی تکذیب کا تھا سبب | پڑا جو خدا کا یہ اونپر غضب

وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا أَفَلَا تَعْقِلُونَ
اور پچھلا گھر تو بہتر ہی پرہیزوالونکو اب کیا تم نہین بوجھتے

وہ گھر آخرت کا ہو سب سے بھلا | ہے اونکے لیے جو کرین اتقا
بہشت اونکی جا ہے جو ہین متقی | ہین محروم اک نخت اوس سے شقی
تم اس بات کو کیا سمجھتے نہین | بھلے اور برے کو پرکھتے نہین

حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا
یہانتک کہ جب نا امید ہونے لگے رسول اور خیال کرنے لگے کہ انسے جھوٹ کہا تھا

ہوئے جبکہ مایوس اوس سے نبی | جو کفار نے اونکی تکذیب کی

مین اور میری پیروی مین جتنے تمام	ہدایت خلائق کی ہی اونکا کام
خدا میرا نقصان سے پاک ہی	ہر اک عیب و بہتان سی پاک ہی
منزہ مقدس مبرا ہے وہ	بری بات سب سے معرا ہی وہ
مین چلتا نہین مشرکون کا چلن	یہی حکم ہے خالق ذوالمنن
نہلن ہمنے بھیجا کسی قوم پر	فرشتہ نبی کرکے یا ور تو کر
ہمیشہ سے آتی رہے انبیا	وہ سب تھے بشر کون تھا دوسرا
یہ کہتے تھے مکّے کے مشرک تمام	نبوت تو ہیگی فرشتونکا کام
نبوت کے لائق تو ہیگا ملک	ملے تھا نہ اللہ کو کیا ملک
فرشتے ہین آلیق کہ ہو وین رسول	نبی آدم ہین سب ظلوم و جہول
خدا نے دیا اوسکا اونکو جواب	نبی کی طرف کرکے اپنا خطاب

نُوحِيٓ إِلَيۡهِم مِّنۡ أَهۡلِ ٱلۡقُرَىٰٓ

کہ حکم بھیجتے تھے ہم اونکو بستیونکے رہنے والے

وحی اونپہ ہم بھیجتے تھے سدا	وہ رہتے تھے شہرون مین سب ملا
یہ نکتہ ہی باریک سن کان دھر	نبی اس لیے ہین کہ جنس بشر
کہ مائل ہے ہر جنس ہمجنس پر	ملک سی ملک اور بشر سے بشر
کبوتر نہو دی کبھی جفت زاغ	نہو کبک ہم آشیان کلاغ
نہ راغب ہونا جنس پر دل کبھو	کرے سو طرح گرچہ وہ جستجو

زینب وہ خدا عالم الغیب ہے کہ ہو حال پہلو نکا اونپر عیان
کہ کس طرح اونپر ہوا ہے عذاب
کیا کس طرح سے نے اونکو خراب
سنو اون مین ہم تم بھی بعضو نکا ل
کہ کس طرح وہ سب ہوے پامال
ہوا منکر ہوا سب جہان فوج سے
تو کس طرح سے نے فنا کو لی نیچ سے

نبی کر کے ثقفا کیطرف نا گہان
نبی کی کشتی کی ہوئی ڈوبیا مع قوم اوسے
فرعون ڈوبیا مع قوم اوسے گذر
نبی کی کشتی کی ہوئی ڈوبیا مع قوم اوسے
فرعون ڈوبیا مع قوم اوسے گذر

یہ ہو وعظ و تعلیم و تلقین و پند
سراسر ہدایت ہو اور سود مند
سُنے جو کوئی اور نہو رو براہ
وہی دوزخی ہے بلا اشتباہ

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ
یہ تو اور کچھ نہین مگر نصیحت ساری عالم کو ہے

فقط تیرا خلقت پہ احسان ہے
بتاتا او نھین راہ ایمان ہے
یہ قرآن نہین اک مگر پند ہو
یہ اوسکے لیے جو خردمند ہے

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝

اور بہتیری نشانیان ہین آسمان اور زمین مین جن پر ہو نکلتے ہین اور اوپر دھیان نہین کرتے

بہت میری وحدت کی آیات ہین
زمین مین ہین اور فی السموات مین
ہمیشہ وہ کرتی ہین اوپر گذر
نہین دل مین اونکے کچھ ہوتا اثر
وہ کرتے ہین اعراض آیات سے
نہین بند پاتے کسی بات سے

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝
اور یقین نہین لاتے بہت لوگ اللہ پر مگر ساتھ شریک بھی ٹھہراتے ہین

نہین اونکو ایمان اللہ کا
دلون مین ہو سب شرک اونکے بھرا
مراد اوس سے وہ قوم کفار تھا
فرشتونکو کہتے تھے دخت خدا

اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ
کیا نڈر ہوے ہین کہ آوے انکو ایک آفت اللہ کے عذاب کی

تحفۃ الزوجین - میان بی بی کے حقوق اور انکے فرائض معاشرت -

احکام العیدین - تالیف مولوی قطب الدین خان مرحوم بیان عیدین -

تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار ترجمہ احادیث

ہزار مسئلہ -

تحفۃ العوام - یہ مشہور کتاب مسائل مذہب امامیہ مین

مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ شریف علم حدیث مین چار جلد

نور نامہ - نور محمدی کا بیان -

قیامت نامہ - بہشت نامہ در حالات قیامت -

صبح کا ستارہ حالات بہشت و دوزخ و قیامت

خدا کی رحمت - حالات پیدائش حضرت علیہ السلام

شرع محمدی عقائد اہل سنت و نماز و روزہ

مولفہ محمد خان قندھاری -

اسرار نبوت یہ کتاب فضائل نبوت پیغمبر مین بطور مولد شریف

تحریم النساء مصنفہ مولوی قطب الدین مرحوم -

شرح چہل حدیث تصنیف امیر علیشاہ بن حاجی فقہ محمد علیشاہ

حلیۃ العرائس فقہ اثنا عشری کے مسائل فقہ اہم

عورات کو عمدہ انتخاب ہوا ہی تصنیف شیخ مراد علی لکھنوی

رسالہ کلید باب الحج تصنیف حاجی انور علی احکام حج مین

سراج السالکین ترجمہ منہاج العابدین تصنیف امام غزالی

فضائل الشہور و الصیام روزہ و نماز کی فضیلت مین

تنبیہ الغافلین شریعت اسلام و مسائل دین مین -

فضایل درود و سلام تصنیف مولوی عبد العلی -

انفاس الاکابر و انوار الضمائر سلوک علم دین

تصنیف مولوی نعیم اللہ صاحب -

گلدستہ کرامات مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری

در ذکر کرامات حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ -

گلزار جنت تصنیف مولانا قطب الدین خان

دہلوی رحمۃ اللہ -

رسالہ شطرنج مسمے بہ مجالہ ہادیہ تصنیف

حافظ مولوی عبد اللہ بلگرامی -

محامد خاتم النبیین ساری عزلین نبی کے محامد

مین ہین -

حیرت الفقہ فقہ حنفیہ مین سوال و جواب کے طور پر ترجمہ ہے -

بہار خلد شرح منظوم شمائل ترمذی علم حدیث مین

تاریخ مکہ - تصنیف مولوی حاجی محمد فخر الدین حسن خان

دہلوی بہت عمدہ

جواب السائلین فقہ مین مؤلفہ مولوی لعل محمد صاحب

سرور القلوب فی ذکر المحبوب معجزات مین

پیغمبر علیہ السلام کے

صرح البحرین فی فضائل الحرمین حج مدینہ

کے بیان مین -

اظہار الحقیقت - بعض مسائل فقہ کا حل -

تحفۃ المومنین فقہ مین تصنیف مولوی قربان علیصاحب

عقد الجواہر مسمے بہ مؤید الشعراء حسین جواز و عدم جواز

شاعری کا بیان ہے بمنشاء شرع محمدی -

اعجاز غوثیہ مسمے بہ حکایات الاصفیا مصنف مولانا

ابو العلا محمد قاسم مطبوعہ مطبع گلشن محمدی -

مجموعہ جوشن صغیر و کبیر مع ترجمہ اس مجموعہ مین

جوشن صغیر و کبیر درود طوسی عامی کمیل وغیرہ ہین -

فضائل القرآن تصنیف حافظ مولوی عبد الغفار

خمسہ محمدیہ تصنیف مولانا نجم الدین صاحب متخلص بہ نجم -

زاد العقبے شرح انوار الحسنی -

جنگ نامہ کربلا معرکہ شہداء معرکہ کربلا -

ضمان الفردوس تصنیف مفتی عنایت احمد

صاحب مطبوعہ ثمر ہند -

طریقہ حسنہ تصنیف حکیم رحمن علی خان صاحب

مدار المہام ریوان -

مجموعہ نسیم جنت قصیدہ نعتیہ جنابان فردوس

متضمن فضائل درود -

ناصر الابرار فی مناقب اہل بیت الاطہار

مطبوعہ گلشن محمدی -

نزہتہ الناظرین تالیف مولوی حبیب اللہ صاحب

ترقیم فرمایا اور ہر شخص نے بقدر اپنی استعداد کے اوس سے فائدہ اوٹھایا
سچ یہ ہے کہ اگر اکابر سلف قرآن مجید کا ترجمہ نفرماتے جو لوگ عربی
عبارت سے معذور رہین ہرگز قرآن پڑھنے کا لطف نہ پاتے اللہ
اون بزرگون کو اجر عظیم عنایت فرماتے کہ جنکی توجہ اور مہربانی سے
ہم کور سوادون نے یہ فائدے اوٹھائے از انجملہ **تفسیر سورہ یوسف**
ہے کہ جس قصہ کو خداوند ذوالجلال نے احسن القصص فرمایا اور
کمال حسن بیان سے تمام حال حضرت یوسف کا کہہ سنایا فی الحقیقت
یہ تفسیر نادر نظم دلکش اردو زبان ہے کہ جسنے لطف سخن سنجی اور صدق
بیانی کا عیان ہے اس مصنف ناظم نے کیسے کیسے گوہر مضامین آبدار کو
سلک نظم مین پرویا ہے اور کن کن حسن بیانی سے معانی دلنشین آیات
قرآنی کو بیچ الفاظ بلیغ کے جلوہ ظہور کا دکھایا ہے سچ تو یہ ہے کہ یہ
تفسیر سندی لائق اعتبار اولوالابصار ہے کہ تفسیر عربی حضرت امام غزالی رح کا
روایت انس رضی اللہ عنہ سے اردو مین ترجمہ قابل اعتبار ہے تازہ یہ
لطف ہے جو آیات قرآنی ہین اونکا ترجمہ نثر مولانا رفیع الدین کا زیر آیت مذکور ہے
من بعد تفسیر آیات نظم مین مسطور ہے اندنون تفسیر مرقوم منظوم مطبع جناب منشی
نولکشور صاحب واقع کانپور ماہ جون سنہ ۱۸۷۷ ع مطابق ماہ جمادی الاخرے
سنہ ۱۲۹۴ ہجری مین طبع ہوکر آویزۂ گوش و نگار ہوئی +

کہ یوسف باین حسن و قرب خدا
شدا ید مین کیسا رہا مبتلا

کیا باپ سے اوسکے اوسکو جدا
کوئے مین رہا وہ اکیلا پڑا

ہوا پھر کسی جا کسیکا غلام
رہا قید خانے مین بھی لاکلام

یہ ہے باعث عبرت مردمان
کہ مضطر نہون در بلائی جہان

مصائب کسی پر جو دنیا مین ہون
اس احوال کو سن کے غمگین نہون

مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي
بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ

بات بنائی ہوئی ہے لیکن موافق اوس کلام کے جو اوس سے
پہلے ہے اور کھولنا ہر چیز کا

نہین ہے یہ قرآن حدیث دروغ
کتابون کو پہلے یہ دی ہے فروغ

مصدق ہے پہلی کتابونکا یہ
مبین ہے پہلے خطابونکا یہ

یہی صدق پر اوسکی ہیگی دلیل
کہ ہے یہ بلاشک کلام جلیل

ہر اک چیز کا اوس مین ہیگا بیان
سب احکام دین اسمین ہین گر عیان

جو کچھ دین و دنیا مین مطلوب ہے
وہ قرآن مین صاف مکتوب ہے

مسائل جو کچھ دین و دنیا مین ہین
کھلے مجتہد فیہ سب اس مین ہین

اسی سے کرے ہے ہر اک اجتہاد
مسائل کا قرآن سے ہے اعتماد

وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝
اور راہ سوجھانی اور مہربانی اون لوگونکو جو یقین لاتے ہین

ترجمہ قرآن مجید کا فارسی اور اردو مین
ترجمہ از گان دین اور علمای سنیین نے تقسیم اور
کا تلاوت مین ایمان کو بڑھاتا ہے اسی واسطے
پاتا ہے کہ سمجھنا معنی قرآن
قرآن کا ہر حال مین ثواب
عرض یہ ہے کہ اگر چہ چھپوانا
ایمان زوال ایقان کی خدمتین
اور نعت حضرت محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وسلم کے ارباب
بحداوای کر جناب کریم
خاتمۃ الطبع
تمت بعون اللہ الملک الوہاب
علیہ التکلان وعلیہ الثقہ
خدا اور حضرت یوسف کا نام
نیچے فکر اور غور کا تھا حساب
سو دست سے مدد کی لیا ہون نام
آلی مراد سب دو در کے
نیچے نور سے مدد کی لیا ہون نام
سو دست سے مدد کی لیا ہون نام

کیا عاد کو یون خراب اور ذلیل | چلی پیش کوئی نہ اونکی دلیل
مقابل نبی کے ہوئے جب یہود | نکالا دماغون سے اون سبکے دود
نہ کفار نے جبکہ مانا کہا | تو اونکا ہوا بدر مین فیصلا

فَلْيَنْظُرْ وَا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
کہ دیکھین کیا ہوا آخر اونکا جون سے پہلے تھے

ذرا غور سے دیکھین وہ اونکا حال | کہ کیا کفر سے اونپہ آیا وبال
رسولون کے کہنے کو لاتے بجا | تو کیون اس طرح اونپہ آتی بلا
کیا احمقون نے نبی کا خلاف | ہوا خون اونکا نبی پر معاف
رسولون کی تکذیب کا تھا سبب | پڑا جو خدا کا یہ اونپر غضب

وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ
اور پچھلا گھر تو بہتر ہی پرہیزوالونکو اب کیا تم نہین بوجھتے

وہ گھر آخرت کا ہی سب سے بھلا | ہے اونکے لیے جو کرین اتقا
بہشت اونکی جا ہے جو ہین متقی | ہین محروم اک لخت اوس سے شقی
تم اس بات کو کیا سمجھتے نہین | بھلے اور برے کو پرکھتے نہین

حَتّٰى اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا
یہانتک کہ جب نا امید ہونے لگے رسول اور خیال کرنے لگے کہ اونسے جھوٹ کہا تھا

ہوئے جبکہ مایوس اوس سے نبی | جو کفار نے اونکی تکذیب کی

مین اور میری پیروہین جتنے تمام — ہدایت خلائق کی ہی اونکا کام
خدا میرا نقصان سے پاک ہی — ہر اک عیب و بہتان سی پاک ہی
منزہ مقدس ہمیشہ ہے وہ — بری بات سب سے معرا ہی وہ
نہین چلتا نہین مشرکون کا چلو — یہی حکم ہے خالق ذوالمنن
بہتون ہمنے بھیجا کسی قوم پر — فرشتہ نبی کرکے یا ور تو کر
ہمیشہ سے آتی رہے انبیا — وہ سب تھے بشر کون تھا دوسرا
یہ کہتے تھے مکّے کے مشرک تمام — نبوت تو ہیگی فرشتونکا کام
نبوت کے لائق تو ہیگا ملک — ملے تھا نہ اللہ کو کیا ملک
فرشتے ہین اَلیق کہ ہون وین رسول — نبی آدم ہین سب ظلوم و جہول
خدا نے دیا اوسکا اونکو جواب — نبی کی طرف کرکے اپنا خطاب

نُوحِیۤ اِلَیۡہِمۡ مِّنۡ اَہۡلِ الۡقُرٰۤی

کہ حکم بھیجتے تھے ہم اونکو بستیونکے رہنے والے

وحی اونپہ ہم بھیجتے تھے سدا — وہ رہتے تھے شہرون مین سب ملا
یہ نکتہ ہی باریک سن کان دھر — نبی اس لیے ہین کہ جنس بشر
کہ مائل ہے ہر جنس ہمجنس پر — ملک سی ملک اور بشر سے بشر
کبوتر نہو دی کبھی جفت زاغ — نہو کبک ہم آشیان کلاغ
نہ راغب ہونا جنس پر دل کبھو — کرے سو طرح گرچہ وہ جستجو

نبی آدم ہین اور ملک یا رسول — نبی آدم ہین سب سے یا رسول
نبی آدم ہین اس واسطے سب نبی ہین کہ انسان کا ہو ملک یار غار
ہے بالطبع ہر جنس کو میل جنس — نہ انسان کا ہو ملک یار غار
نبی آدم ہین اس لیے سب نبی ہین کہ انسان کا ہو ملک یار غار
نبی کی حقیقت مین ہین اوصاف یہ — نبی کی حقیقت مین ہین اوصاف یہ
نبی آدم ہین اس لیے سب نبی ہین کہ انسان کا ہو ملک یار غار
نبی آدم ہین اس لیے سب نبی ہین کہ انسان کا ہو ملک یار غار
نبی آدم ہین اس لیے سب نبی ہین کہ انسان کا ہو ملک یار غار

یہ ہی وعظ و تعلیم و تلقین و پند
سراسر ہدایت ہی اور سود مند
سُنے جو کوئی اور نہو رو براہ
وہی دوزخی ہے بلا اشتباہ

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ
یہ تو اور کچھ نہین مگر نصیحت ساری عالم کو ہے

فقط تیرا خلقت پہ احسان ہے
بتاتا او نھین راہ ایمان ہے
یہ قرآن نہین اک مگر پند ہی
یہ اوسکے لیے جو خرد مند ہے

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝

اور بہتیری نشانیان ہین آسمان اور زمین مین جن پر ہو نکلتی ہین اور اونپر دھیان نہین کرتے

بہت میری وحدت کی آیات ہین
زمین مین ہین اور فی السموات مین
ہمیشہ وہ کرتی ہین اونپر گذر
نہین دل مین اونکے کچھ ہوتا اثر
وہ کرتے ہین اعراض آیات سے
نہین بند پاتے کسی بات سے

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝

اور یقین نہین لاتے بہت لوگ اللہ پر مگر ساتھ شریک بھی مانتے ہین

نہین اونکو ایمان اللہ کا
دلون مین ہی سب شرک اونکے بھرا
مراد اوس سے وہ قوم کفار تھا
فرشتونکو کہتے تھے دخت خدا

اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غٰشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ

کیا نڈر ہوے ہین کہ آوے اونکو ایک آفت اللہ کے عذاب کی

را در مقابر آبا بعد برآوردن ش از نیل بحکم رب جلیل

زمانے مین موسیٰ کی تھی نیل مین — کسی کنڈ مین یا کسی جھیل مین
ہوا حکم موسی کو تو جلد جا — وہان سے تو تابوت یوسف اوٹھا
اوسے دفن کرا وسکے آبا مین جا — کہا پھر یہ موسیٰ نے رب العلا
بتا دے مجھے کون اب اوسکی قبر — کرون کسکے اوپر مین جاکر گجر
کہا اوسکی ہوتی ہے مشکل خبر — مگر ایک عورت ہے آگاہ تر
اسیر ابن یعقوب کی بنت ہے — ہے نام اوسکا سارا اس ہی نیک ہے
کہا اوس سے موسیٰ نے اوسنے کہا — کہ اک شرط پر اوسکو دونمین بتا
تو جنت کا ضامن مرا ہو اگر — ابھی اوسکو بتلاؤن باور تو کر
کہا اوسکو موسی نے آسان ہے — غفور و رحیم اوسکو تو جان ہے
کہا میرا درجہ بھی تیرا سا ہو — کہا ہے وہ قادر جو چاہو کہو
مگر جبکہ دے حکم مجھکو خدا — قبول اوسکو جب مین کرون برملا
کہا حق نے موسیٰ سے دیکھی ہے کیا — ترا سا ہی درجہ مین اوسکو دیا
ہمارا نہ کچھ اس مین ہو جائے ضم — اگر بخش دین اک گنہگار ہم
ہوا ضامن اوس کا دیا تب بتا — جہان قبر یوسف تھی سارا فی جا
گئے نہر پر جبکہ موسی شتاب — عصا اپنا مارا وہ بالائے آب
گئی نہر چلتی ہوئی سب ٹھہر — ہوئی آدھی ایدھر اور آدھی اودھر

فا

روایت ہی کعب ابن احبار سے
کہ اک ماہ و دس وز زندہ رہے

پھر اس بعد یوسف نے پائی وفات
ہوا مصر کا دن اندھیر اسیہ رات

زلیخا کے آگے نہ پیچھے کوئی
کوئی اور زوجہ نہیں اوسنے کی

زلیخا سے تھے اسکے گیارہ ولد
رہی اوسکی زوجہ وہی تا ابد

جب آیا وہ یوسف کا وقت وفات
فراہیم سے کی وصیت کی بات

کہا اون سے ای میری بیٹی عزیز
نہ کیجو مجھے دفن اے باتمیز

کہ جب تک نہ آوے فلک سے ندا
نکیجو مجھے دفن بے حکم جا

یہ کہکر کے اوسنے بھرے تین دم
جہان سے ہوا ایک دم مین عدم

فراہیم نے ہاتفِ غیب کی
یہ آواز کانون سی اپنے سنی

کہ اب باپ کو غسل اور کفن دے
فرشتے جو جنت سی آوینگے لے

کنارے پہ لیجانا تو نہر کے
اسے نہر جنت مین توڈالدی

فراہیم اتنے مین دیکھے ہی کیا
طبق ایک یاقوت کا ہی دھرا

معطر وہ جنت کی خوشبو سے ہے
اور اک سند سی جنتی خوب شے

وہ اوپر طبق کے ہے مہتاب وار
چمکتی ہے وہ نور سے بے شمار

فراہیم نے غسل اوسکو دیا
کفن جنتی اوسکو پہنا دیا

پڑھی اوسنے اور مومنون نے نماز
گئے نہر پر لیکے با برگ و ساز

اور بعضی روایت مین آیا ہی یون
سنو اسکی تصریح تم سے کرون

یوسف علیہ السلام کی وفات

دفن کرون کی بیسی نا بابت

یوسف کی پھر سکو خبر

سکو خبر

ہوئے ایک سو تیس ۱۳۰ ای سنکھیا ل

ہوا زندہ بعد اسکے تینتیس ۳۳ ای سنکھیا ل

ہوا اور نہ ملال ۳۲

ہوا سب سے گذری وہ تھا اسی اور دو

ہوا اور سب سے بڑھکے اسی برس کی

ہوا اور سب سے بڑھکے اسی برس کی

اور اوسکے سب سے جگہ وہ نیک خو

اور پھر وہ بہت سے برس بیس

اور آسی برس کی عمر پائی اون

فرشتے جو جنت سی آوینگے لے

کہ اب باپ کو غسل اور کفن دے

کہا اون سے ای میری بیٹی عزیز

نہ کیجو مجھے دفن اے باتمیز

کہ جب تک نہ آوے فلک سے ندا

نکیجو مجھے دفن بے حکم جا

یہ کہکر کے اوسنے بھرے تین دم

جہان سے ہوا ایک دم مین عدم

فراہیم نے ہاتفِ غیب کی

یہ آواز کانون سی اپنے سنی

کہ اب باپ کو غسل اور کفن دے

فرشتے جو جنت سی آوینگے لے

کنارے پہ لیجانا تو نہر کے

اسے نہر جنت مین توڈالدی

فراہیم اتنے مین دیکھے ہی کیا

طبق ایک یاقوت کا ہی دھرا

معطر وہ جنت کی خوشبو سے ہے

اور اک سند سی جنتی خوب شے

وہ اوپر طبق کے ہے مہتاب وار

چمکتی ہے وہ نور سے بے شمار

فراہیم نے غسل اوسکو دیا

کفن جنتی اوسکو پہنا دیا

پڑھی اوسنے اور مومنون نے نماز

گئے نہر پر لیکے با برگ و ساز

اور بعضی روایت مین آیا ہی یون

سنو اسکی تصریح تم سے کرون

ولی ہے مراد ین و دنیا مین تو | مسلمان مرون ہے یہی آرزو

والحقنی بالصالحین ۝

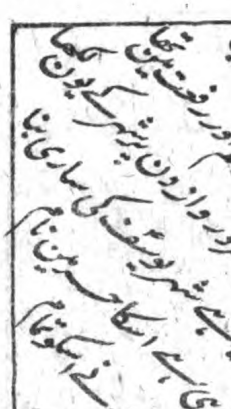
اور ملا مجھکو نیک بختون مین ف

ملا مجھکو تو نیکبختون کیساتھ | یہی مانگتا ہون اوٹھا کر کے ہاتھ
مراد اونکی تھی انبیا سے ملین | وہ آبا اور اجداد مین جا رہین
جو یوسف نبی کی موت کی آرزو | ہوے آکے جبریل پھر روبرو
کہا حق نے بھیجا ہے تمکو سلام | کہا ہین گے چھ سو ولد تیری نام
ترے بیٹے پوتے ہون سب اسقدر | نہ دیکھے تو جب تک اونھین پیٹ بھر
تری موت ہرگز نہ آویگی جان | برس سات باقی ہین اب اسکو مان
غرض جب ہوی سال سارے تمام | دیا مصریون کو یہ پھر اذن عام
کہ اسلام کو سارے کرلین قبول | رہون دل مین اپنے نہ تا مین ملول
پھر یوسف اور سب اوسکے خویش و تبار | کیا خارج مصر سب نے قرار
مسلمان ہوئے تھی جو چالس ہزار | وہ سب سانھ یوسف کے تھے برقرار
مکان مصر سے تھا وہ دس کوس پر | جہان جاکر یوسف رہا بیخطر
ہوا حکم رب کا یہان اک مکان | بنے اور بسے شہر دارالامان
رہے اوس مین یوسف اور مومن بھی سب | حرم نام اوسکا رکھا ہمنے اب
ہوا شہر تیار اوس جا پہ جب | کہا سب نے پانی نہین اسمین تب

ف

علم کامل پایا اور کامل پاکی اور شوق ہوا اپنے باپ دادے کے مراتب کا حضرت یعقوب کی زندگی تک رہے وہانسے کام مین پہنچے اپنی اختیار سے چھوڑ دیوے

موضح القرآن



اوٹھا تا تو یوسف نے پھر کی دعا
کہ یارب یہ بیلا مرا مدعا
جگہ جسنے اونہین رب جلیل
زمین کو دیا اونسے بازو سمیٹ
ہوئی آنکھ اوجھل جگہ قابل
پھر اوس شہر مین ایک قلعہ بنا
نہایت خطرناک بیحد اور رفیع تھا
پھر اوس شہر کے گرد واون پیشہر کے یون کھدا
بنا یا ہے یوسف نے اسکا حسین نام
بنائی دکان اور بازار سب
بنا شہر کی ساری یہ کیفیت وہان
گئی مصر کی ساری وہان پہنچ
تھا کافر وہنکا مسلمان
ملک تھا جو یہان ابن ذی یزن
پوچھا کہ جاکر کہے اوسکی دین
کہا اون ہو تو مین آؤن وہان
کہ اوسکی کنی مین بہت قوتین
کہا اوس کو یوسف نے ذی یقین
نہین حکم یہان سے بجز تو نہین
اگر بت پرستی کو تو چھوڑ دے
تو حرمین کو آسکے گا بیخطر
تو اوسی حالت کفر مین وہ ہوا
تو یہان لایا نہ وہ حسن ہوا

یہ قصہ یوسف علیہ السلام کا

بیچ اس بیچ تھوڑا ہی زندہ رہا
پھر اوسکا لطف پھر زندگی کا مزا
پھر اوسکو لیا دفن حرمین مین اوسکو لا
روایت

یوسف علیہ السلام کا انتقال

مراد یجو یوسف کو پہونچا سلام
یہ کہیو ہوا کام اوس کا تمام

پڑھا پھیر کلمہ ہوئی قبض روح
ملے اوسکو جنت کی ساری فتوح

ہوئی زندگی اوسکی دو سو برس
پھر اوس بعد ٹوٹا یہ تن کا قفس

فلک پر گیا لے فرشتہ وہ جان
ہوئے جمع جبرئیل و میکائیل دان

فرشتے بہت اونکے ہمراہ تھے
ہوئے غسل مین پھر شریک آنکے

نماز اوسکی پڑھکر کیا دفن وان
جہان دفن اسحاق کا تھا عیان

ہوئین چار قبرین برابر وہان
براہیم و اسحاق و یعقوب جان

تھی بی سارہ کی چار مین وان پہ قبر
دیا حق نے بے انتہا جنکو اجر

ہوا حکم خالق یہ جبرئیل پر
کہ یوسف کو جا جلد دی یہ خبر

کہ خالق نے بھیجا ہے تمپر سلام
پھر اس بعد تمپر دیا ہے پیام

کہ یعقوب کی عمر آخر ہوئی
تمھین چاہیے صبر اور دل دہی

نکرنا فزع اور نہونا غمین
کہا حق نے مین ہون مع الصابرین

لگا رونے یوسف یہ سنکر کلام
پھر اتنے مین ناقی کا آیا پیام

فرشتے اوسے کھینچ لائے ادھر
کہا اوسنے یوسف سے با چشم تر

وہ بولے تھے اوسوقت عبری زبان
سلام اوسپہ کہکر کیا یہ بیان

کہ یعقوب کا مین ہون لائی پیام
ملا اپنے رب سے وہ جا لا کلام

ہوئے یہ خبر سن کے سب بھائی جمع
وہ پروانے تھے اور یوسف تھا شمع

بہت روئے سب غم مین اوسکے بھی
ہوئے سب کے سب غم مین اوسکے بھی

وہ ناقہ بھی روتی رہی ساتھ ساتھ
بہت روئے سب تین دن تک تمام

وفات اوسکی بھی بس مین پر ہوئی
جہان تک کہ وہ شوق تین مر گئی

ہوا جسکو یوسف کا رتبہ کمال
بہت ہی خدا نے دیا ملک و مال

پھر اوسکا دنیا سے اک بار دل
ہوا غم سے جنت کے بیمار دل

بہت شوق جنت کا اوسکو ہوا
سو اس واسطے موت کی کی دعا

دعا چاہی رب سے کہ دیوے وفات
کہ تھی نہین دل پہ دنیا کی بات

تفسیر سورہ یوسف منظوم

حاشیہ

بیان اوسکا اور اوسکی تفسیر

فاطر السموات والارض انت

اوے رب تو ہی مجھکو دنیا و دین مین
سنبھالا ہے مجھکو تو ہی ہر جگہ

دیا تو نے ملک اور دی تو نے جاہ
ہوا تجھ سے یوسف عزیز اور شہ

تو ہی ہے خدا اور تو ہی ہے رب
تو ہی ہے سبب کا تو ہی ہے مسبب

تو ہی ہے خدا اور تو ہی ہے رب
تو ہی ہے سبب کا تو ہی ہے مسبب

دنیا مین اور آخرت مین مجھکو
اسلام پہ رکھیو تو اے میرے رب

اسے پیدا کرنے والے آسمان اور زمین
تو ہی ہے خالق آسمان و زمین

تو ہی ہے خالق آسمان و زمین
تمام مین بھی بندہ ہون اسکی تمکین

دنیا مین اور آخرت مین تو ہی

ابراہیم و اسحاق کی قبر پر — ہوا جبکہ یعقوب کا پھر گذر
وہان روتے روتے وہ ٹک سو گیا — اوسے سونے مین خواب عجب یہ ہوا
یہ دیکھا کہ کرسی ہے یاقوت کی — براہیم بیٹھے ہین اسحاق بھی
ذبیح اور اسحاق ہین دو طرف — براہیم ہین بیچ مین ہم کتف
یہ کہتے ہین اب تیرا ہے انتظار — کہ تھا تو خوشی سے نہ تھا پھر قرار
دیا اوسنے اوٹھتے ہی ناقے کو چھوڑ — کہا مصر کی طرف تو منہ کو موڑ
یہ کہدے ابھی جاکے یوسف سے تو — مری ساری اولاد کے روبرو
کہ یعقوب جا اپنے رب سے ملا — یہ مضمون ناقے نے سمجھا دیا
کیا ناقے نے اوسکا کہنا قبول — ہوئی اوسکی جانب سے ناقہ رسول
اوٹھا پھر تو یعقوب وانسی شتاب — کہ تا رفع ہو اوس سے یہ اضطراب
جو دیکھا تو اک قبر ہے وان کھدی — وہ ہے عنبر و مشک سے سب بھری
فرشتہ وہان موت کا آگیا — ملیح اور پاکیزہ صورت بنا
وہان روح یعقوب کی قبض کی — نہ دم اور جنبش رہی نبض کی
فرشتون نے آکر پڑھی وان نماز — کیا دفن اوس قبر مین با نیاز
فرشتہ وہ میکال و جبریل تھا — کہ جسنے اوسے دفن آکر کیا
روایت ہی بعضون نے یان یون لکھی — ہے تاریخ والون نے اسکو لکھی
کہ آدم کی صورت بعینہ بنا — وہ آیا فرشتہ جو تھا موت کا

کہا اوس سے یعقوب نے تو نے کیا — کہا موت رب مجھ پہ آسان کر
کہا اوس نے ہان ہون ترا آج آنا ہوا — فرشتہ نے ہاتھ اپنا نزدیک لیا
مری قبض کرنے تو آیا ہے جان — کہا اوس نے ہان ہون ترا آج آنا ہوا
مجھے اب تو اسبات کا دے نشان — کہا قبض کرتا ہون اب تیری روح
کہا قبض کرتا ہون اب تیری روح — تو تربت کی لیجائے کے اب جسد فتوح
فرشتہ اوسے موت کا جان کر — کہا موت رب مجھ پہ آسان کر

کہا اوس نے ہان ہون ترا آج آنا ہوا — فرشتہ نے ہاتھ اپنا نزدیک لیا
کہا اوس نے ہان ہون ترا آج آنا ہوا — فرشتہ نے ہاتھ اپنا نزدیک لیا
کہا اوس نے ہان ہون ترا آج آنا ہوا — فرشتہ نے ہاتھ اپنا نزدیک لیا

یہانتک تو سب زندگی کا تھا حال	اب آگے سنو موت کا کچھ مقال

در بیان حال وفات حضرت یعقوب علیہ السلام

نہین یان کسیکو ثبات و بقا — ہر اک شے کو اکدن ہی آخر فنا
نہین اسمین کچھ فرق ہی نیک و بد — کسیکی نہین زندگانی ابد
جو آیا ہی یان ایک دن جائیگا — وہان جاکے اپنا کیا پائے گا
ولی اسمین ہی یاکہ ہووے نبی — ہے ہر اک کو یان موت پیچھے لگی
ثبات و بقا ذات باریکو ہے — وہی ایک ہی جو ہمیشہ رہے
رہے چند یعقوب و یوسف بہم — کسی طرح کا تھا نہ رنج و الم
دگرگون ہوئی گردش آسمان — چمن مین لگی چلنے باد خزان
ہوا حکم خالق کا جبریل کو — کہ یعقوبؑ کو جاکے آگہ کرو
کہ مقصد ترے سب برائے تمام — ملا اپنے یوسفؑ سے ہو شاد کام
اوسے مصر کا تونے دیکھا عزیز — دکھادی تری تجھکو آنکھون ہی چیز
تمھین چاہیے مصر سے اب چلو — بس اب سیدھی کنعان کی تم راہ لو
کہ فرعون والونکا ہے یہ مکان — تمھین یانکی رہنے مین ہیگا زیان
زیارت وہان اپنے آبا کی کر — کہ دن موت کے آئے نزدیک تر
بلاکر کے یوسفؑ کو یعقوبؑ نے — کہا اس طرح حق کے محبوب نے



کہ تحقیق رب میرا ہی مہربان — جسے چاہے دی سلطنت بی گمان
وہ ہیگا علیم اور دانا حکیم — جسے چاہے دیوی خلافت عظیم
کیا سجدہ جب اوسکو اکرام کا — تو پھر بھائیون نے یہ اون سی کہا
شفاعت کرو تم ہماری ذرا — کہ دے بخش یوسف ہماری خطا
کہا پھر یہ یوسفؑ سے یعقوبؑ نے — کہ یوسفؑ خطا انکی تو بخش دے
کہا پھر یہ یوسف نے میرے گواہ — فرشتے ہین سب اور میرا آلہ
کہ مینے خطا بخش دی انکی سب — یہی ہے رضا میری اس وقت اب
کہا باپ کو پھر یہ یوسف نے یون — تمھین مصر مین اپنے ہر دم رکھون
رہین زندہ جبتک کہ آپ اور ہم — نہ آپس مین ہون گے جدا ایک دم
دیا اوسکو یعقوبؑ نے یون جواب — نہین مصر مین مجھکو رہنا صواب
تو خارج بنا مصر کے اک مکان — کہ حق کی عبادت کرون مین وہان
کرون شکر مین نعمتون کا ادا — کہ تا ہووے راضی ہمارا خدا
مکان تو بنا ایک ہو شرط اور — ذرا اسکو سن جانمن کر کے غور
مرے پاس آیا تو کر رات کو — وہان آکے سویا تو کر رات کو
کہ سونگھے تری بو ہمارا دماغ — مرے دل کا روشن رہے تا چراغ
یہ کی بات یوسف نے سنکی قبول — کہ تا ہو نہ یعقوبؑ دل مین ملول
دیا حکم یوسف نے معمار کو — کہ جلدی مکان ایک تیار ہو

حوالی مین مصر کے اک مکان — جو ہو جسکا نقشہ عجب دلستان
وہان جبکہ تیار ایک مکان ہوا — تو یعقوبؑ کو پھر بلا بھیجا
کیا یوسف نے حق کی عبادت اور — وہ تھے قائم اللیل صائم نہار
نہ دنیا کا غم تھا اور نہ تھین نہار — پھر یوسف نسب بھائیون کو لیکے
جدا سب مکانات بنوا دیے — خدا نے کیا اونکو جیسا بہم
علاوہ اسکے بھیون کو کرکے جدا — انھین بھی مکان ایک بنوا دیا
ملا دیگا ہم سب کو یوسف کے پاس — یہ تھی انکی نیت یہ تھا انکا آس
جدا ہونے کو تھی وہان سب سے اب — یہ تھی انکی نیت یہ تھا انکا آس
جدا ہونے کو تھی وہان سب سے اب — یہ تھی انکی نیت یہ تھا انکا آس

قصہ سورہ یوسف منظوم

حد اقصر ہر اک کے خاطر کیا — جدا پر نہ تھا قصر یامین کا
اوسے پاس یوسف نے اپنے رکھا — وہی ایک دونون کا کل قصر تھا
سبھی کیلکھتے علم یعقوبؑ سے — عبادت مین حق کی وہ مشغول تھے
زلیخا بھی جا علم پڑھتی وہان — بدل کر کے یعقوبؑ اوسی بیان
ہوئی مصر کی عورتون مین فقیہ — زلیخا کی وان تھی نہ کوئی شبیہ
وہ تھی مصر مین آکے چالیس سال — سبھی سیکھتی تھی بحد کمال
کو یعقوبؑ اور اوسکی اولاد کے — ہوئے سب بتیا رہ ہر اک کے وصی
وہ تھی جن مین گذرتی تھی سب صبح و شام — سگے ذاکر اور شاکر اور صائم

جو چاہا خدا نے وہی ہے ہوا | کچھ ذکر کر اب مضے ما مضے
کہا ابن عباسؓ نے یہ سنو | ملے جب وہ آپس مین محبوب دو
کہا جا کے یوسفؑ ذیون باپ سے | کہ پوچھون اک بات مین آپ سے
ہوئی غم سے میرے تری خم کمر | گئی روتے روتے تمہاری بصر
یہ دنیا کا قصہ ہوا چند روز | قیامت کا ہے سوچ دلمین ہنوز
وہان بھی ملون تجھ سے مین یا نہین | بیان اسکا کچھ ہمسے کیجے کہین
کہا تجھ کو اس بات کا کیا ہے غم | ملاوے گا مجھکو خدا کارکم
مگر کر کہین سلب ایمان ہو | تو البتہ ملنا نہین جان لو

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ

اور اونچا بٹھایا اپنے مان باپ کو تخت پر

بٹھایا تھا یوسف نے مان باپ کو | اوسی تخت پر جس پہ بیٹھا تھا وہ
اور آگے تھے سب بھائی اوسکی تمام | یہ آپس مین بیٹھے تھے سب شاد کام

وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ

اور سب گرے اوسکے آگے سجدے مین

کیا سب نے یوسف کو اوس دم سجود | ہوئی اوس گھڑی اوسکی ایسی نمود
شریعت مین اونکی تھا اسکا در | کہ سجدہ بشر کو کرے گر بشر
کیا اپنے سجدے کو سب نے یہ فال | کہ سب فضل تیرا ہے اے ذوالجلال

فا

جو مجھ پر تیرے احسان تھے سو ذکر کیے اور جو تکلیف تھی شیطان سے اوسکو منسوب نہ لائے مجمل سنا دیا

پہلے وقت مین سجدہ تعظیم تھی آپس کے فرشتون نے حضرت آدم کو کیا ہے اس وقت اللہ نے وہ رواج کر دیا کہ آئندہ کیلئے سجدہ اللہ کے سوا حرام ہو چلنا ویسا ہی کہ کوئی بہن سے نکاح کرے کہ حضرت آدم کے وقت ہوا ہے ۱۲

وہ غش جو کہ یعقوب کو آگیا | دھرا گود مین سر کو یوسف نے تھا
کہا رو کے یوسف نے با اضطراب | کہ اے باپ لیکن نہ پایا جواب
وہین مُنہ پہ لاکر کے چھڑکا گلاب | افاقت نہ آئی رہا اضطراب

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلٰى يُوسُفَ اٰوٰى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ

پھر جب داخل ہوئے یوسف کے پاس جگہ دی اپنے پاس اپنے ماں باپ کو

ہوئی جبکہ داخل وہ یوسف کے پاس | سو یوسف تو رہتے تھے ہر دم اوداس
رکھا دونون ماں باپ کو اپنے گھر | کہ اونکے قدم سے ہو گھر بہرہ ور
مراد اس جگہہ یان سے خالہ کو جان | کہ راحیل پہلے مرے تھے یہ مان

وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ

اور کہا داخل ہو مصر مین اللہ کو چاہا تو خاطر جمع سے ف

کہا پھر یوسف نے یعقوب سے | کہ اب شہر کو چلیے تشریف لے
خدا نے جو چاہا تو امن و امان | رہیگی ہمین اور تمھین جاودان
ہوا پہلے باہر شہر کے ملاپ | چلے شہر مین ہنسی بیٹے و باپ
ہوا تھا نہین مصر مین تب نزول | یہ تھا قول یوسف کا قبل از دخول
بٹھایا تھا ہو دیمین یعقوب کو | چلے وان سے ہر ایک دلشاد ہو
ہوئے جمعے کے روز داخل وہان | ہوا روشن اوس سے وہ سارا مکان
ہوئے قصر یوسف مین داخل تمام | بسبھی اہل یعقوب علیہ السلام

ف یہ استقبال کو آنے شہر سے باہر کا ہے اور یہان یہ کہدیا ہے اور قرآن مین یہ ہے کہ داخل ہوئے مصر مین اور وہان یہ کہا ہے کہ داخل ہو مصر مین اللہ کو چاہا تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ استقبال کو آنے کا ذکر ہے اور یہ داخل ہونے کا ذکر ہے

وہ یعقوب کو غش کی اوسکے اوپر
وہ یوسف تھا یعقوب کو سر کے اوپر
سبب دل مین تھا اسکے یوسف گیا
وہ راہون مین اوس شب جب کہ اوداس
پھرا اپنی آنکھون کو پھیرا نہ کھول
نگاہون نے پھیرہ وہ یوسف بھی آیا نظر
جو دیکھا کہ یوسف ہی ہے سامنے
سلام اسکو کرکے بٹھایا بہت
کہا اے مری جان اے مری خوشی
کہا اسنے یوسف سے تم جیتے ہو
کہا کیا بھائیون نے تری سانت کی
کیا پوچھہ کیا کیا تھا جو روز جفا
کہا اوسنے جو کچھہ ہوا سو ہوا
مری جان پر جو غضب تھا ہوا
نہ ذکر اسکا کر کہ اب ہے کیا
جو ہونا تھا سو ہوگئے تھے یوسف مل گئے
خوشی دل کو ہے اور بڑی کو سرور
ہوئی جتنی کلفت تھی یکلخت دور

وہ یعقوب کو غش کی اوسکے اوپر
وہ یوسف تھا یعقوب کو سر کے اوپر
سبب دل مین تھا اسکے یوسف گیا
وہ راہون مین اوس شب جب کہ اوداس
پھرا اپنی آنکھون کو پھیرا نہ کھول
نگاہون نے پھیرہ وہ یوسف بھی آیا نظر
جو دیکھا کہ یوسف ہی ہے سامنے
سلام اسکو کرکے بٹھایا بہت
کہا اے مری جان اے مری خوشی
کہا اسنے یوسف سے تم جیتے ہو
کہا کیا بھائیون نے تری سانت کی
کیا پوچھہ کیا کیا تھا جو روز جفا
کہا اوسنے جو کچھہ ہوا سو ہوا
مری جان پر جو غضب تھا ہوا
نہ ذکر اسکا کر کہ اب ہے کیا
جو ہونا تھا سو ہوگئے تھے یوسف مل گئے
خوشی دل کو ہے اور بڑی کو سرور
ہوئی جتنی کلفت تھی یکلخت دور

افاقت جو آئی تو پوچھہ لگے
کہا باپ نے پوچھہ کیا کہہ گئے
دنون کی مصیبت کو کیا یاد کرون
تری ملاقات ہو

بیچ یوسف

گئی پیشوائی کو تھے باپ کی
نظر اونپہ یعقوبؑ کی جو پڑی

یہ پوچھا کہ ہی کسکی شوکت یہ کل
کہا تیرے گلزار کا ہی یہ گل

یہ یوسف ہی اور اوسکے ہین ساری امیر
ہین حاضر یہان سب صغیر و کبیر

رہے دوری اک تیر پرتاب جب
ہوا دلمین یعقوبؑ بیتاب تب

لگے کہنے آہستہ سی کچھ کلام
سمجھتا نہ تھا کوئی وان خاص و عام

یہ کہتا تھا کنعان تھا بیت غم
مرے اوس سے خارج ہوی ہین قدم

ملا دوست سے جبکہ اوس سی چھٹا
رہا غم مین جبتک مین اوس مین رہا

رہا نیم برتاب جب وہ مقام
ہوا خلق کا پھر تو وان اژدہام

پڑی جا کے یوسفؑ پہ اوسکی نگاہ
اور انبوہ خلقت سی تھی تنگ راہ

ہو یعقوبؑ مضطر لگا کہنے تب
کہ تم کون ہو آئے ہو کس سبب

کہا ہم ہین ساری تمہاری غلام
یہ سب عورتین باندیان ہین تمام

کہا ان سے یوسفؑ نے اس وقت پر
کیا مینے آزاد تم جاؤ گھر

ہوئی مجھکو والد کی زیارت نصیب
ہوئے تم بھی خراب بوجہ حبیب

اسی طرح جب ہو قیامت کا روز
ہو نور نبی وان پہ مشعل فروز

خلائق ہو آکر کھڑی گرد و پیش
گنا ہون سی دل سبکا ہو ریش ریش

کہے گا خدا کس لیے ہین کھڑی
کہین گے وہ سب ہم ہین بندی تری

خدایا ترے ہم ہین باندی غلام
اور امت محمد علیہ السلام

جواب سلام اوسکا دیکر دعا
یہ دی تجھکو جنت مین رکھے خدا

یہ کہکر کہا جا عماری مین تو
سوار اوسپہ ہوے پیادہ نہو

ہوئی جا عماری مین پھر وہ سوار
پھر آتا تھا جو کوئی وان ایک بار

سلام اوسپہ کرکے وہ آتا تھا سامنے
اوٹھاتا تھا یعقوب بھی سر پہ تھے

بہت شکر حق کا وہ کرتا رہا
محبت کی وہ سانس بھرتا رہا

کیا راہ کو اوس نے جب اور طے
ملی اوسکو اک راہ مین اور شے

جو دیکھے تو ہین شیخ چالیس ہزار
وہ ہین سبکے سب خچرون پر سوار

سپید اونکے کپڑے نہایت لطیف
عمامے سرون پر بغایت نظیف

اور آگے غلام اونکے ہین دس ہزار
نہین ایک اونمین کوئی ریش دار

طرح موتیون کے چمکتا تھا رنگ
جنھین دیکھ موتی بھی ہوجاے دنگ

اور اون سب کے تھے بیچ مین دو جوان
جواہر مین تھا جسم اونکا نہان

جڑی موتیون سے تھی پوشاک کل
وہ بستان خوبی کی تھے دونون گل

تلے اونکے دو خچر ہین تیز رو
ذہب اور فضہ سے پر تو بتو

لگا کرنے یعقوب پھر یہ سوال
کہ یہ کون ہین نوجوان ذی جمال

کہا دونون فرزند یوسف کے ہین
فراہیم انھین اور منشا کہین

ہین سارے اونکے یہ سب مشائخ تمام
بزرگون مین ہین مصر کے ذی کرام

مشائخ شفاعت کو آئے ہین یے
خطا عفو یوسف کی تا تو کرے

فرزند یعقوب سے سنکے یہ جواب
وہ سر بانو سب لوگ سر دھننے لگا

ہر اک جان کو اپنی کھونے لگا
پھر اوٹھے مشائخ اور نزدیک آے

وہان سامنے اوسکے سجدہ کیا
فراہیم و منشا بھی آگے بڑھے

ہوے جا کے دادا سے آگے کھڑے
کیا اونکو دونون نے جھک کر سلام

جو خدام تھے ساتھ اونکے تمام
دیے بوسے دادا نے دونون کو گال

قدم پر دیا اونکو دادا نے ڈال
دعا دی کہ رکھے خدا تمکو شاد

تمھاری دلون مین رہے یاد
یوسف کا حال

ہوا جب یہ استقبال دونون کا ختم
ہوے پھر سوار اونکے دادا کے ساتھ

ہوے پیچھے گھوڑون پہ دونون سوار
چلا ساتھ سب اونکے باندھ قطار

لگا کہنے یوسف کے بھائی تمام
کہ کیا اسکا ہے ملک پر انتظام

ہوا مصر کے جب کہ آکر قریب
تجمل کیا شاہ نے بیحد عجیب

ہوا باد پا پر سوار اور کھڑی
تو کی گرد و پیش آکے خلقت بڑی

تو کی اور وزیر اور سب اہلکار
ہوے سر کے بل استقبال کو

اوس ماہ کی ہالہ وار
عجب طرح کا اوسکی دھوم تھا

کہ گویا زمین آسمان ہو گیا
اوسی شان و شوکت سے آیا ہوا

کہ مصر کے بجاے بابل گیا

روایت ہے یعقوب نے اہتمام
کیا اپنے چلنے کا اور سب کے عام

سب اولاد نے اور سب نے لباس
بدلکر کیا حق کا شکر و سپاس

جو یوسف نے بھیجے تھے ناقے تمام
سوار اون پہ سب ہو گئے خاص و عام

اور اک ناقہ جنت سے جبرئیلؑ لا
سوار اوسپہ یعقوبؑ کو کر دیا

چلا اپنی اولاد کو ساتھ لے
وہ سب چار سو مرد و زن ساتھ تھے

چلے آتے منزل بمنزل تمام
کیا مصر کے پاس آکر مقام

گیا پاس سے اونکے پہلے بشیر
خبر جاکے یوسفؑ کو دی دلپذیر

مکان واں سے چار فرسنگ تھا
وہ جس جا پہ جانیکا آہنگ تھا

سنی جبکہ یوسفؑ نے اونکی خبر
کیا سارے لشکر کو بازیب و فر

کہ جاکے تم پیشوائی تمام
کہ آتے ہین یعقوب علیہ السلام

ملے پہلے یعقوب سے سی ہزار
عرب کے تھے گھوڑی عرب کے سوار

اونھون نے کیا سجدہ یعقوبؑ کو
کہا اوسنے پوچھو کہ تم کون ہو

کہا ہم ہین یوسفؑ کے لشکر تمام
ترے پاس حاضر ہین سب خاص و عام

ہوا دیکھکر اون کو یعقوبؑ دنگ
چلا ایک فرسنگ لے اوسکو سنگ

ملے پھر اتنے مین اونکو سوار
کہ تھے روم کے سارے وہ سی ہزار

اونھون نے بھی آکر کے سجدہ کیا
اوتر کر کے پاؤن پہ بوسہ دیا

یہ پوچھا کہ بتلاؤ تم کون ہو
کچھ اپنا پتا بھی ذرا ہمکو دو

لگا رونے کہنے کہ واحسرتا
کیا مینے تجھ سے بہت سا برا

تھا مجھکو معلوم حال فراق
کہ بیٹے کا ماکو یہ ہے اشتیاق

کہا مجھ سے کر کچھ نواسنج مطلب
کہ برلاوے مطلب تیرا میرا رب

کہا مجھکو حاجت نہین اور تو
مگر سختے موت آسان ہو

کیا جس طرح تو نے غم میرا فوت
کہا ہووے آسان تجھپر بھی موت

دیا پھر وہ یعقوب کو اوسنے خط
پڑھا کھولکر تھا لکھا اس نمط

ارادہ تھا میرا کہ حاضر مین ہون
قدم آپ کے آکے کنعان مین لون

ولیکن ہوا مجھکو یون حکم رب
کہ تم سبکو اس جا کرو نہین طلب

تمھین اوس طرح کی ہے اس جا خوشی
بقا کی خوشی اور عطا کی خوشی

تو خط کے تھا اور یہ بھی لکھا
کہ اے باپ جلدی سے اس جا پہ آ

جو کچھ چاہیے ویسے سبکے لیے
بہت مینے تیار کپڑے کیے

ہے یک لخت اون سپ پہ سونیکا کام
قمیص اور عمامہ مذہب تمام

تری وان پہ جتنی کہ اولاد ہے
مجھے سبکی اس جا اوپر یاد ہے

ہر اک کے لیے ہے سواری تمام
ہے سونے اور چاندی کی اوسکی لگام

ہر اک ساتھ خچر کے ہے اک غلام
ہر اک کے لیے اور تحفے ہین عام

ترے واسطے مینے ایسا لباس
بنایا ہے جو ہووے دور از قیاس

ہے لعل اور زبرجد ہی اسمین جڑا
نہین اوسکی قیمت کی کچھ انتہا

قصہ یوسف و یعقوب علیہما السلام

بسوی مصر رفتن یعقوب علیہ السلام با اولاد

روایت ہے

جو یعقوب کے پاس آیا بشیر | اوسے منہ پہ ڈالا ہوا بیصیر

عَلٰی وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا

اوسکی منہ پر تو اوٹھا پھر آنکھون سے دیکھتا

قمیص اوسکے منہ پر جو ڈالا شتاب | اوٹھا اوسکی آنکھونکا بالکل حجاب

لگا پوچھنے حال یوسف کا سب | کہ یوسف کا ہے کو نسا دین اب

کہا وہ تو ہے دین اسلام پر | ہر اک وقت ہی وہ اسی کام پر

کہا اب ہوئی ساری نعمت تمام | خدا نے دیا اوسکو جو علم تام

ہوا ملتفت پھر وہ اولاد سے | لگا کہنے ان سبکو دل شاد سے

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ

بولا میں نے نہین کہا تمکو

کہا تم سے میں نے نہین تھا کہا | مجھے علم اللہ نے وہ دیا

اِنِّيْ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

مین جانتا ہون اللہ کی طرف سے جو تم نہین جانتے

کہ تم اوسکو ہرگز نہین جانتے | بفضل خدا وہ عطا ہی مجھے

کہا باپ سے سب نے ہو کر بہم | ہمارے گنہ ہون کسی طور کم

کسی طرح جاوے ہمارا یہ غم | تمھین جو دیا ہے تمسے ہمارا یہی مدعا

کہ حق مین ہمارے کرو تم دعا

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ

بولے اے باپ بخشو ہمارے گناہونکو بیشک ہم تھے جو کنوارے

قرآن

برس پانچ سو کی جو جنت کی راہ | سوا اوسکو کرے نور مومن نگاہ

قَالُوا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ

لوگ بولے قسم اللہ کی تو ہی اوسی غلطی مین قدیم کے

کہا سب نے ہمکو خدا کی قسم | مدام اوسکی الفت مین ہی مجھکو غم
نہین بھولتا ایک دم وہ ذرا | وہی ہے تری ہر گھڑی چت چڑھا
نبی نے کہا جب ہے وقت سحر | جو کرتے ہین ذکر خدا بیشتر
ہوا اوسکو رب پاس لیکر کے جا | کرے جاکے یہ عرض رب العلا
کہ ہون عاشقونکی سین پیامبر | سواب کر تو رحمت سی ان پر نظر
کہا ابن عباس نے جب بشیر | وہ کنعان مین آیا بحکم قدیر
وہ کنعان مین آکر وہ داخل ہوا | تو دیکھا کنارے پہ اوسکے کوا
وہان اوسکی ماں کپڑے یعقوب کے | تھی دھوتی وہ اوس حق کے محبوب کے
وہان جاکے یہ بھی کھڑا ہوگیا | لگا پوچھنے گھر وہ یعقوب کا
کہ شاید پتا اوسکا ملجا یہان | نہووے پریشان تجسس مین وان
جو دھوتی تھی کپڑے اوسی سے کہا | کہ یعقوب کا گھر مجھے دے بتا
اوٹھا کر کے سر اوسکی ماں نے کہا | کہ تیرا بتا اوس سے ہے کام کیا
وہ ہی اپنے غم مین نہین التفات | کسیکی طرف اور نکرتا ہے بات
غم اوسکا ہی ہمدم وہ غمکار رفیق | نہین کوئی اوسکا بجز غم شفیق

بشیر اسکے بیٹے کا جو نام تھا
خریدا تھا یوسف نے تاجر سے آ

ہوا مصر مین جبکہ یوسف مقیم
ہمیشہ بشیر اوسکا رہتا ندیم

ولیکن نہ جانے تھا ہے وہ غلام
کہ بیچا تھا یعقوبؑ نے لاکلام

کیا اپنا یوسف نے اوسکو سول
وہ جانے مین ہرگز نہ تھا مالول

وہ پاس اوسکے رہتا تھا ہردم قرین
نہایت غریب اور بغایت امین

دیا بھیج اوسکو وہین باپ پاس
کہ ماں اوسکی رہتی تھی ہردم اوداس

یہ تقدیر حق تھی کہ فرزند آ
وہ کنعان مین آ اپنی ماں سے ملا

ملا پہلے وہ جاکے یعقوب سے
کہا لو مبارک کہ یوسف ملے

نبی نے کہا جو کہ ماں سے جدا
کرے اوسکے بیٹے کو تو بھی جدا

جدا دوست ہو اوسکو کردے شتاب
رہے ہجر محبوب مین وہ خراب

کہا اور اوسکو شفاعت نہو
رضامند حق تا قیامت نہو

چلا مصر سے جس گھڑی تھا بشیر
ہوا نے کیا اے خدائے کبیر

مجھے حکم ہوتا کہ یوسف کی بو
مین لے جاؤن یعقوب کی روبرو

پہونچنے نپاوے وہانتک بشیر
خوشی کردون مین جاکر وہ مردہ پیر

دیا حکم دس روز پہلے تو جا
معطر تو کر مغز یعقوبؑ کا

تھے یعقوب بیٹھے سب اولاد پاس
لگا کہنے اونسے کہ ہے مجکو آس

مرا درد و غم اب یہ سب دور ہو
خوشی دل مین اور چشم پرنور ہو

روایت ہی تھے اہل چالیس تن
سبھی کو کہا لائیو بے محن

مگر کچھ نہ بھیجا کسی کے لیے
نہ نقدی نہ کھانا نہ کپڑے سیے

فقط ایک کرتا سو پہنا ہوا
وہ یعقوب کو تھا روانہ کیا

بیان اوسکا کرتا ہون سن لے تمام
کہ ہے ابن عباس سے یہ کلام

کہ اللہ کا حکم یوسف کو تھا
کہا جس طرح سے اوسنے ڈھب کیا

روایت مین ہے یہ کہ جبریل آ
اسی طرح یوسف سے تھا کہہ گیا

کہ کرتے کو جلدی روانہ کرو
نہ اسمین ذرا بھی بہانہ کرو

کہ بیمار کو ہو شفا جلد تر
ہے کرتے مین تیرے شفا سر بسر

پڑے جب براہیم آتش مین آ
قمیص اوسکو یہ حق نے اوس دم دیا

وہ جنت سے آیا تھا لیپدیر
دیا اوسنے اسحاق کو وہ حریر

دیا اوسنے یعقوب کو اوس سے لا
دیا ڈال یوسف کی گردن مین تا

کسیکی لگے پھر نہ اوسکو نظر
وہ تعویذ کے طور تھا سر بسر

کوئے پر گئے لیکے جب بھائی سب
کوئے مین دیا ڈال یوسف کو تب

کسیکو نہ اوسکی خبر تھی ذرا
کہ یوسف کی گردن مین ہے کیا پڑا

غرض اس طرح کا وہ کرتا جو تھا
سو یوسف نے اوسکو روانہ کیا

یہودا نے کرتا لیا ہاتھ مین
چلا بھائیون کے وہ پھر ساتھ مین

سبب یہ کہ پہلے لہو کا بھرا
یہی کرتا یعقوب تک لے گیا

سبھا اوس نے سنکو بھی لیجا کر مین
سنے سب نے باتین یہ اوسکی تمام

سنے سب نے اوسکے یہ اقوال جب
ہوا اوسکا ہر ایک معتقد

ہوا ہر ایک اوسکا ہی معتقد
کہ ہے یہ تو اللہ کا ہی ولی

سبب پھر ہوا جانے یوسف مرا
کہ ہے یہ تو اللہ کا ہی ولی

مین عالمین کیا تھا فرق اوسکا مرا
بڑی کی خبر جا کے مین اوسکو دون

بہت ہی تھا غمناک اوسکا پدر
فضیحت ہوئی اوسکی بیٹون مین سر

ہوا بعد غم کے اوسے یہ خیال
کہ یوسف کی کی ہے کسی نے خلاف

روایت ہے یعقوب تک لا کے غلام
کہا یہ کہ یوسف کو کھا گیا شیر خام

سنا جب یہ یعقوب نے یہ کلام
کہا یہ کہ ہے یہ تو اللہ کا ہی ولی

ولی ہوا جکو را حیل نے جنا
گئی رخت اپنا وہ جنت کو دے

کیونکر خریدی تھی یعقوب نے
کہ تا دودھ پیا مین کو اوسکے دے

ولد شیر خوارہ تھا اوسکا وہی
وہ رکھتی تھی اوس اپنے بیٹے کی تاس

اوسے بیچ ڈالا تھا یعقوب نے
کہ تا دودھ سادہ پیا مین پیے

یہ کی پھر بانڈی نے رب سے دعا

یعقوب نے سب اپنا چلا

کہا جب سے تو بھی جدا کیجیو

کہ تیری ہوئی بیچا یا ہے دعا

کہ تیری ہوئی بیچا یا ہے دعا

بڑے دوست رکھتا وہ یعقوب تھا

ولی تین مین بھائی ہے وہ اوس کے

یتیم

ہی تحقیق جنے کیا اتقا — بلاون پہ ہے صبر پورا کیا
سو تحقیق ہرگز نہ ضائع ہو صبر — خدا انکی والون کو دیتا ہی اجر
یہ معنی کہے ابن عباس نے — گناہون سے جو کوئی اپنے بچے
مصیبت مین ہو صبر جسکو تمام — اوسی کا خدا خوب کرتا ہی کام
یہ سنکر کے روتے وہ بھائی تمام — کہا ہین یہ افعال ہم لاکلام
کرو تم نہ افعال بد پر نظر — کیا جو خدا نے تمھین بہرہ ور
اسے دیکھکر شکر حق کا کرو — ہمین کچھ نہ تم آج الزام دو
ہوے گر خطا کرینوا لونسے ہم — یہ ہمپر کرو آپ اپنا کرم
اوٹھا یوسف اور سب سے اوٹھکر ملا — ہر اک کو لیا اپنی چھاتی لگا
وہ روتے تھے سب درد سے لاکلام — تھے اپنے کیے پر وہ نادم تمام

قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ
کہا کچھ الزام نہین تمپر آج

کہا کچھ ملامت نہین تم پہ آج — خدا نے دیا اس سبب ہمکو راج
گنہ کا کیا تمنے اقرار آپ — ہوا اب میری اور تمھاری ملاپ
خدا سے میری اب نہ فریاد ہو — سو اب سب کرو سب تم بھی دلشاد ہو

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ
بخشے اللہ تمکو +

دیا سارا جنگل مین پانی گرا
کہ اک قطرہ یوسف کو مُنہ مین نجا

طمانچون سے اوسکے کیا منہ کو لال
کہو سچ ہے یا جھوٹہ کہتا ہی حال

کہا سب نے سچ ہے نہین اسمین شک
گئے خوف سے جان دلمین دھک

سلائی کو مارا پھر اوسمین ذرا
بلند اوس سے اس وقت نکلی صدا

کہا پھر یہ کہتا ہی تم نے تمام
کیا قتل یوسف پہ کل اہتمام

لیا پھر یہودا نے اوسکو بچا
ہوئے سرنگون اور کہا سچ کہا

کہا پھر یہودا ہے یان کو نسا
کہا سب نے ہے یہ یہودا کھڑا

کہا نجکو اللہ دیوے جزا
لیا تو نے یوسف کو اسسے بچا

اسی طرح پھر سنکے آواز کو
کہا صاع کہتا ہے اب تم سنو

کہ یوسف کو تم سپنے کپڑے اوتار
گوَین مین دیا ڈال بی اختیار

پھر اوسکو دیا بیچ تھوڑے سے مول
کہا اِسنے سچ یا کہ ہی یہ ٹھٹھول

ہوے سارے چپ اور تھمی انمین جان
لگے کہنے سب سچ ہی سچ اسکو جان

کہا پھر غلامونکو یوسف نے تب
کہ ہون قتل اس وقت پہ سبکے سب

انہین جاکے گردن ابھی مار دو
نہ ڈھیل اس مین تم ایک دم کی کرو

اوسی وقت لین اونکی مشکین چڑھا
غلامون نے تینون کو عریان کیا

یہ کہتے تھے آپس مین اوسدم سبھی
ہمارے عمل کی جزا ہے یہی

کہا پھر اس بات کو سن اے عزیز
کہ یعقوب کا ایک بیٹا عزیز

نظر سینے جس وقت اوس خط پہ کی — گویا جان قالب سے اونکے گئی
ہوا زرد رنگ اور کانپا بدن — ہوئی گنگ گویا زبان اور دہن
کہا پھر یہ اولاد یعقوب کو — کہ اب اسمین کہتے ہو کیا تم کہو
اوسے دیکھکر سارے منکر ہوے — کہ ہم اسکو اصلا نہین جانتے
اسی طرح اعمال نامی تمام — قیامت کو دیکھین گنہگار عام
اوسے دیکھہ منکر ہون اور یون کہین — کہ نامے کسی اور کے اب یہ ہین
ہمارے یہ اعمال نامے نہین — بدی ہمنے ہرگز نہین کی کہین
کہے یون خدا میرے ہینگے گواہ — مکان اور ارکان بے اشتباہ
زمان اور مکان اور لوح و قلم — زبان دست و پا ساری بولین بہم
تب اوس وقت عاصی کا ہونگا برا — وہ حسرت سے ہردم بھرین سانس سرد

رجوع بقصہ

کہا پھر یوسف نے یعقوب کا — پیالے کو لایا کہ وہ صاع تھا
منگا کر دھرا اپنے آگے اوسے — سلائی کو سونپکی اونکلی مین لے
پیالے پہ مارا چڑھا کر کے چین — دہن اوس سے نکلی صدا مہین
سلائی جو سونپکی اوس مین لگی — اک آواز باریک پیالی نے دی
کہا بھائیون سے یہ یوسف نے تب — خبر مجھکو دیتا ہی یہ صاع سب
کہو تو مین پوچھون تمہاری خبر — کہا پوچھو اسبات کا کیا ہے ڈر

نہ راضی تھا رخصت پہ ابا و کاپ — کہ کی بھائی کے ساتھ تنے دغا
یہ دیتا ہی اوس وقت مجکو صدا — سمجھتا ہون مین اسکی ساری زبان
کیا بھر بھکاکر کے یوسف نے کان — نہایت خوب پیالے سے آواز دی
سلائی کو پھر اوسنے پیالے پہ مار — سمجھ فائدہ اپنا لائے تم آپ
کہا صاع کہتا ہے یون اب پکار — کہ تھی یہ وصیت تمھین باپ کی
کہ یامین کی کچھ چوکی — یہ ضائع ہوون اونکا بھائی ہوا
حفاظت سے رکھنا اسے تم بھلا — کہا تب یہ یامین نے شاہ سے
ترا صاع سب نے کی اخبار دے

یہ سورہ یوسف ختم ہوا

وہ مضمون اوسکا لکھون اب تمام
علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السلام

تو خوش ہیو اب شوق اور ذوق مین
مگر ہم نہین خوش تری شوق مین

جو کاغذ کو ہوتا ہمارا سا غم
تو رو رو کے ہوتا وہ سارا ہی نم

مرے خط کو دیکھو کہ ہر سطر مین
سیاہی کے ہر طرف آنسو بہین

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ

پھر جب داخل ہوئے اوسکے پاس

لکھا اوسکا یوسف نے ایسا جواب
ہے اوسکا بھی مضمون لکھنا صواب

کیا مین نے تمکو بہت مرحبا
جو آیا ہے خط مینے اوسکو پڑھا

تو آنکھون سے گو دور ہی کہا نغم
مرے دل سے غائب نہین ایکدم

قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ

بولے اے عزیز پڑی ہی ہمپر اور ہمارے گھر پر سختی

ہوئے جبکہ داخل وہ یوسف کے پاس
لگے کہنے ہوکر کے اوس سے اداس

کہ پہونچا ہمین اور سب اہل کو
بہت سا ضرر فقر کا کچھہ تو دو

وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ

اور لاتے ہین ہم پونجی ناقص

اور لای ہین ہم پونجی کھوٹی تمام
نہین اوسکے بدلے مین ملتا طعام

وہ مردود اور عیب مقبول ہی
کبھی اوسکا لینا نہ معمول ہے

فا

فوا

دیا آگ مین اونکو کافر نے ڈال
خدا نے لیا آپ اونکو سنبھال

خدا نے کیا اوسکو برد و سلام
ہوئی آگ گلزار اوسپر تمام

مرے باپ کے باندھکر دست و پا
لٹایا کہ پھیرے چھری بر گلا

خدا نے دیا بھیج دنبے کو وان
کہ تا اونکے بدلے مین دے اپنی جان

رہا مین سو میرا یہ احوال ہے
نیا مجھ پہ ہر وقت جنجال ہے

مرا ایک بیٹا تھا یوسف عزیز
حسین اور عاقل بہت باتمیز

گئے بھائی لے اوسکو جنگل مین سب
ہوا مجھپر اوس وقت تازہ غضب

قمیص اوسکا لوہو بھرا لا دیا
کہا بھیڑیا اب اوسے کھا گیا

مری غم مین آخر بصارت گئی
پھر اک یہ مصیبت پڑی ہے نئی

کہ یامین تھا اوسکا بھائی یہان
تسلی مری اوس سے تھی اک زمان

گئے بھائی سب لیکر یان سے اوسے
پھر آئے اوسی چھوڑ اور کہنے لگے

کہ اوسنے چرایا ہے کچھ شاہ کا
وہ ہے چور اب اوسکی درگاہ کا

کیا قید شہ نے اوسے اس لیے
ولے ہم ہین اوس بن الم مین پھنسے

نہ چوری ہو ہم سے نہو ہم مین چور
نہ ناحق کا کوئی کرے ہمپہ زور

اگر چھوڑوا اسکو تو احسان ہے
نہین تو خدا کی بڑی شان ہے

فقیرون کی لیتا ہے جو بد دعا
وہ پاتا ہے اپنے کئے کی سزا

سنا ہی کہ تمنے سقایہ کو لے
چھپا کر رکھا پاس یامین کے

کہا بعض نے یہ سبب غم کا تھا
کہ اک گائے اوسکی تھی بس بے بہا

اور اک اوسکے بچہ تھا وہ شیر خوار
چھری لے کے یعقوب نے ایکبار

کیا سامنے اوسکے بچہ حلال
ہوا اوسگھڑی رنج اوسکو کمال

نہ رحم اوسپہ یعقوب نے کچھ کیا
خدا نے عوض اوسکے یہ دکھہ دیا

وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

اور جانتا ہون اللہ کی طرف سے جو تم نہین جانتے

مجھے علم ہے فضل اللہ سے
مین جانون ہون جو تم نہین جانتے

مراد اس سے یہ ہے کہ مجھکو خبر
ہے یوسف کی تم کو نہین بیشتر

سبب یہ کہ یوسف کے جینے کی سب
خبر اوسکو دی تھی فرشتے نے شب

کہا اوسنے اولاد کو اس لیے
مین جانون ہون اور تم نہین جانتے

ہوئی جبکہ یعقوب کو یہ خبر
کہ یوسف ہے زندہ نہین کچھ خطر

یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْهِ وَلَا تَایْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۝

اے بیٹو جاؤ اور تلاش کرو یوسف کی اور اوسکی بھائی کی اور مت ناامید ہو اللہ کی فیض سے

کہا بیٹو جاؤ کرو تم تلاش
ملے تمکو یوسف دیا مین کاش

نہ مایوس ہو رحمت حق سے تم
کہ شاید ملین جو ہوے تمسے گم

اِنَّهٗ لَا یَایْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

بے شک ناامید نہین اللہ کے فیض سے مگر وہی لوگ جو کہ منکر ہین +

قصہ یوسف منظوم

خدا کی رضا مین ہو راضی ہے جو
نہ کیونکر ہو ہر طرح راضی وہ تو

یہ یعقوب بیٹا ہے اسحاق کا
کہ ابراہیم کا پوتا ہے پاک سے

کہا پھر کے شاہ نے وزیر سے
خبر اوسکی کیسی طرح لاؤ سے کوئی

کہا پھر وزیر نے شہنشہ کو خطاب سے
کہ یعقوب کو بات ہے یہ عجب

ہے اوسکے کہا یا بھروسے کوئی
کہ اوسکے عوض اور بیٹے کو اوسنے کھا

پہ ہی غیب مین جا کر بیٹھی خاک
ولیکن نہ آویگا جو ہے مرا

اوسے ڈھونڈھنا تو بہت ہے بجا
کہا پھر یہ یعقوب نے جب سنا

ہوا اولیا مین کو جب سے
خدا کے گیا قوم سے اوسکی رکھا

ہمارے ہین سب باپ دادا کرام
ہمارا ہے اشراف سب خاندان

ہمارے ہین سب باپ دادا کرام
ہمیشہ بزرگون سے ہے امتحان

ہزارون ہوے ہم پہ غم اور الم
ولیکن خدا اپنا حامی رہا

مری بار غم سے ہوئی پشت خم
کیا مجھکو خلیل خدا نے بلا

کہ فرزند کو اپنے قربان کر
ہمیشہ ہے بعضون پہ بعضون مبتلا

کہا تو نے کیا میرا احسان کیا
دیا

تری عقل و دانائی جاتی رہی — اوسی کی تجھی بات بھاتی رہی
یقین ہے کہ مرجائے اس غم مین تو — چھٹے اوسکی تجھسے نہین گفتگو
جو دیکھا بہت اوس نے بیٹوں کو سخت — ہر اک کی زبان اوسپہ تھی بس کرخت

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ

بولا مین تو کھولتا ہون اپنا احوال اور غم اللہ ہی پاس

کہا میرا شکوہ نہین جز خدا — اوسی کی طرح رنج مین ہے ندا
مین درد اپنا کہتا ہون اللہ سے — مرا کام ہے اوسکی درگاہ سے
انس سے روایت ہی یعقوب کا — مواخات کا ایک اخ اوسکا تھا
دوائی کہین درد سے اوسکے پاس — لگا پوچھنے دیکھ اوسکو اوداس
کہ یعقوب مجھسے بیان اسکو کر — کمر کیون ہوئی خم گئی کیون بصر
کہا غم نے یوسف کے بینائی لی — کمر کج یہ یامین کے غم نے کی
اسی بات پر آئے روح الامین — کہا حق پہ تجھکو نہین ہے یقین
کہا رب نے بھیجا ہی تجھپہ سلام — پھر اس بعد تجھسے کیا یہ کلام
کہ شکوہ مرا غیر سے کیون کیا — نہ آئی ذرا بھی تجھے کچھہ حیا
کہا پھر یہ یعقوب نے میرے رب — ثمر اور آنکھین گئین میری سب
خوشی پہلے مرنے سے تو مجکو دے — مرے دل کی یہ آرزو مجکو دے
پھر اس بعد جو چاہے کیجیو — پر اک چند اب تو خوشی دیجیو

ولیکن مساکین کو دے طعام — نہ تجھسے کھلے پھر غم کی کتاب
کہ جلدی ہی برآوین ترے سب کام — نہ تجھکو ہوئی کچھ بھی اسکی خبر
کہ تجھپر گیا اتنا غم کیون گذر — کمر کس لیے تری خم ہے کمر
اور آنکھون کی بینائی کیون ہوئی — کیا ہے نے یوسف کو تجھسے جدا
تو سمجھا نہین اسکا موجب ہی کیا

قصہ یوسف منظوم

ترسے گھر مین تھا روزہ دار — وہ مسکین آیا تھا ہر روز یاں
ہوا اوسکو دیکھ اوسکا دل بیقرار — کہ کھانا وہ کھاتا تھا جب صبح کا
پھر اوس مان سے یہ کہا تھا کہ آج — بنا دی یہ کیا مسکین نے کچھ بھی کھانا نہین
وہ آکر کہے کھا وہ یہان جو طعام — دیا اسکا یعقوب نے یون جواب
جو ہو روزہ دار اسکے گھر پر مسکین — کہے بھی سے ہر اک کو یہان جا نہین

فَصَبْرٌ جَمِيلٌ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا

اب صبر ہی بن آوی شاید اللہ ہی آوی میری پاس اون سبکو

سو اب چاہیے صبر کرنا جمیل — کہ اللہ ہے اپنا نعم الوکیل
ہے نزدیک لاویگا سبکو الہ — کہ سب سے بڑی اوسکی ہی بارگاہ
یہود اور یامین و یوسف تمام — سب آوینگے البتہ یان لاکلام

اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

وہی ہی خبردار حکمتون والا ف۱

کہ تحقیق دانا ہے اور وہ حکیم — وہی ساری باتون کا ہیگا علیم
دیا جس نے اس طرح کا ہمکو غم — خوشی بھی ہمین دیگا وہ بے الم
روایت ہی جبریل یعقوب پاس — جو آیا تو دیکھا اوسی ہے اوداس
کہا مجھ سے رکھتا ہی تو کچھ سوال — کہا کہہ تو تا آج ایزد تعال
مرے پاس بھیجے ملک موت کو — کہ پوچھون مین اوس سے جو مطلب کہ ہو
لیا حکم جبریل نے حق سے جا — فرشتہ اوسی وقت نازل ہوا
کیا اوس سے یعقوب نے یہ سوال — دی اوسکو قسم ایزد ذوالجلال
کہ یوسف کی تو نے نکالی ہے جان — وہ زندہ ہے یا مر گیا دی نشان
کہا اوسکی جان مین نہین قبض کی — وہ دنیا مین ہیگا نہایت خوشی
اوسی ملک اور مال لشکر دیا — خزانے کا مالک خدا نے کیا

وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

اور اوسنے کہا پھر اے ابا یہ ہی تعبیر ہی میرے خواب کی اگلے سے بیشک کیا اوسکو میرے رب نے سچا اور بیشک احسان کیا اوسنے مجھپر جب نکالا مجھکو قید سے اور لایا تمکو گانو سے بعد اسکے کہ بگاڑ دیا تھا شیطان نے درمیان میرے اور میرے بھائیون کے بیشک رب میرا تدبیر کرتا ہی جو چاہتا ہی بیشک وہی ہی جاننے والا حکمت والا

سنا حال یامین کا جبکہ سب — ہوا اور یامین کا یوسف کا ڈر
اور اوسنے کہا پھر اے ابا یہ ہی — تعبیر اپنا لڑکپن سے تب
سنا خواب میرا جو میں نے کہا — کہ سورج اور چاند اور گیارہ ستارے
مجھے سجدہ کرتے ہین دیکھا تھا میں — سو یہ ہی ہوا اوسکی تعبیر ہی
اور اوسنے کہا مجھپر احسان کیا — کہ قید سے مجھکو باہر کیا
اور آپ کو گانو سے لایا یہان — بعد اسکے کہ شیطان نے درمیان
میرے اور بھائیون کے کیا تھا فساد — بیشک رب میرا ہی تدبیر گر
جو چاہے کرے ہی وہی ہی حکیم — وہی ہی سب باتون کا جاننے والا علیم

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝

اے رب تحقیق دیا تو نے مجھکو ملک اور سکھایا مجھکو تعبیر خوابون کی اے پیدا کرنے والے آسمانون اور زمین کے تو ہی میرا کارساز ہی دنیا اور آخرت مین مجھکو اٹھا تو مسلمان اور ملا مجھکو ساتھ نیکوکارون کے

سنا خواب یوسف نے جب اپنا باپ — کہا اے ابا یہ ہی تعبیر ہی آپ
سنا خواب میرا جو میں نے کہا — کہ سورج اور چاند اور گیارہ ستارے
مجھے سجدہ کرتے ہین دیکھا تھا میں — سو یہ ہی ہوا اوسکی تعبیر ہی
اور اوسنے کہا مجھپر احسان کیا — کہ قید سے مجھکو باہر کیا
اور آپ کو گانو سے لایا یہان — بعد اسکے کہ شیطان نے درمیان
میرے اور بھائیون کے کیا تھا فساد — بیشک رب میرا ہی تدبیر گر
جو چاہے کرے ہی وہی ہی حکیم — وہی ہی سب باتون کا جاننے والا علیم

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝

یہ ہی خبرین غیب کی ہم وحی کرتے ہین تیری طرف اور نہ تھا تو اونکے پاس جب اونہون نے اپنا کام ٹھہرایا اور وہ مکر کرتے تھے

یہ ہی خبر ہی غیب کی جو ہم — وحی کرتے ہین تجھکو اے محترم
نہ تھا تو اونکے پاس جب سب نے مل — کیا اپنا پکا ارادہ اور حیلہ
وہ کرتے تھے مکر اور تدبیر سب — ہوا اور یامین کا یوسف کا ڈر

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور نہیں ہی اکثر لوگ اگرچہ تو حرص کرے ایمان لانے والے

اور نہیں ہی اکثر لوگ ایمان لانے والے — اگرچہ تو کرے ہی حرص بہت
سنیو اور کچھ مانگتا نہین ہون مین — سوا اوسکی جو کہ ہی رب العلمین

وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۝

اور نہیں مانگتا تو اونسے اوسپر کچھ مزدوری نہیں ہی یہ مگر نصیحت سارے جہان کے لئے

اور نہیں مانگتا تو اونسے اوسپر — کچھ مزدوری نہیں ہی یہ مگر
نصیحت سارے جہان کے لئے — کہ ہووے ہدایت اونکو ہی جسے

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝

اور کتنی نشانیان ہین آسمانون اور زمین مین کہ گذرتے ہین اونپر اور وہ اونسے منہ پھیرے ہین

اور کتنی نشانیان ہین آسمان — اور زمین مین کہ گذرتے ہین
اونپر اور وہ اونسے منہ پھیرے ہین — کہ اونکو کچھ فائدہ نہیں ہی

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝

اور نہیں ایمان لاتے اکثر اونکے اللہ پر مگر وہ شرک کرنے والے ہین

اور نہیں ایمان لاتے اکثر اونکے — اللہ پر مگر وہ شرک کرنے والے

اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

کیا پس بیخوف ہوئے ہین کہ آوے اونپر ڈھانپنے والی آفت اللہ کے عذاب سے یا آوے اونپر قیامت اچانک اور وہ نہ جانتے ہون

کیا پس بیخوف ہوئے ہین کہ آوے — اونپر ڈھانپنے والی آفت اللہ
کے عذاب سے یا آوے اونپر قیامت — اچانک اور وہ نہ جانتے ہون

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

کہدے یہ ہی راہ میری بلاتا ہون مین اللہ کی طرف سمجھ بوجھ کر میں اور جو میرے پیچھے ہوا اور پاکی ہی اللہ کو اور نہیں ہون مین شرک کرنے والون سے

کہدے یہ ہی راہ میری بلاتا ہون مین — اللہ کی طرف سمجھ بوجھ کر
میں اور جو میرے پیچھے ہوا — اور پاکی ہی اللہ کو اور نہیں
ہون مین شرک کرنے والون سے

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

اور نہیں بھیجے ہم نے تجھ سے پہلے مگر مرد کہ وحی کرتے تھے ہم اونکو بستیون کے لوگون مین سے کیا نہیں چلے پھرے اونہون نے زمین مین کہ دیکھتے کیسا ہوا انجام اونکا جو تھے اونسے پہلے اور البتہ گھر آخرت کا بہتر ہی واسطے اونکے جو ڈرتے رہے کیا پس نہیں سمجھتے تم

اور نہیں بھیجے ہم نے تجھ سے پہلے — مگر مرد کہ وحی کرتے تھے
ہم اونکو بستیون کے لوگون مین سے — کیا نہیں چلے پھرے اونہون نے
زمین مین کہ دیکھتے کیسا ہوا — انجام اونکا جو تھے اونسے پہلے
اور البتہ گھر آخرت کا — بہتر ہی واسطے اونکے جو ڈرتے رہے
کیا پس نہیں سمجھتے تم — یہان تک کہ جب ناامید ہوئے

حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

یہان تک کہ جب ناامید ہوئے رسول اور گمان کیا اونہون نے کہ تحقیق جھوٹ کہے گئے تھے اونکو آئی اونکے پاس مدد ہماری پس نجات دیا گیا جسکو چاہا ہم نے اور نہیں پھرتا عذاب ہمارا گنہگار لوگون سے

یہان تک کہ جب ناامید ہوئے رسول — اور گمان کیا اونہون نے کہ تحقیق
جھوٹ کہے گئے تھے اونکو آئی — اونکے پاس مدد ہماری پس
نجات دیا گیا جسکو چاہا ہم نے — اور نہیں پھرتا عذاب ہمارا
گنہگار لوگون سے

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

البتہ ہی اونکے قصے مین عبرت عقلمندون کے لئے نہیں ہی یہ قرآن بات بنائی ہوئی لیکن ہی سچا کرنا اوسکا جو اوسکے آگے ہی اور مفصل ہر چیز کی اور ہدایت اور رحمت ایمان لانے والے لوگون کے لئے

البتہ ہی اونکے قصے مین عبرت — عقلمندون کے لئے نہیں ہی یہ
قرآن بات بنائی ہوئی لیکن — ہی سچا کرنا اوسکا جو اوسکے
آگے ہی اور مفصل ہر چیز کی — اور ہدایت اور رحمت
ایمان لانے والے لوگون کے لئے

موضح القرآن

سورۂ یوسف مکی ہے اور ۱۲ رکوع اور ۱۱۱ آیتین اور ۱۷۰۰ حرف اور ۴۰۰ کلمے ہین

فائدے

ف۱ پہلا بار کی ہے جو عباسی سے اگی بھی حضرت یعقوب پیغمبر نہ تھا اعتبار کیا لیکن نبی کا کلام جھوٹ نہین ہوتا کبھی کبھی بات تھی حضرت یوسف بھی نبی تھے

موضح القرآن

ف۲ غرض کہ بات نہ نکلتا تھا اگر اسوقت کی اختیار تھا نکلا ایسا دیر اتنی مدت دیا رکھنا کیا کام ہوا پیغمبر کو

موضح القرآن

ف۳ اس پڑھنے کا ساتھ سے پھر یوسف کا غم تازہ ہوا اس موضح القرآن

چلے جاؤ تم سب طرف باپ کے — کہو جاکے یہ بات تم باپ سے
وہ چوری تری ابن نے جاکے کی — ملک کی کچھ اک چیز ہی اوسنے لی
سنو ابن عباس کا یہ کلام — گئے بھائی کنعان کو شہ کی تمام
گئے باپ پاس اور خبر جاکے دی — کہ یامین نے وان پہ چوری جو کی
اوسے شاہ نے قید مین کر لیا — ہمین حکم جانے کا اوسنے دیا
کہا چوری اوسنے نہو زینہار — کہ ہے قائم اللیل صائم نہار

وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا
اور ہمنے وہی کہا تھا جو ہمکو خبر تھی

گواہی نہین ہمنے اوس وقت دی — مگر اوسکی جو آنکھ سے دیکھ لی
سقایا تھا یامین کو اسباب مین — بھلا کیا کہے کوئی اس باب مین

وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۝
اور ہمکو غیب کی خبر یاد نہ تھی ف۱

نہ کچھ غیب کے ہم نگہبان تھے — کہ بیٹا ترا جاکے کیا کیا کرے
رکھین کیونکہ معنو نہ اوسکے نگاہ — کہ ہے غیب کا سبکے عالم آلہ
حفاظت کرین گر وہ ہو رو برو — کہ غائب کی ہمسے حفاظت نہو
کہا بعض نے اوسکے معنی کو یون — خبر اوسکے معنو نکی مین تمکو دون
کہ ہمکو نہ تھی غیب کی کچھ خبر — کہ چوری کرے تیرا جاکر پسر

ف۱ یعنے ہمکو قول دیا تھا اپنی دانست پر اور چوری کی خبر نہ تھی یا یہ کہ ہمکو کیا خبر تھی کہ یہ چوری کریگا یا یہ دین کے موافق نہ معلوم تھا کہ کھانی چوری موجب قطع ہے

مگر ایک لڑکا کہ ہے خرد سال — کھڑا ہی یہان وہ جو صاحب جمال
پکڑ اوسکو اوسنے بلا اپنا رو — کہا آل یعقوب کی تجھ سے بو
مجھے آتی ہے تو بتا کون ہے — کہ تجھ سے پیاری نہین کوئی شی
دیا کچھ نہ لڑکے نے اوسکو جواب — تحیر ہوا کو تھا بیحساب
سنی بھائیون نے یہ اوسکی صدا — چلے وان سے اور اوسکو سب پار آ
لگے کہنے کیا ہو گیا تھا سبب — کہ آیا نہین تجھکو ابتک غضب
کہا اس جگہہ آل یعقوب ہے — ولے اوس سے ظاہر نہین کوئی شی
جو گذرا تھا قصہ کہا سب تمام — کہ قوت کا باقی نہین مجھہ مین نام
پھر آیا جو یوسف کو اونپر غضب — کیا سبکو مجلس مین اپنی طلب
کہا تم ہوا ولاد یعقوب کی — کہ مین کون سی بات معیوب کی
کیا تمپر احسان مین چند بار — دیے تمکو تحفے بلا کر ہزار
خیانت تمہاری جو بھائی نے کی — سزا جو کہی تمنے وہ ہمنے دی
لگائی مرے قتل پر تمنے تاک — کرو مصر اور مصریونکو ہلاک
بھروسا تمھین اپنے ہے زور کا — نہ اوکھڑے کبھی تم سے پر مور کا
تمھین مین مگر سب جہان کا ہی زور — بنے پیل تم ہمکو سمجھے ہو مور
غرض پھر تو یوسف بھی جذبے مین آ — کہا دیکھو تم زور داد خدا
وہان اک تھی سنگین پختہ دکان — سو یوسف نے اک پاؤن مارا وہان

وقف لازم

کیا یوسف آخر کو تم سب نے گم
جواب اسکا اب جاکر کیا دوگے تم

لگے کرنے آپس مین یہ گفتگو
کہ اب کیجے اس بات کی جستجو

کرین شاہ سے ملکے ہم سب قتال
لڑائی سے لین اوسکا سب مال تال

کہا سن کے اوسوقت روبیل نے
کہ ہم ہین سپاہی سبھون مین چنے

امیر اور وزیرونکو شہ کے تمام
اکیلا مین کردونگا اون سبکا کام

یہ شمعون بولا کہ بازار مین
مین کافی ہون ان سبکو ہتھیار مین

یہودا یہ بولا کہ مین شاہ سے
کفایت کرون حکم اللہ سے

جو یوسف کا فرزند تھا اک صغیر
کہا اوسکو جاجلد مت کیجو دیر

توسن جاکے عم تیرے کہتے ہین کیا
کہا اوسنے اونکا وہ سب ماجرا

اوٹھے مشورت کا وہ سب سنکے حال
یہودا نے لی تیغ کاندھے پہ ڈال

کہا در پہ زندان کے بیٹھا ہو نمین
نچھوڑونگا تا قید اوسکو کرین

چلے جاؤ تم سمت بازار کی
دکھاؤ چمک وان پہ تلوار کی

مری جب سنو سخت آواز تم
کرو ہوش بازار والون کے گم

ارادہ کرے جو کوئی قتل کا
کرو قتل اسکو نچھوڑو ذرا

کرے جو کوئی قصد میرے اوپر
کرون اوسکے مین ایک سر کو دو سر

سبھی مصر کے ہم ہون مالک تمام
عزیز آپ ہووے ہمارا غلام

کلام اونکے سنتا تھا یوسف ادھر
وہ ہنستا تھا سب اونکی تدبیر پر

یہودا کی عادت کھی وقت غضب
تو پیڑون سے اتر تے تھے بال ہوا نرخ تن پر کسب

بیشک کہ تھا ہر اک بال سے خون اوچھل
اوسی طرح غصہ مین رہتا تھا دم

کرے کوئی اولاد یعقوب سے
دھرے جب کہ پر یہودا کی ہاتھ

اور جاے غصہ مین اوسکا یہ حال
دین زور سب تن سے جاتا رہے

وہ پھر چند غصے کو لاتا رہے
گیا اور بھائی جو بازار کو

یہودا گیا شہ کے دربار کو
ہوا سامنے شاہ کے وہ کھڑا

خفا ہو کے یوسف نے کہنے لگا

کہا اسنے غریبون کو کیون لوٹا تم نے
کہا اسنے یہ ہم نے کیا ہے سبب

کہ ہم بھوکے تھے اور نہ تھا کچھ ہمارے پاس
کہا اسنے کیون تم نے کھیتی نہ کی

کہا ہم نے کی تھی ولے سب تلف
کہا اسنے کیون تم نے کھیتی نہ کی

کہا ہم نے کی تھی ولے سب تلف
کہا اسنے کیون تم نے کھیتی نہ کی

کہا ہم نے کی تھی ولے سب تلف

چورایا تھا یوسف نے گھر مین صنم
نہین تم بھی چوری مین یوسف سے کم
تمھارے ہوے کام ظاہر تمام
رہا سب سے پوشیدہ یوسف کا کام

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ۝

اور اللہ خوب جانتا ہی جو تم بتاتے ہو

جو کہتے ہو تم اوسکو جانے خدا
کہ یوسف پہ تہمت ہی یا ہے بجا
یہ کہکر دیا حکم یامین کو
کہ قید اسکو زندان مین جاکر کرو
وہ ہوتا تھا اس قید سے خوش کمال
نہ تھا اوسکے چہرے پہ ذرہ ملال

قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ

کہنے لگے ای عزیز اوسکا ایک باپ ہی بوڑھا بڑی عمر کا سو کہہ لے ایک ہم مین سے اوسکی جگہ

کہا سب نے سنتا ہی تو اے عزیز
تجھے حق نے دی ہی بہت ہی تمیز
ہے یامین کا باپ بوڑھا ضعیف
ہوا کبر سن سے نہایت نحیف
تو ہم مین سے لے ایک کو اوسکی جا
کہ اوسکا ستانا نہین ہے بھلا
اگر ہم سبھون کو کرے قید تو
نہو باپ کو درد اتنا کبھو
جو ہم قید ہون اور یہ چھوٹ جا
تو ہے باپ کی اپنے اس مین رضا

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

ہم دیکھتے ہین تو ہی احسان کرنیوالا

تجھے دیکھتے ہین یہ تحقیق ہم
کہ محسن ہے تو اور صاحب کرم

کہا اونکو یوسف نے اس کا بیان — چورایا تھا کیا تم کو سب یہ عیان — کہا ایک سونے کا پیالہ تھا گم — وہ خانے کے پاس اوسکی بات تھا نام — کہا بعض نے اوس کی نانی کا تھا — عبادت وہ کرتی تھی اوسکی صدا — کہ آتا تھا آنکھو تلے اوس کی نظر — یہ یوسف کی ماں نے کہا جلد جا — لیا سامنے اوسنے اون سب کو دم — تو لے بت کو آئے گئے اوسکا اوٹھا — توراۃ کا ہے برگزنتو یہ نام — کیا پھیر یوسف نے اور یہ کام — ہوئی جب واغت عبادت سے بت — کیا اوس کی نانی نے نسبت کو طلب — گئی ڈھونڈھنے اپنے معبود کو — ولیکن نہ پہونچی وہ مقصود کو

مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ

ہرگز نہ لے سکتا اپنے بھائی کو انصاف مین اوس بادشاہ کے

ملک کہ نہ تھی دین مین رسم وراہ	کرین چور کو عبد بے اشتباہ
وہان حکم ہوتا تھا یہہ چور کا	کہ دے چور چوری کی دونی بہا
تو اس حکم مین بھائی آتا نتھا	ہوا یہ فقط اوسپہ فضل خدا
کہ خود بھائیون نے کہا یہ تمام	کہ جس پاس نکلے وہ ہووے غلام

إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ

مگر جو چاہے اللہ ہم درجے بلند کرتے ہین جسکو چاہین اور ہر خبردار کے اوپر ہے ایک خبردار تر

مگر ہووے وہ جو کہ چاہے خدا	کرے ہے وہ از خود عطا من یشا
کہے ہے خدا جس کو چاہین ہین ہم	بڑھاتے ہین درجے بفضل وکرم
خدا کی ہے مخلوق بے انتہا	ہر اک علم والے سے ہے اک بڑا

قَالُوا إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ

کہنے لگے اگر اسنے چورایا ہے تو چوری کی ہے

کہا بھائیون نے کہ اسنے جواب	چورایا نہین کچھ ہے اسکا عجب

أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ

ایک اسکے بھائی نے پہلے

کہ بھائی نے اسکے جو گم ہوگیا	کچھ اسباب پہلے چورایا بھی تھا

کہا چوری کی اور یہ بھید دل مین رکھا — فقال انتم شر مکانا — کہا تم ہو بدتر مکان مین سب سے — چورایا ہے اور نہ یہ کہا کسی سے — کہا اپنے دل مین نہ ظاہر کیا — یوسف نے یہ بھید اوسسے نہ کہا — کہا یا یوسف اور تم اوسکو دل ہی مین اپنے چھپا گئے — واللہ اعلم بما تصفون — کہا تم جو چوری کی اوسنے مین تھا — چورایا ہے دین مین تم نے جسے — چورایا ہے

لیا پہلے شمعون کا دیکھہ سب — نہ نکلا کچھہ اوس مین کیا جو طلب
کیا پھیر یوسف نے ہر گز گمان — نہین یہ کہ چوری کری یہ جوان
کہا بھائیون نے کہ اب ہو سو ہو — تم اسباب ہم سب کا اب دیکھہ لو
اسے دیکھنا چاہیے اب ضرور — کہ کلفت ہمارے دلون کی ہو دور
ہر اک کی غرض بار دیکھے تمام — کسی مین نہ نکلا ہوا گم جو جام
رہا بار یامین کا دیکھنا — کہا سب نے چھوڑو یہ کیا دیکھنا
وہ اون دس کے اسباب مین یون نہین — پھر اس پاس کب ہووے ہے یہ یقین
کہا سب نے تفتیش اسکی کرو — ہمین مفت مین تم نہ الزام دو
کہا پھیر یوسف نے کیا ہے ضرور — ہوا شک مرے دل کا اس وقت دور
کہا گر نہ اسباب دیکھو تمام — کریگا یہ فخر اپنا ہمپر حرام
دیا حکم اسباب یامین کا — کہ دیکھو بھلا اسمین نکلا ہے کیا
جو دیکھا پیالہ ہے اس مین دھرا — کہا سب نے یوسف کو پھر جلد آ

ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ
پیچھے وہ باسن نکالا خرجی سے اپنے بھائی کی

کہ اسباب یامین جو دیکھا تمام — تو نکلا اوسی مین جو تھا گم وہ جام
نکالا پھر اوسکو اس اسباب سے — جو برتن کہ یوسف کو بھائی کے تھے
گیا جی نکل سیکا سنی کے ساتھہ — لگے مارنے ساری چھاتی پہ ہاتھہ

کہا اسلیے یہ کہ پونجی جو تھی
اوسی طرح سے شاہ کو پھیر دی
اور اسباب مین شاہ نے تھی رکھی
خیانت ذرا اوسمین ہرگز نکی

قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ۝

بولے پھر کیا سزا ہے اسکی اگر تم جھوٹے ہو

کہا اون سے پھر شہ کے لوگون نے آ
اگر سارے تم اسمین جھوٹے ہوے
بتاؤ کہ کیا چور کی ہے سزا
سزا اسکی کیا پھیر تمکو ملے

قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ

کہنے لگے اسکی سزا یہ کہ جسکے بوجھ مین پاوے جاوے اوسکے بدلے مین

کہا جسکے اسباب مین جام ہو
اوسے اپنا کر لیجیو تم غلام
رہی ہے عوض اوسکی ہمسے سنو
کہ آیندہ ایسا کرے پھر نہ کام

یہ تھی اوس زمانے مین اک رسم عام
کہ کرتے تھے وان چوٹٹے کو غلام

ہمین حکم ہے جانہ کو کاٹ لین
اونھین حکم سے عبد اپنا کرین

كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ

ہم بھی سزا دیتے ہین گنہگارون کو ف ۱

اسی طرح ہم ظالمون کو سزا
یہی شرع یعقوب مین حکم تھا
دیا کرتے ہین بوجھ لو تم ذرا
کہ جسپر وہ ثابت ہو چوری ذرا

برس روز تک چور ہووے غلام
کرے اپنے مولی کی خدمت تمام

ف ۱ حضرت یعقوب کے دین مین تھا کہ چور غلام ہووے ایک برس تک کا موضح القرآن

وہ ضامن ہوا مثل کا یہ نشان
کہ جو کوئی کرتا تھا چوری وہان
اونھون نے بھی حکم جاری کیا
دلونکو یہ رویہ تھا یہ مصر کا

بلاتے وہ چوری کے جسکے تھے جنس
ہوئی دل مین یوسف کی بہت ہوس
بڑی دل مین ہر اک کے دہشت ہوئی
کیا انکو یوسف نے اتنا کرم
کیا تھا جسے بہت سا بہ
شکم سیر کھانا کھلایا انھین
برابر بھی اپنے بٹھایا انھین
پھر اسباب سے تھا بھرا
اس احسان کا خوب بدلا دیا

تفسیر سورہ یوسف منظوم

وہ اسباب یامین مین جاؤ دھرو | اسیکو خبر اوسکی ہرگز نہو

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ

پھر جب تیار کر دیا اونکو اسباب اونکا رکھدیا پینیکا باسن بوجھہ مرا نیچھا

کیا جبکہ تیار ساماں سب | دیا اونکو کرتے تھے جو کچھہ طلب
تھا جس جا پہ اسباب یامین کا | رکھا اوس مین پانی کے برتن کو جا
کہے ابن عباس نے یہ کلام | زبرجد کا تھا وہ پیالہ تمام
روایت ہی تھا سرخ یاقوت کا | وہ یوسف کی پانیکر پینے کا تھا
عزیز اوسکو رکھتا تھا ہر دم عزیز | عزیز اوس سے زیادہ نتھی کوئی چیز
اسی واسطے کیل اوسکو کہا | عوض اوسکے بھائیکو اوسنے لیا
ہوے مصر سے جبکہ آکے روان | کہا اک مصاحب کو ہو تو دوان
کئی سو تولے ساتھ اپنے سوار | دیا تجھکو اس بات کا اختیار
یہ جاتا ہے جو قافلہ شام کا | انھین گھیر کر پھر مرے پاس لا
کہ پینے کا برتن مرے لے گئے | یہ سب مجھکو آکر دغا دی گیے
نکل آوے جس پاس پیالہ مرا | وہ ہے چور ہرگز نہین سے بچا
ہوا حکم سنکر یہ جلدی سوار | دیا سبکو اونٹون سے اونکے اوتار

ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ

پھر پکارا پکارنے والا اے قافلہ والو تم مقرر چور ہو

قالوا وأقبلوا عليهم ماذا تفقدون

کہا سانھ ہوکر اونکی طرف کیا نہین ہے تمپاس

قالوا نفقد صواع الملك

بولے ہم نہین پاتے بادشاہ کا پیمانہ

ولمن جاء به حمل بعير وأنا به زعيم

اور جو کوئی لاوے اوسکو ایک بوجھ اونٹ کا اور مین اوسکا ضامن ہون

قالوا تالله لقد علمتم ما جئنا لنفسد في الأرض وما كنا سارقين

کہنے لگے قسم اللہ کی تمکو معلوم ہی ہم تمپاس آئے ہین کہ فساد کرین ملک مین اور نہین ہم کبھی چور

فما جزاؤه إن كنتم كاذبين

کہا سو کیا ہے اوسکا بدلہ اگر تم جھوٹے نکلے

قالوا جزاؤه من وجد في رحله فهو جزاؤه

بولے ہم نہین جانتے ہین پاوے بادشاہ کا پیمانہ اوسکے کجاوے مین پھر وہی ہے بدلہ اوسکا

كذلك نجزي الظالمين

ہم بدلہ دیتے ہین ظالمون کو

فبدأ بأوعيتهم قبل وعاء أخيه ثم استخرجها من وعاء أخيه

پھر شروع کیا اونکے بورون سے پہلے بورے بھائی یوسف کے پھر نکالا اوسکو بورے بھائی یوسف کے

كذلك كدنا ليوسف

یہ تدبیر کی ہم نے یوسف کے واسطے

ما كان ليأخذ أخاه في دين الملك

نہ تھا کہ پکڑے اوسکو بھائی اوسکا بادشاہ کے دین مین

إلا أن يشاء الله

مگر یہ کہ چاہے اللہ

نرفع درجات من نشاء

ہم درجے بلند کرتے ہین جسکے چاہتے ہین

وفوق كل ذي علم عليم

اور اوپر ہر علم والے کے ہی علم والا

قالوا إن يسرق فقد سرق أخ له من قبل

بولے اگر چوری کرے تو چوری کرے ہے اوسکا بھائی اوسکا پہلے سے

فأسرها يوسف في نفسه ولم يبدها لهم

پھر چھپا رکھی یہ بات یوسف نے اپنے جی مین اور نہین ظاہر کی اونپر

قال أنتم شر مكانا

کہا تم بدتر ہو جگہ کے اعتبار سے

والله أعلم بما تصفون

اور اللہ خوب جانتا ہے جو تم بناتے ہو

قال معاذ الله أن نأخذ إلا من وجدنا متاعنا عنده إنا إذا لظالمون

کہا پناہ ہے اللہ کی کہ پکڑین ہم مگر اوسکو کہ پایا ہے ہمنے اپنا مال اوسکے پاس بیشک ہم اوسوقت ظالم ہونگے

فلما استيأسوا منه خلصوا نجيا

پھر جب ناامید ہوے اوسسے الگ جا کر صلاح کرنے لگے

قال كبيرهم ألم تعلموا أن أباكم قد أخذ عليكم موثقا من الله

کہا اونمین بڑے نے کیا نہین جانتے تم کہ تمہارے باپ نے لی ہے تمسے قسم اللہ کی

ومن قبل ما فرطتم في يوسف

اور اگلے تم قصور کر چکے ہو یوسف کے بارے مین

فلن أبرح الأرض حتى يأذن لي أبي أو يحكم الله لي

پھر نہین جاتا مین اس ملک سے جب تک رخصت نہ دے مجھکو باپ میرا یا حکم کرے مجھکو اللہ

وهو خير الحاكمين

اور وہ بہتر ہے سب حاکمون سے

ارجعوا إلى أبيكم فقولوا يا أبانا إن ابنك سرق

تم پھر جاؤ اپنے باپ کے پاس اور کہو اے باپ ہمارے بیشک بیٹا تیرا چوری کر گیا

وما شهدنا إلا بما علمنا

اور ہم نے تو گواہی دی اوسی بات کی جو ہمکو معلوم تھی

وما كنا للغيب حافظين

اور ہم نہین تھے غیب کی نگہبانی کرنیوالے

واسأل القرية التي كنا فيها والعير التي أقبلنا فيها

اور پوچھہ لے اوس بستی سے جسمین ہم تھے اور اوس قافلہ سے جسمین ہم آئے

وإنا لصادقون

اور بیشک ہم سچے ہین

قال بل سولت لكم أنفسكم أمرا فصبر جميل

کہا بلکہ بنا لی ہے تمنے اپنے جی سے ایک بات پس صبر بہتر ہے

عسى الله أن يأتيني بهم جميعا

امید ہے کہ اللہ لا ملاوے مجھکو اونسب کو ایک ساتھ

إنه هو العليم الحكيم

بیشک وہی ہے جاننے والا حکمت والا

وتولى عنهم وقال يا أسفى على يوسف

اور منہ پھیرا اونسے اور کہا ہاے افسوس میرا یوسف پر

وابيضت عيناه من الحزن فهو كظيم

اور سفید ہوگئین آنکھین اوسکی غم سے پس وہ غصہ کھا رہا ہے

قالوا تالله تفتأ تذكر يوسف حتى تكون حرضا أو تكون من الهالكين

بولے قسم اللہ کی تو یوسف کی یاد سے باز نہ آویگا یہان تک کہ ہو جاوے بیمار یا ہو جاوے مرنیوالون مین

قال إنما أشكو بثي وحزني إلى الله

کہا مین تو شکایت کرتا ہون اپنی بیقراری اور غم کی اللہ سے

وأعلم من الله ما لا تعلمون

اور جانتا ہون اللہ سے جو تم نہین جانتے

يا بني اذهبوا فتحسسوا من يوسف وأخيه

اے بیٹو جاؤ ڈھونڈو یوسف کو اور اوسکے بھائی کو

ولا تيأسوا من روح الله

اور ناامید نہ ہو اللہ کی رحمت سے

إنه لا ييأس من روح الله

بیشک ناامید نہین ہوتے اللہ کی رحمت سے

إلا القوم الكافرون

مگر کافر لوگ

فلما دخلوا عليه قالوا يا أيها العزيز مسنا وأهلنا الضر

پھر جب پہنچے اوسکے پاس کہا اے عزیز ہمکو اور ہمارے گھر والون کو تکلیف پہنچی ہے

وجئنا ببضاعة مزجاة

اور ہم لائے ہین پونجی نکمی سی

فأوف لنا الكيل

پس پورا دے ہمکو غلہ

وتصدق علينا

اور خیرات کر ہمپر

إن الله يجزي المتصدقين

بیشک اللہ بدلہ دیتا ہے خیرات کرنیوالون کو

قال هل علمتم ما فعلتم بيوسف وأخيه إذ أنتم جاهلون

کہا تم جانتے ہو جو کیا تمنے یوسف کے ساتھ اور اوسکے بھائی کے جب تم بیخبر تھے

قالوا أإنك لأنت يوسف

بولے کیا تو ہی یوسف ہے

قال أنا يوسف وهذا أخي

کہا مین ہون یوسف اور یہ ہے بھائی میرا

قد من الله علينا

اللہ نے احسان کیا ہمپر

إنه من يتق ويصبر فإن الله لا يضيع أجر المحسنين

بیشک جو کوئی پرہیزگاری کرے اور صبر کرے تو اللہ ضائع نہین کرتا بدلہ نیکوکارون کا

قالوا تالله لقد آثرك الله علينا

بولے قسم اللہ کی تجھکو اللہ نے ہمپر بڑائی دی

وإن كنا لخاطئين

اور بیشک ہم تھے خطاکار

قال لا تثريب عليكم اليوم يغفر الله لكم

کہا نہین ملامت تمپر آج بخشے اللہ تمکو

وهو أرحم الراحمين

اور وہ ہے سب مہربانون سے مہربان

اذهبوا بقميصي هذا فألقوه على وجه أبي يأت بصيرا

لے جاؤ میرا کرتہ یہ پس ڈالو اوسکو منہ پر میرے باپ کے آوے بینا ہو کر

وأتوني بأهلكم أجمعين

اور لے آؤ میرے پاس اپنے سب گھر والون کو

ولما فصلت العير قال أبوهم إني لأجد ريح يوسف

اور جب جدا ہوا قافلہ کہا اونکے باپ نے بیشک مین پاتا ہون خوشبو یوسف کی

لولا أن تفندون

اگر یہ نہ کہو کہ بڑھاپے مین بہک گیا ہے

قالوا تالله إنك لفي ضلالك القديم

بولے قسم اللہ کی تو اپنی پرانی بہک مین ہے

فلما أن جاء البشير ألقاه على وجهه فارتد بصيرا

پھر جب پہنچا خوشخبری دینیوالا ڈالا اوسکو اوسکے منہ پر پھر ہو گیا بینا

قال ألم أقل لكم إني أعلم من الله ما لا تعلمون

کہا مین نے تمسے نہ کہا تھا کہ مین جانتا ہون اللہ سے جو تم نہین جانتے

قالوا يا أبانا استغفر لنا ذنوبنا إنا كنا خاطئين

بولے اے باپ ہمارے بخشوا ہمارے گناہ ہمارے بیشک ہم تھے خطاکار

قال سوف أستغفر لكم ربي

کہا بیشک مانگونگا تمہارے واسطے اپنے رب سے

إنه هو الغفور الرحيم

بیشک وہی ہے بخشنیوالا مہربان

فلما دخلوا على يوسف آوى إليه أبويه

پھر جب پہنچے یوسف کے پاس جگہ دی اوسنے اپنے پاس ماں باپ کو

وقال ادخلوا مصر إن شاء الله آمنين

اور کہا داخل ہو مصر مین اگر چاہے اللہ امن سے

ورفع أبويه على العرش

اور بٹھایا ماں باپ کو تخت پر

وخروا له سجدا

اور گر پڑے اوسکے آگے سجدہ کرتے

وقال يا أبت هذا تأويل رؤياي من قبل

اور کہا اے باپ یہ ہے تعبیر میرے خواب کی اگلے

قد جعلها ربي حقا

کر دکھایا اوسکو رب میرے نے سچ

وقد أحسن بي إذ أخرجني من السجن

اور احسان کیا مجھپر جب نکالا مجھکو قید سے

وجاء بكم من البدو من بعد أن نزغ الشيطان بيني وبين إخوتي

اور لایا تمکو گانو سے پیچھے اسکے کہ بگاڑ دیا تھا شیطان نے مجھمین اور بھائیون مین میرے

إن ربي لطيف لما يشاء

بیشک رب میرا تدبیر کرتا ہے جو چاہتا ہے

إنه هو العليم الحكيم

بیشک وہی ہے جاننے والا حکمت والا

رب قد آتيتني من الملك

اے رب تحقیق دی تو نے مجھکو سلطنت

وعلمتني من تأويل الأحاديث

اور سکھایا تو نے مجھکو تعبیر خوابون کی

فاطر السماوات والأرض

اے پیدا کرنیوالے آسمانون اور زمین کے

أنت وليي في الدنيا والآخرة

تو ہی کارساز میرا دنیا مین اور آخرت مین

توفني مسلما وألحقني بالصالحين

اٹھا مجھکو مسلمان اور ملا مجھکو نیکون سے

ذلك من أنباء الغيب نوحيه إليك

یہ خبرین ہین غیب کی بھیجتے ہین ہم تیری طرف

وما كنت لديهم إذ أجمعوا أمرهم وهم يمكرون

اور تو نہ تھا اونکے پاس جب ٹھہرایا اونہون نے اپنا کام اور وہ مکر کرتے تھے

وما أكثر الناس ولو حرصت بمؤمنين

اور اکثر لوگ اگرچہ تو چاہے ایمان لانیوالے نہین

وما تسألهم عليه من أجر إن هو إلا ذكر للعالمين

اور تو نہین مانگتا اونسے اوسپر کچھ بدلہ یہ تو نہین مگر نصیحت سارے جہان کے لیے

وكأين من آية في السماوات والأرض يمرون عليها وهم عنها معرضون

اور کتنی نشانیان ہین آسمان اور زمین مین کہ گذرتے ہین اونپر اور وہ اونسے منہ پھیرے ہین

وما يؤمن أكثرهم بالله إلا وهم مشركون

اور نہین ایمان لاتے اکثر اونکے اللہ پر مگر وہ شرک کرتے ہین

أفأمنوا أن تأتيهم غاشية من عذاب الله

کیا پس بیخوف ہوے اس سے کہ آوے اونپر کوئی آفت عذاب اللہ کی

أو تأتيهم الساعة بغتة وهم لا يشعرون

یا آوے اونپر قیامت اچانک اور وہ بیخبر ہون

قل هذه سبيلي أدعو إلى الله

کہدے یہ ہے راہ میری بلاتا ہون مین اللہ کی طرف

على بصيرة أنا ومن اتبعني

سمجھکر مین اور جو میرے ساتھ ہین

وسبحان الله

اور پاک ہے اللہ

وما أنا من المشركين

اور مین نہین شرک کرنیوالون مین سے

وما أرسلنا من قبلك إلا رجالا نوحي إليهم من أهل القرى

اور نہین بھیجے ہم نے تجھسے پہلے مگر مرد کہ بھیجتے تھے ہم اونکی طرف بستیون کے رہنیوالون مین سے

أفلم يسيروا في الأرض فينظروا كيف كان عاقبة الذين من قبلهم

کیا نہین چلے پھرے یہ لوگ زمین مین کہ دیکھتے کیسا ہوا انجام اونکا جو اونسے پہلے تھے

ولدار الآخرة خير للذين اتقوا

اور البتہ گھر آخرت کا بہتر ہے واسطے اونکے جو پرہیزگار ہوے

أفلا تعقلون

کیا پس نہین سمجھتے تم

حتى إذا استيأس الرسل وظنوا أنهم قد كذبوا

یہان تک کہ جب ناامید ہوے رسول اور سمجھے اونہون نے کہ اونسے جھوٹ کہا گیا

جاءهم نصرنا فنجي من نشاء

پہنچی اونکو مدد ہماری پس نجات دیے گئے جسکو چاہے

ولا يرد بأسنا عن القوم المجرمين

اور نہین پھرتا عذاب ہمارا گنہگار لوگون سے

لقد كان في قصصهم عبرة لأولي الألباب

البتہ ہے اونکے قصہ مین عبرت عقلمندون کے لیے

ما كان حديثا يفترى

نہین ہے یہ بات بنائی ہوئی

ولكن تصديق الذي بين يديه

لیکن سچ کر دکھانا اوسکا جو اوسکے آگے ہے

وتفصيل كل شيء

اور کھولنا ہر چیز کا

وهدى ورحمة لقوم يؤمنون

اور ہدایت اور رحمت ہے واسطے اونلوگون کے جو ایمان لاتے ہین

تمت سورة يوسف بحمد الله

تمام ہوئی سورہ یوسف اللہ کی تعریف سے

پانچ رکوع ۱۲۱ آیتین

موضح القرآن

کہا تین بیٹے کہا کیا ہے نام
کہا ایک کا نام دم ہے تو جان
کہا ذیب یہ تیسرے کا ہے نام
کہا تو نے یہ نام کیسے رکھے
تو لد مرے گھر مین جس دم ہوا
رہا تھا لہو ترے کرتے پہ جسم
جو بھڑکیا یاد آیا مجھکو ذیب
کیا یاد تجھکو مین یوسف کو یار
کہا بھائیون پاس چل اب چلین
کہا بعد چالیس برس کے ملا
کہا تجھکو رکھونگا مین اپنے پاس
سو اسکی ہے تدبیر اکین نے کی
کہ پوشیدہ غلے کے پیمانے کو
پھر اوسکی تجسس مین ہونگے تمام
جو نکلے گا تجھ پاس قصہ اس سبب
کہا جس طرح چاہے اس طرح رکھ
پھر آبھائیون پاس بیٹھا شتاب

اب احوال کہہ مجھ سے اوسکا تمام
اور اوس دوسرے کا ہے یوسف نام
اسی طرح رکھے ہین تینون کے نام
کہا جیسے یاد آئے ویسے رکھے
ترا اوس گھڑی دل پر غم ہوا
رکھا اس لیے نام اوسکا مین دم
رکھا دوسرے مین تب نام ذیب
کہا مینے اوسکو بھی یوسف پکار
ذرا چل کے اونکی خبر آج لین
تو نے مجھسے پھر اب کیون کری ہے جدا
نہو دل مین ہرگز تو اپنے اوداس
وے اس سے غمگین نہو تیرا جی
رکھونگا ترے بار مین حیلے کو
کہ کہنے کیا ہے یہ چوریکا کام
کرون بھائیونسے مین تجھکو طلب
جدا تجھ سے ہونا نہووے مگر
ہوئے دیکھکر دنگ وہ آب و تاب

قیامت مین مومن کو ایزد تعالی
اسی طرح بخشیگا حسن و جمال
کہا مین ہون یا مین عبد خدا
تو نے مین تھا ایسا وہ اوس آئینہ
کہا کہنے کو کون اوسکا نام کیا

بدل جائیگا آدمی کا یہ رنگ
کبھی دیکھکر اوسکو ہو جائین دنگ
فراغت سے سنکر نے جو کھائی رحم
تو کنعان مین احوال پوچھا بھی
کیا پھر یوسف نے یوسف کا ذکر
کیا کس نے زیادہ کی کس نے کم
کہا سگا یا مین کو سخت غم
اسی کو نہایت ہے اوس کا الم
کہا کچھ بضاعت بھی لائے ہو تم
جو سنکے کہا وہ خبر اب آئے ہو

جگہ اپنے دی پاس بامین کو | اوتارا مکان پر خوشی دل مین ہو

قَالَ اِنِّیْ اَنَا اَخُوْکَ فَلَا تَبْتَئِسْ

کہا مین ہون تیرا بھائی سو تو غمگین نہ رہ

تہا مین بڑا بھائی ہون غم نہ کھا | اب اسپر کہ جو کچھ اونھون نے کیا

بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝

ان کامون سے جو کرتے رہے ہین

جدا کر دیا مجھکو یعقوب سے | رکھا دور مجھسے تجھے جو محبوب ہے

دل اوسکا یہ کہہ درد سے بھر گیا | زبس درد سے اوسکے غش کر گیا

اسی طرح حق دور اپنا حجاب | کرے اولیاؤن سے روز حساب

وہ سب دیکھکر اوسکو غش کر رہین | اوسی طرف اپنی نظر کر رہین

وہین کتنی لاکھ اونپہ گذرین برس | نشے کا سا عالم رہے اونپہ بس

کہین اونکی حورین او خوبیش و تبار | جدا ہمسے وہ کیون ہین پروردگار

ہمین اونکے ملنے کا ہی اشتیاق | دلون مین ہمارے ہے درد فراق

کرے پھیر حق درمیان اک حجاب | کہے جاؤ گھر کی طرف تم شتاب

تمہاری ہین مشتاق حورین تمام | کرو جاکے اب کچھ تم اون سے کلام

کہین ایک لحظہ بھی دیکھا نہین | تجھے چھوڑ جاتے نہین ہم کہین

کہے تمکو لاکھون ہوئے ہین برس | جسے ایک لحظہ بتاتے ہو بس

ف ۱

اس بھائی کو یوسف حضرت
یوسف نے پاکر
سے بلایا اور
حسد کا اس سفر مین
اوسکو ہر بات پر
جھڑکتے اور
میت اب حضرت
یوسف نے
کر دی ۱۲
موضح القرآن

سراسر لباس اوسکا زربفت تھا — جڑے اوسمین یاقوت بے انتہا
اوسے دیکھکر سخت حیران ہوا — کہ اک اور اب غم کا سامان ہوا
کبھی شکل دیوار پر تھی نظر — کبھی اوسکو دیکھے تھا وہ بیخبر
تھا فرق دونون مین بھی کچھ حجاب — گویا نکلے اک شب مین دو ماہتاب
نہ زیادہ نہ کم اونمین ہو کوئی شے — گویا ایک خورشید کا نور ہے
کہا اوس سے یا مین نے کر خیال — کہ کیسا ہے تیرا یہ حسن و جمال
وہ ہے کون جس سے تو پیدا ہوا — کہ دل دیکھ کر تجھکو شیدا ہوا
کہا مین ہون یوسف کا بیٹا عزیز — وہ صدیق ہے اوسکو کرتے تمیز
کہا اس جگہ بھی ہے یوسف کا نام — کہ صدیق کہتے ہین اوسکو تمام
کہا ہے وہ یوسف نبی اللہ — نبی خدا خاصہ بارگاہ
خدا کی طرف سے بھی تحقیق ہی — خطاب اوسکا جانو کہ صدیق ہے
یہ سنکر کے یا مین بے اختیار — بہت غم سے رونے لگا زار زار
کہا اوسکو منشا نے روتا ہی کیون — کہا تجھ سے اس وقت مین کیا چھپون
کہ میرا بھی بھائی ہے یوسف بڑا — مجھے یاد آتا ہے وہ ماجرا
کہا اوسنے یوسف کا قصہ تمام — کہ تھا میرے بھائی کا یوسف ہی نام
قضا سے درندے نے کھایا اوسے — کسینے نہ اوس جا بچایا اوسے
کہا تو نہ رو تیرا بھائی ہے یان — کہا میری اب ایسی قسمت کہان

کیا تخت پر سونے کے تھا عکس نقش — کیا تھا وہ یوسف ہی کے ہاتھ کا
کیا درد و غم کو اوسی وقت بھول — کیا یاد اوسکے بھائی اوس وقت حال
کیا بیٹھا اوسکے بھائی کا بیٹا مون مین — کہا اوسنے اب بیٹھا ہون مین

کیا یاد اوسکے بھائی کا بیٹا مون مین
کہا اوسنے اب بیٹھا ہون مین
کیا یاد اوسکے بھائی کا بیٹا مون مین
کہا اوسنے اب بیٹھا ہون مین

کیا یاد اوسکے بھائی کا بیٹا مون مین
کہا اوسنے اب بیٹھا ہون مین

کہا کیا ہوا اوسکا کیا حال تھا
کہا مین نہین جانتا کیا ہوا

گئے بھائی لے اوسکو جنگل مین سب
کہا آکے ہمپر ہوا یہ غضب

کہ یوسفؑ کو بھڑیے نے آکھا لیا
اکیلے کو اس دشت مین آلیا

قمیص اوسکا لائے تھے لوہو بھرا
کہ ہے پاس میرے وہ ابتک دھرا

کہا تجھکو خواہش ہے بھائیکی گر
مین بھاتی ہون تیرا تو کچھہ غم نکر

کہا شاہ کب تجھہ سا بھائی ملے
کہ جس سے مجھے سب بھلائی ملے

کہا رو کے اوس وقت یوسف نے یون
کہ بدلے مین یوسفؑ کے بھائی ہین یون

یہ کہکر کے کھانا کیا اوسکے پاس
کہا دو کھلا دین گو مت ہوا وہ اداس

ہوئے بھائی حسرت مین اوس حال سے
ہوئے تنگ سب شاہ کے قال سے

یہ کرتے تھے آپس مین ساری کلام
کہ ہے ابن راحیل کا خوب کام

برابر سے بیٹھا تھا وہ شاہ کی
یہ دیکھو تو قدرت ہے اللہ کی

سمجھتا تھا یوسفؑ یہ اونکا کہا
وہ سُن سُن کے یا مین روتا رہا

کہا اوسکو یوسفؑ نے روتا ہی کیون
تو کھانے کو سب اپنے کھوتا ہی کیون

کہا پہلے گھر مین یہ چاہی ہے دل
کہ جاکر کے رویا کرون متصل

کہا کس لیے پھر دیا یہ جواب
کہ اندر سے دل ہوگیا ہی کباب

وہان شکل یوسفؑ کی آئی نظر
لگا بہنے آنکھون سے خون جگر

مرا اسگھڑی چاہتا ہے یہ دل
کہ وان بیٹھکر روئیے متصل

نظر بھر کے صورت کو دیکھا کرون
فراغت سے کونون رو لیا کرون

دیا حکم یوسفؑ نے اوسکو بھی جا
کہ در آکے سامنے بیٹھہ تو بھی ذرا

کیا پاس سامنے بیٹھہ تو بھی ذرا
لگے بہنے آنکھون سے آنسو بڑے

وہ رو رو کے یوسفؑ سے کہنے لگے
کہ تقصیر ہم سے ہوئی ہے بڑے

ہوا سخت بنیامین کا حال غم
فراق اسکے جب سے تھا جانے ہم

اوسی وقت یوسفؑ نے بنیامین کو
کہا آکے تنہائی مین پاس تو

کوئی دم مین جاتی ہی اب اوسکی جان
تو اس بھائی کو پھیر پاوے کہان

لو اٹھا دان سے ہم جلد یوسفؑ شتاب
گیا بیٹھہ خلوت مین با اضطراب

دلدادہ اپنے منشا کو اوس نے کہا
کہ ہم اپنے پاس اپنے جا

مقابل مین جا بیٹھو اوسکے تو
جو پوچھے تو پھیر کچھ گفتگو

جواب بولو اوس سے سوچی زبان
کہ کیون مین یوسفؑ کا بھائی ہون جان

خدا نے تجھے حکم اب یون دیا
کہ کیا مین پرہو ذرا چشم وا

کیا وان سے منشا وہ پھر پاجہان
کہ تھا جس کا اوسکے ہم کارکنان

کیا سامنے بیٹھہ چون آفتاب
نہ تھا ذرہ بھر مین کا بھی حجاب

۱۵۳

اسی گھر مین بارے بٹھانا انھین
نہوگا کہین اور جانا انھین

گئے جاکے بیٹھے وہ گھر مین تمام
ہوا بیٹھنے کا اونھین اذن عام

کہا پھر کہ حاضر ہون کھانیکو خوان
لے آئے وہ کھانا اوسی دم وہان

وہ کھانے کو کھاتے تھے بایکدگر
ادھر اپنی کہتا تھا یوسف نظر

اوٹھا سر جو روٹیل کا اوسکھڑی
نظر اوسکی اون صورتون پر پڑی

پڑے اوسکی آنکھون سے آنسو پٹک
رہا دیکھہ حیران اوسی یک بیک

کہا بھائیون نے یہ کیا حال ہے
یہ رونا نہین بلکہ جنجال ہے

کہا ہمنے جو جو کیا تھا وہ کام
سو اس گھر کی دیوار پر ہے تمام

سبھون کی نظر صورتون پر پڑی
ہوے دیکھہ سکتے مین سب اوسگھڑی

زبان سبکی اوس وقت لکنت مین تھی
سخن بولنے کی نہ طاقت رہی

جو آنکھین تھین ساون کی جھڑیان ہوئین
وہ مل کر کے موتیکی لڑیان ہوئین

اسی ڈھب سے عاصی زیادہ زعد
قیامت کو دیکھین گے اعمال بد

پڑھین گے وہ سب اپنی اپنی کتاب
کسیکو نہ آویگا اوس کا جواب

نہ اوس وقت رونا کچھہ آوے گا کام
جو کرنا ہے اس وقت کر لو تمام

کیا پھیر یوسف نے اونسے کلام
کہ لاتا مرے واسطے بھی طعام

جو آیا تو یون بھائیون سے کہا
کہ لو اب کرو نوش جان مرحبا

ہوا اوسکھڑی دل پہ ایسا ملال
حرام اونپہ تھا سب وہ کھانا حلال

یہ صفحہ یوسف مظفر کی ملکیت ہے

کوئی اوسکے لینے پہ قادر نتھا — جو یوسف ذی یامین کو تھا دیا
خدا بھی بھلا جسکو دے کوئی شخ — کوئی اوسکو لے کیا یہ مقدور ہے
کرے آکے شیطان کیسی ہی فہم — پہ مومن کا ہو سلب ایمان کب
جڑے تھے جو کنگن مین یاقوت دُر — ہراک کو دیے اونسے توڑا اور بس
ہراک کی جو قیمت کو کیجے شمار — تو قیمت کے درہم تھے دس دس ہزار
روایت ہو عباس نے یون کہا — کہ جب مصر یوسف کے قبضے مین تھا
بنایا وہان اوسنے سونیکا گھر — کہ جسکی چمک پر نہ ٹھہرے نظر
وہ تھا ناپ مین تیس گز کا تمام — اور اوتنا ہی عرض اوسکا اے نیکنام
بہت خوب تصویر یعقوب کی — ہراک اوسکے دیوار و در پر بنی
وہان بھائیون کی بھی تصویر تھی — ولے نظم کے ساتہ تھی وہ کھنچی
برہنہ چھری ہیکی شمعون کے پاس — اور ادہر کھڑا ہے وہ یوسف اداس
دیا پانی روبیل نے آکے ڈال — وہ دی ساری کتو نکو روتی نکال
یہودا کے دامن مین یوسف چھپا — بعینہ جو گذرا تھا سب ماجرا
ہراک کی اسی طور تصویر تھی — کسی بات مین کچھ نہ تقصیر تھی
دیا پھیر یوسف نے یون اذن عام — کہ اوس گھر کی ہو آج زینت تمام
بچھا فرش قالین کے سب بجا — کیا جس طرح اوس طرح سے کیا
کیا صبح نے جب گریبان چاک — ہوئی روشنی از سمک تا سماک

جو قیمت کو کچھ اوسکی کیجو شمار
تو دینار ہوتے ہین پچیس ہزار

کہا اوسکو یوسف نے لے اسکو تو
نہ غمگین ہو دل مین اپنے ٹھہرو

لیا اوسکو باہین نے اور کہا
یہ تو نے دیا اوسکو کرتی ہین کیا

کہا ہنس کے اوسکو نہ کہیو کبھو
اسے اپنے بازو پہ لے باندھو تعویذ

یہ جانا کہ کچھ اس سے واقف نہین
یہ خوبی ہے اسکی کچھ عارف نہین

کہا ساتھ میرے چلے آؤ تم
اگر بھائیون سے ملا چاہو تم

کہا اوسنے مین تھا یہی چاہتا
ملاوے مجھے بھائیون سے خدا

پھر اوس باپ سے دونون داخل ہوئے
وہ خوش ہو کے آپسمین دونون چلے

وہ لایا اوسے بھائیون تک شتاب
اوسی طرح سے منہ پہ ڈالے نقاب

جو دیکھا تو گھر پر ہے اک ازدحام
کھڑے وان پہ ہین اپنے بھائی تمام

کہا یہ ہین بھائی تو اس پاس جا
مجھے اور تجھے پھر ملاوے خدا

نگاہ رونے یا مین اور یون کہا
کہ مین تجھ سے ہرگز نہونگا جدا

جدائی سے تیری ہے اب مجھکو رنج
کسی طرح کو مین نہون آہ سنج

کہا من ہون مملوک عبد اور غلام
مجھے ہر گھڑی اپنے مولی سے کام

ارادہ کیا دل مین اللہ کا
کہ مملوک ہے اوسکی درگاہ کا

یہ کہکر کے داخل ہوا گھر مین وہ
چھپے سب سے اوس دم گیا گھر مین وہ

ملا پھر یا مین اون سب سے آ
نہایت ہی شادی و فرحت مین تھا

گئے اس طرح سے وہان دس کوس
اکیلا رہا ایک یامین بس

اکیلا تھا وہ باب پر شہر کے
نجانے تھا جاوے کدھر کیا کرے

سمجھتا تھا ہرگز نہ اون کی زبان
کہ پوچھے کسی سے پتا اور نشان

یہ یوسف کو جبریل نے دی خبر
کہ داخل ہوئے مصر مین بھائی پر

اکیلا ہے یامین ناقہ سوار
ہے سب بھائیونکا اوسی انتظار

گذرتا ہے جو کوئی اوس رہ سے جا
وہ پوچھے ہے اون سبکا اوس سے پتا

سمجھتا نہین کوئی اوسکی زبان
کہ دیوے اوسے بھائیونکا نشان

تجھے حکم کرتا ہے ایزد تعال
لباس اپنا شاہانہ تن سے نکال

سوار ایک ناقہ پر ہوکر شتاب
پہونچ جلد جاہوکے پا در رکاب

اکٹھے ہو داخل تم اک برج مین
ملا تمکو آپس مین دونونکو دین

نگار و نے یوسف وہ ہوکر اداس
اوتارا وہ سب اپنے تن سے لباس

لباس غریبانہ سے ہو درست
چلا جلد اوس جاسے چالاک و چست

ہوا ایک ناقے کے اوپر سوار
لیا منہ سے مقنعہ کو اپنے اوتار

چلا جلد پوشیدہ وانسے شتاب
کیا اپنی چادر سے منہ پر نقاب

در شہر سے جبکہ خارج ہوا
تو دیکھا کہ یامین ہے اوس جا کھڑا

کھڑا ہے وہ اوس جا پہ حیران سا
تحیر سے ہر اک کو ہے دیکھتا

گیا دوسرے در سے یوسف شتاب
چھپا اپنے چہرے کو ہو در نقاب

وہ یامین کی جانب سے آیا وہان
کھڑا انتظار ہو رہا تھا جہان

نہان ہوا اور سے ایسی طرف
کیا اوسکے پیچھے جو یوسف نے لام

قریب اوسکے جاکر کیا یہ سلام
پھر جبریل سے سب کہا ہو بیان

سنا جسکو یوسف نے رو دی بکا
کہا تم نے کیا ہو کہا ہو زبان

نہین ہون مین واقف بیگانگی زبان
نہین جانتا کوئی سمجھے جو اسکو

کہا مین سمجھتا ہون عبری زبان
نہین کون سمجھے جو ہے اہل شام

کہا پھر یوسف نے وہ آیا جواب
کہا کس طرح سے وہ آیا سلام

کہا خیر ہمارا ہوا اسکا باپ
ہماری بہت اوسنے آنکھون مین تاب

گئی برکت اوس طرح کی اوسکو کھا
ہوا جب سے وہ یوسف اوس سے جدا

اور نام اوسکا یوسف تھا اوسکا باپ
کیا بعد اوسکے یعقوب کا

کہا بعد اوسکے یہ جواب کیا حال
گیا رنج و شدت سے ہو پیر نڈھال

یہ کس کا کہا اوسنے یہ ماجرا
بتایا کہا کی سی کر کر بڑی

سنا جسکو یوسف نے رو دی بکا
کہا اپنے کو آنسو سے دھونے لگا

سو بارہ برس تھا وہ سنکا کٹن بڑھا
وہ اور وقت اک کس قیامت تھا

کہا یان تمھاری ہین دشمن تمام	نگہبان ہم سب سی ہین لاکلام
کہا آدمی سے جو رکھتے ہین کین	کچھ اہل فلک ہین کچھ اہل زمین
بچاؤ گے تم مجھکو کس سے کہو	کہا سب نے اوس وقت حیران ہو
فلک کی حراست کرین کیونکہ ہم	ہمارا ہے اوس جا پہ مقدور کم
کہا پھر علی نے سنو یہ کلام	مین کہتا ہون تم سب سی ای خاص عام
بلا جو زمین پر کبھی آتی ہے	تو بھی فلک پر ہی سی جاتی ہے
فلک سے نہ رکھا جو تم نے بچا	زمین کی حراست سے ہوتا ہی کیا
خدا کی طرف سے فرشتے ہین دو	بلا کو اوٹھاتے ہین ہر وقت دو
قضا جبکہ آتی ہی ہوتے ہین دور	نہین اونکا بس چلتا اوسکے حضور

رجوع بقصہ

کہا پھر یعقوب نے یہ کلام	علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السّلام

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝

اوسی پر مجھکو بھروسا اور اوسی پر بھروسا چاہیے بھروسا کرنیوالونکو

اوسی پر توکل کیا مین نے اب	کرین یہ جو صاحب توکل ہین سب

وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ

اور جب داخل ہوئے جہان سے کہا تھا اونکے باپ نے کچھ نہ بچا سکتا تھا اونکو اللہ کی کسی چیز سے

ہوئے جبکہ داخل وہ جا مصر مین +	کہا جسطرح باپ نے تھا اونھین

ف

یہ قول کنعان کا جا بجا دنیا
کی بیوفائی کی طرف اشارہ ہے
اور اوسکا جا بجا کرنا غلط نہین
اور اوسے ۱۲

سورہ یوسف منظوم

ف

یہ قول یعقوب کا تھا
اگر چہ وہ بیٹون کے
ساتھ نہین گیا تھا
اور اوسکا دل بیٹون
کی طرف سی آئی تھی
اور اسلیے اوسکا
دونون بیٹون سے
ملنا ضرور ہوا

ف

یہ قول یعقوب کا تھا
اگر چہ وہ بیٹون کے
ساتھ نہین گیا تھا
اور اوسکا دل بیٹون
کی طرف سی آئی تھی
اور اسلیے اوسکا
دونون بیٹون سے
ملنا ضرور ہوا

معنی القرآن

ف

ایک ہی دروازہ سے
داخل ہونے کا
حکم اسلیے دیا
کہ وہ سب ایک
ساتھ ہین اور
ایک ہی قافلہ
کے ہین

ف

اوسکا یہ کہنا
کہ اللہ کی کسی
چیز سے تمکو
نہین بچا سکتا
اوسکا یہ مطلب
نہین کہ اللہ
کی تقدیر کو
ٹال سکتا تھا
بلکہ یہ مطلب
ہے کہ اللہ
کی تقدیر کو
ٹالنا اوسکے
اختیار مین
نہین تھا
اور وہ جو کچھ
مقدر تھا وہ
بہت علم و دانش
کے سبب
یقین اور ادب
سے بولا
اور اوسے
اوسی پر
توکل کرنا
چاہیے
اور اوسکے
توکل کرنیوالے
ایسی ہی
باتین کہتے
ہین

ف

اوسکا یہ کہنا
کہ اللہ کی کسی
چیز سے تمکو
نہین بچا سکتا
اوسکا یہ مطلب
نہین کہ اللہ
کی تقدیر کو
ٹال سکتا تھا
بلکہ یہ مطلب
ہے کہ اللہ
کی تقدیر کو
ٹالنا اوسکے
اختیار مین
نہین تھا
اور وہ جو کچھ
مقدر تھا وہ
بہت علم و دانش
کے سبب
یقین اور ادب
سے بولا
اور اوسے
اوسی پر
توکل کرنا
چاہیے
اور اوسکے
توکل کرنیوالے
ایسی ہی
باتین کہتے
ہین

کہا پھر کہ لکھہ دو مجھے ایک خط — کہ اس کام کو تم کرو اس نمط
لکھا سب نے کاغذ مین یہ بات ہی — کیا عہد جو ہمنے سب راست ہے
خدا اسکا ہے اور ملائک گواہ — براہیم و اسحاق سب بے اشتباہ
کیا درج نامے مین اون سبکا نام — یہود اہوا او نکا ضامن تمام

فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ

پھر جب دے یا اوسکو عہد سب نے بولا اوسکا اللہ گواہ ہی جو باتین ہم کہتے ہین

دیا باپ کو جب کہ عہد اور قسم — کہا پھر یہ یعقوب نے کیا ہے غم
جو کہتے ہین ہم اسکا ہی حق وکیل — نہین اور درکار ہمکو کفیل
چلے مصر کو پھر وہ تیار ہو — لیا اپنے ہمراہ یامین کو
چلے ساتھہ یعقوب بھی چند کام — کہ اپنی وصیت کرے وہ تمام

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ

اور کہا اے بیٹو نہ داخل ہو جیو ایک دروازے سے پیٹھو کئی دروازے سے جدا جدا

کہا میرے بیٹو نصیحت سنو — تم اک در سے داخل اکٹھے نہو
ہر اک ہو وے داخل جدے باب سے — بہت خوب جانا ہی ابواب سے
سنا مینے ہین مصر کے پانچ باب — ہے ہر باب سے تمکو جانا ثواب
سنو اسکو یعقوب نے انکو ئیون — کہا ایک در سے وہ داخل نہون
سبب یہ کہ انکو نہ لگ جا نظر — کہ تھے سب حسین اور بہت خوبتر

فا
ظاہر کا اسباب
بجی پختہ کرکے
اور بھروسہ
اللہ پر رکھنا بھی
چاہیے ہر کسی کو
موضح القرآن

سورہ یوسف منظوم

اور تر نابان ہر طرح کا ہے در
لکھا ایک پتھر پہ آیا نظر
کہ بیٹھا ہے اک شخص تیم پہ یار
کیا وہم نے تجھکو بھی ایک دن شکار
قضا گر نہین تجھی تری اس گھڑی
تو پھر موت آدمی کی کیسے ٹری
اگرچہ نہین گھر کی کچھ شے بنی
نہ ہے حق مین ہے قلعہ آہنی

اگر اس مکان پر ہے تیری قضا
تو اوسی کی اس مین نہین ہے شفا
خدا پر توکل کر تجھ بس ہے یار
کسی سے نہ ڈر اس سوا زینہار
روایت ہے اک شب کسی نادار
علی مرتضے کے گھر آیا ہوا پاسدار
علی اسنے اسکو نہین یاس نکل
کہا کون ہے تو ہوا کیا خلل
کہا

امین جیسے یوسف پہ پہلے کیا	کرون اب امین تمکو یامین کا
اسی طرح یوسف کو کہتے تھے تم	سو یوسف ہوا ہاتھ سے میرے گم

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

سو اللہ بہتر ہی نگہبان اور وہ ہی سب مہربان سے مہربان

خدا تم سے بہتر نگہبان ہے	رحیمون سے زیادہ وہ رحمن ہے
کہا کعب احبار نے جب کہا	یہ یعقوب سے حق نے دی یہ ندا
جلال اور عزت کی اپنی قسم	ملاؤن مین دونون کو تجھسے بہم

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ۖ قَالُوْا

اور جب کھولی اپنی چیز بست پائی اپنی پونجی پھیر آئے اونکی طرف بولے

يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ۖ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا

اے باپ وہی جو ہم مانگتے ہین یہ پونجی ہماری پھیری ہے ہمکو

جب اسباب سب اپنا کھولا تبھی	وہ پونجی نظر آئی اونکو پھری
کہا سب نے اے باپ تک کیجو غور	نہین مانگتے تجھسے کچھ چیز اور
یہ پونجی ہماری ہمین دی پھرا	بھلا ہمکو تو اور کہتا ہے کیا
مراد اس سے ہے رہت کہتے ہین ہم	کہ ہے شاہ کا ہمپہ غالب کرم
دیا پاس سے ہمکو اپنے طعام	دیے پھیر ہمکو وہ جتنے تھے دام

وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ

اور رسد لاوین ہم اپنے گھر اور خبرداری کرین اپنے بھائی کی اور زیادہ لیوین

فرشتے نے اوس جا پہ اس وقت آ — وہ ابلیس اور لشکر ابلیس کا
اوٹھا سب کو بازو پہ اپنے لیا — جبل قاف مین پھینک اوسکو دیا
کہا پھر اولاد یعقوب کو — کہ جلدی تم اب اس مکان سے چلو
کہا کس نے ہمکو ابھی کی ندا — کہا یہ تھا ابلیس کا قافلا
کیا شکر اللہ کا سب نے مل — بچے اس سے خوش ہو گیا اونکا دل
کیا پھر فرشتے نے اونسی کلام — کہ سمجھو ذرا یہ نصیحت ہے عام
کہین پھر بھی شیطان کو تابع نہو — ذرا اس سے ہر وقت بچتے رہو
جب آتے اکٹھی وہ سب باپ پاس — دیا بوسہ تب اوسکے پھر آس پاس
کیا باپ کو پھر تہ کر سلام — جو پوچھا تو کرنے لگے یہ کلام
کہا باپ سے کیا کہین ہم عزیز — نہایت ہی دانا ہے اور باتمیز
نہین ایسا حاکم ہے دیکھا کہین — جہان مین کوئی ایسا عالم نہین
خدا کا بہت اوسکے دلمین ہے ڈر — رکھے ہے غریبون پہ اپنی نظر
ہمین پھر وہ سمجھا کہ جاسوس ہین — مرا حال اور ون سے جاکر کہین
ہمین قتل کرتا ولیکن تری — مفصل خبر ہمنے اوسکو جو دی
کہا ہمنے یوسف کا قصہ تمام — نہ لایا یقین ہمپہ وہ نیکنام
کیا اوسنے یامین کو پھر طلب — وہ یوسف کے قصے کو پوچھیگا سب
کہا باپ نے اوسکا ہے دین کیا — کہا اوسکا ہے دین اسلام کا

ارادہ سے اپنا ممنون احسان کرین
اوسے اپنا مسجود الی آخرہ
فلما دخلوا علی یوسف آوی الیہ ابویہ وقال ادخلوا مصر
بالا آبا نا ضمنا الکیل وانا لہ لحافظون
آسے باپ بند ہوتی ہے کہ جو کی
سوجھ ہماری ساتھ بھائی ہمارا کہ جو کی
لادین اور ہم اوسکے نگہبان ہین
جب آئے وہ پھر کہکے سب باپ پاس
کہا سب نے قوتی ہماری تو اتنی
جو بھائی کو پیچھے سے ہم سب کے ساتھ
تو غلے کا پاتے ہیں آدھا کا ہاتھ
یہ تحقیق ہم سب نگہبان ہین
کیا یامین سے ہم دوستہ و اخوان ہین
قال ھل امنکم علی اخیہ من قبل
کہا مین اعتبار کرون تمہارا ایسا
کہا اوسنے یا مین کو پھر طلب
اوس کے بھائی پہ جیسا اعتبار کیا تھا
کیا کیا کون تمکو ایسا امین
کیا اوسکے بھائی پہ جیسا امین

رکھو جتنا احسان کم ہو ثواب | قیامت کے ہوویگا اسکا حساب

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ

پھر اگر اوسکو نہ لائی میرے پاس تو بھرتی نہین تمکو میرے نزدیک اور میرے پاس آؤ

اگر تم نہ لاؤگے اوسکو یہان | تو پھر نا پ مجھہ پاس تمکو کہان

نہ آنا مرے شہر مین پھیر تم | یہ جانو کہ غلہ ہوا تم سے گم

قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ

بولے ہم خواہش کرین گے اوسکی باپ سے اور البتہ ہمکو کرنا

کہا باپ سے ہم کرین گے طلب | کہ بھیجے اوسے روینگے بھائی سب

کرینگے ہم اس کام کو بالضرور | نہ آویگا اس بات مین کچھہ قصور

دیا غلہ ہر اک کو بھر بھر وسق | کہ تھا اپنے بھائی کا اوسکو قلق

وَقَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ

اور کہدیا خدمتگارونکو اپنے کہ دوان کی پونجی انکے بوجھون مین

کہا پھر غلامون کو اپنے تمام | کہ اس قافلے کے جو کھولے ہین دام

سوا اسطے پھیر دوان کو اب | رکھو انکے اسباب مین جاکے سب

سببت کہ جانین یہ بھائی تمام | کہ کھانا دیا اور دیے پھیر دام

یہ جانین کہ ہے یہ سخی اور کریم | پھر آجلد اوس جا پہ ہووین مقیم

سبب اور تھا یہ کہ بار دگر | وہ ہٹ کر کے شاید کہ آوین ادھر

تفسیر سورہ یوسف منجانب حضرت لالہ رنچھوڑ داس صاحب

بنی نے کہا جن کو ہی وقت شب | ترین صحبت صالحان اختیار

بنی کی خبر سنکے ہمین ہے خبر | کہ صحبت مین الب شر ہووے تو اثر

روایت ہے یہ قافلہ جب چلا | اوسمین رہ مین ابلیس آکر ملا

کہا اوسنے کہ یوسف کا تو | کیا یہ ارادہ کہ بیچی دھب دو

کیا اوسنے سب قوم کو اپنی جمع | کہ ہمکو اوسکے دل سے کرے تم بیدخل

وہ ابا ہے بنکا بہت ضعیف | کہ ہمکو اوسکے ساتھ ہے بہت لطف

چھپا جاہ مین اوسکو لاوین نکال | کہا اوسنے کہ ہمکو ہے یہ خیال

کہا پھر شمعون نے کہ ہم جائینگے | کہ ہمکو ہے اوسکی خاطر عزیز

کہا اوسنے کہ ہم بھی ہین ساتھ مین

کہا جبکہ آتی ہے اے شہ قضا — نہین بنتی قوت کرے اسمین کیا
گیے اوسکو لیکر کے جنگل مین ہم — مُوا وہ ہمارے نہ باقی تھے دم
بہت اوس سے الفت تھی یعقوب کو — کسی باپ کو ایسی الفت نہو
کہا اوسکے پیچھے ہے کیا اوسکا حال — کہا اوسکے بھائی سب اب ہی خیال
اب اوسکی وہ رکھتا ہی الفت تمام — وہ پہلے سے چھوٹا ہی یا مین نام
کہا باپ کو تم کہو ہو فقیر — عبادت مین حق کی ہوا ہی وہ پیر
بزرگون کی الفت سی ہی یہ تو دور — کسی کی کرین دوستی مین قصور
وہ رکھتا ہی چھوٹی سی الفت تمام — بڑون سی نہین کچھ بھی الفت کا نام
کہا اوسکو دیکھو اگر تو عزیز — نجانی تو بہتر کوئی اوس سے چیز
بہت دوست رکھتے تھے ہم باپ کو — ولے کیا کہین اسگھڑی آپ کو
مگر جو ہوا اوسنے دیکھا تھا خواب — اوسی دن سے ہم ہوگئے سب خراب
کہا خواب کیا تھا بیان تو کرو — کہا اوسنے دیکھا کہ وہ شاہ ہو
بڑے بھائی ہم سب ہون اوسکے غلام — ہمارا ریاست مین کچھ ہو نہ کام
کہا وہ ہوا بادشہ یا نہین — کہا اوسکا احوال کھلتا نہین
ہوا ملک دنیا نہ اوسکو نصیب — وہ دنیا مین بیکس رہا اور غریب
سبب یہ کہ بھڑکیا اوسے کھا گیا — مگر ملک جنت کا اوسکو ملا
کہا پھر یہ شہ نے تمہارا کلام — نہین اوسکو اصلا کہین انتظام

کلام اوس سے کرنے لگے بار بار
پھر اگر تم سے اس جا ہو حاضر ہو
جو باقی ہو جا کے لاؤ اوسے
تمہاری خبر اوس سے پوچھونگا سب
کہا جھوٹ ہے تم نے کہا یا سچ
اور جب تیار کر دیا سب کو بھائی نے
باپ کی طرف سے
دیا جھر جھر اونکی پونجی کو لین
اور اونکو طعام اوسنے بدلون دین
دیا بار بیرو اسنے سب کو بھرا
کہا جاؤ بھائی کو لاؤ اوسکے
کیا جب کہ تیار اون کے لیے
سفر کے سب اسباب اونکو دیے
کہا لاؤ بھائی کو تم آپ سے
تمہارے کہ جو پیدا ہوا باپ سے
اگر تم نہین دیکھتے ہو کہین پوری
وانا خیر المنزلین ۵

سورہ یوسف منظوم

بھلا کیا نہین دیکھتے تم کہ مین
بھرونگا کہے دیتا ہون ناپ بار
تواضع بہت میہمان کی کرون
مخالف کا منھ پر نہ لایا وہ ذکر
کسی عاقبت کی اوسے اپنی فکر
رکھو

بھائی یوسف کا مالا اوسکو
بھائی حضرت یوسف کے
بنیامین نام اوسکا تھا

کہا ابن عباس نے تھا یہ حال — کہ یوسف پہ گذری تھی چالیس سال
ملے تھے جو اتنے برس سے اوسے — نہ تھے اونکو اصلا وہ پہچانتے
کیا اوسنے چادر کو منہ پر حجاب — تلے ابر کے تھا وہ جون آفتاب
سبب اسکی پہچان کم ہو گئی — خبر اونکو یوسف کی اصلا نتھی
ملے جب کہ بھائی کیا یہ سوال — کہ ہر اک کہو مجھسے تم اپنا حال
کدھر سے تم آئے کہو کیا ہی نام — کہا سب نے ہم سادی ہین اہل شام
کہا کس لیے آئے ہو تم یہان — کہا ملک مین ناج ہی بس گران
یہان آکے ملتا ہی سبکو طعام — ہم اسواسطے آئے ای نیکنام
کہا جھوٹھ جاسوس یا چور ہو — جو جھوٹھے ہو کیا دون سزا اب تمھو
مرے ملک پر کی ہی تمنے نظر — کہین جاکے دوگے تم اسکی خبر
کہا سب نے اوسوقت سن ای عزیز — سوا سچ کے بہتر نہین کوئی چیز
نہین ہم ہین جاسوس اور ہم نہ چور — کہے جو کہ چاہے خداوند زور
ہمین دیکھ لے سبکو ہم سب ہین دس — ہین بی بس نہین کوئی رکھتے ہین بس
کہا اک تمھارا ہے سو کے مثال — تمھین زور پر اپنے آیا خیال
ہزار آدمی کے برابر ہو دس — نہین تمکو کہتا ہین کچھ اور بس
مگر مجھسے احوال اپنا کہو — بتاؤ مجھے راست تم کون ہو
کہا ایک کی ساری اولاد ہین — ولے فقر و فاقے سے برباد ہین

لگے کہنے آپس مین یہ بادشاہ — رکھی اوسنے حرمت ہماری نگاہ
بہت آتے ہین اوسکے در پر غریب — ولیکن ہمارے بڑے ہین نصیب
کسی کی نہین اسنے تعظیم کی — کسی کی نہین اسنے تکریم کی
ولیکن ہمین اس مین ہے اور ڈر — کہ شہ کی نہو ہم پہ بے ڈھب نظر
یہ سمجھے کہ ہین سارے یہ مالدار — اگر انکا ہونگا مین خدمتگزار
یہ سب اپنی پونجی کو دینگے مجھے — کہ کھانا گران تھا ثمن ہمسے لے
کہا اوسنے سنکر یہ شمعون سے — کہ نام اسنے آبا کے ہمسے سنے
سبب اونکی تجھپر یہ اکرام ہے — یہان ور نہ درہم نہ کچھہ دام ہے
کہا دوسرے نے یہ شکلین تمام — ہماری ہین خوش وضع اور لعل فام
نہین ایسی صورت کا اس شہر مین — جو ڈھونڈھی تو پاوی نہین دہر مین
یہی ہے سبب اسنے اکرام کا — ہے گورا بہت قافلہ شام کا
کہا تیسرے نے کہ ہم ہین فقیر — نہایت ہی آنکھو نمین شہ کے حقیر
کیا رحم ہمپر سمجھکر نحیف — کہ ہین فقر و فاقے سے ہم سب ضعیف
یہ سنکر کے رونے لگا زار زار — ہوا قلب یوسف کا بس بیقرار
زلیخا سے یوسف کو تھے دو ولد — لطافت نظافت مین زیادہ زحد
فراہیم تھا اون مین چھوٹے کا نام — تھی منشا مسمے بڑے لا کلام
کہا اوسنے منشا کو رکھہ سر پہ تاج — زری کا تو اک پٹکا لے مجھسے آج

ہوئے در پہ آ مصر کے وہ کھڑے
فقیر اور محتاج سب سخت تھے

سمجھتے نہ تھے وہ کسی کا کلام
کہ قبطی تھی سب مصر کی خلق عام

زبان اونکی عبری تھی اسواسطے
سمجھتے نہ تھے کوئی کچھ بھی کہے

جھروکے سے کرتا تھا یوسف نظر
یہ سمجھا کہ میرے ہین بھائی مگر

ولے قدرت پاک بیچون ہے
نہ سمجھا یہود اکو شمعون سے

کہا آکے جبریل نے حال تام
لیا آگے یوسف سے ہر اک کا نام

دیا حکم یوسف نے خباز کو
کہ کھانا بہت جلد تیار ہو

کہا ہے یہ جو قافلہ شام کا
انھین میرے گھر مین تو جا کر بٹھا

اوترنے کی ہے جو غریبونکی جا
کوئی اون مین سے ہرگز اوس جا بجا

مرے آگے جس طرح لاتی ہو خوان
اسی طرح دینا اونھین بیگمان

نہایت ہی حرمت سے لانا اونھین
بہت خوب کھانا کھلانا اونھین

یہ کی عرض اوسنے کہ اے شاہ دین
ہوا حکم جس طرح ہوگا وہین

ولیکن یہ ہے عرض لیکر کے مال
بہت شخص آتے تھے صاحب کمال

کسی کی نہ اس طرح تکریم کی
نہ کچھ اونکی توقیر و تعظیم کی

غریبون کے گھر مین اوتارا اونھین
نہین جانتا مین کہ یہ کون ہین

کہا اوسکا جھگڑا نہ اسے خام کر
کہا جس طرح تجھکو وہ کام کر

کیا گھر مین جا اوسنے دیبا کا فرش
بہت اس مکان مین وہ زیبا تھا

معطل ہو جب اونٹنی حاملہ — خدا کی یہ ہے قدرت کاملہ
ہون جس وقت آجمع ساری وحوش — پیئن سارے دریا نہو اونمین جوش
کیے جائین جوڑی ہین جنکی نفس — ہون آپس مین دو دو یہ سب اور کس
مسلمان کا جوڑا جو ہوا نکے ساتھ — ملین اونکو حورین قصورون کے ساتھ
جو کافر ہین ہوین وہ شیطانکے ساتھ — ہون اک سلسلے بیچ دونو کے ہاتھ
کہا بعض نے اسکی تفصیل یون — سن اسکو مین سب تیرے آگے کہون
موحد موحد سے ہوین قرین — ہو ملحد کے نزدیک ملحد وہین
وہ فاسق کا فاسق سے ہو اتفاق — منافق کے ہو پاس صاحب نفاق
سعید اور سعید اور شقی اور شقی — اکٹھے ہون سب دوزخی دوزخی
زمین بیچ گاڑی گئی سے سوال — کرے جس گھڑی ایزد ذوالجلال
کہ کس جرم پر کی گئی قتل تو — سوال اس سے ہو حق کو آرد برد
یہ تھی جاہلیت مین اک رسم عام — برس دن کی لڑکی جو ہوتی تمام
نئی اوسکو پوشاک دیتے پنہا — کوا ایک جنگل مین گھر اکھدا
اوسے ڈالتے اسکوئی بیچ سب — یہ تھا اونکے اوپر خدا کا غضب
وہ کہتی وہان الامان الامان — اوسے تو پٹے خاک سے سب دہان
وہ جس وقت ہر اک کو نامہ کھلین — ہر اک ہاتھ مین اوسکے نامے کو دین
بیان اوسکا یہ ہے کہ انسان جب — مرے اوسکا نامہ لپیٹین ہین سب

سنہ ۱۲۱۱ھ

جب آئی افاقت تو پھر یون کہا
کہ جو ہے یہان اسگھڑی یان سے جا

گئے پھر تو سب ہاتھ مین لے کتاب
دوبارہ پڑھا اوسنے اوسکو شتاب

پھر آخر وہ رونے لگا زار زار
ہوا دل نہایت ہی بس بیقرار

جو لایا تھا خط اوس سے پوچھا بلا
کہ آیا ہے کے دن سے یہ قافلا

کہا تین دن سے وہ آیا یہان
کہا اونکی پوشش کرو تم بیان

کہا سارے ہین وہ پراگندہ حال
پھٹے اونکے کپڑے ہین تن پر کمال

ہر اک جا پہ پیوند کی تہ لگی
وہ پوشاک ساری چیتھڑہ ہوئی

یہ سنکر کے رویا بہت زار زار
در اشک سے تھا گلو پیچ و تاب

لگا کہنے یوسف سے پھر یون وزیر
ہوئے کس لیے آپ غم کے اسیر

کہا میری بھائی یہ آتے ہین سب
انھین کی مجھے روز و شب تھی طلب

کونین مین اونھین نے ہے ڈالا مجھے
مرے گھر سے آخر نکالا مجھے

کہا پھر تو روتا ہے کیون اے عزیز
کہ بھائی تھے تیرے بڑے بے تمیز

کہا مجھکو دو بات کا اب ہے غم
گناہ اونسے صادر ہوا اور ستم

سبب میرے عاصی ہوئے سب کے سب
پڑا دوسرا فقر کا یہ غضب

تعجب مین سنکر یہ ناتب و نید
کہ یوسف کرامت مین ہے بے نظیر

کہا کیا کرے گا تو اب رو کے سات
کہ آکر پڑے ہین یہ سب تیرے ہاتھ

کہا ہین وہ میرے قریب اور حبیب
کرون وہ جو کرتا ہے اپنا قریب

وہ مہمان ہین رکھو اونھین اس طرح
کہا پھر عاجب کیون اوسنے خط

کہا نیکو اچھا کھلانا اونھین
بہت تم سے دہانی پلانا اونھین

بسی فرحتین اور ہوسے تمام
بھی تین دن تک ضیافت کمال

کھلانا اونھین خوب ہی صبح و شام
بہت اونکو پاکیزہ دینا لباس

سوا اسکے کسی طرح اون پر ملال
کہ دل مین نہون اپنے اصلا ادا

جو تھین وہ کنعان ہر طرف مین مقیم
کیا سب کو موقوف خوف و بیم

اسی واسطے سب کیا تھا یہ کام
وہ آئے تو عاجب اٹھائے تمام

اسی طرح مرجائین انسان جب
زمین آسمان جا ملین سب کے سب

مطلع

عبادت کا عابد سے ہوگا سوال | مجاہد سے پوچھین گے لڑنے کا حال
جو عابد ہین یا ہین حقیقت شناس | سوال اون سی ہوویگا آرب کی پاس
جو عارف ہین عرفان سی ہو گفتگو | عمل سب کے حاضر ہون آرو برو

رجوع بقصہ

کہا بھائیون نے یہ یوسف کو تب | ہم آئے ہین کنعان کی جانب سی سب
ہم اولاد یعقوب کی ہین تمام | جو ہے ابن اسحاق علیہ السّلام
کہا ہے صحیح اب تمھارا نسب | سبھی راست ہی تم جو کہتے ہو سب
چمکتے ہین چہرے پہ چون آفتاب | نہ دیکھے وہ جسکے ہو آگے حجاب
بتاؤ کدھر کا ارادہ کیا | ادھر تمکو آنے کی حاجت ہو کیا
کہا شاہ سے مصر کے کام ہے | کہ اوسکا بڑا ملک مین نام ہے
کہا کچھ بضاعت بھی رکھتے ہو تم | یہ سنتے ہی اونکے ہوئے ہوش گم
سبھی سن کے سر کو تلے کر گئے | اور آنکھون مین آنسو ہین بھر گئے
کہا اپنی پونجی فقط جان ہے | سو یہ بھی کوئی دن کی مہمان ہے
اسی طرح آکر کے منکر نکیر | وہ ہون قبر مین عبد کے دستگیر
یہ پوچھین کے پونجی بھی لایا ہے تو | وہ یا خالی ہاتھون سے آیا ہے تو
نبی اور دین اوسکا پوچھین شتاب | کہین کیا ہے قبلہ ترا دین جواب
جواب اوسکا دیوے گا تو سب صحیح | نہین پھر تو احوال ہووے قبیح

یہ نسخہ ہے مطبع یوسفی کا

یہ شاہون کو البتہ مرغوب نے
کہا ہو جو شہ نے رہے وہ بمشیت
کہ اسمین تمھارا ہے بالکل ضرر
کیا مصر کو قصد اون سب نے عام
کہ ہوتا تھا یعقوب اوس بن امید وار
عجب طرح کا اک نکالا تھا طور
بنائی تھی ہر طرف مہمانسرائے
نگہبان اوسے اوس جگہہ کر دیا
کہ پھرتے رہین گرد لیل و نہار
تو حاجب بٹھاتا اونھین باادب
کہ کیسی بضاعت ہی کیسا ہی مال
کتابت مین لاتا وہ سب حال کو
کتابت مین لاتا وہ ساری صفات
اوسی طرف یوسف کے کرتا روان
اوسے کرتا حاجب اوسی دم کو روان
ہٹاتا تھا حاجب اوسی وقت جھٹ
کہ عقدہ کسی طرح ہووے یہ حل

سبت بیٹھنا دیر تک خوب نے
ہٹو جب یکجو اودھر اپنی پشت
کسی کو نہ دیجو پھر اوسکی خبر
نصیحت یہ سنکر کے بیٹے تمام
رکھا اوسنے یامین کو اپنے پاس
یہان مصر مین کر کے یوسف نے غور
مسافر کے رہنے کو پاکیزہ جاے
مقرر ہر اک جا پہ حاجب کیا
کیے اوسکے تابع مین پانصد سوار
جو آتا کوئی قافلہ اوس طرف
تمام اونکا دریافت کرتا وہ حال
قلم بند کرتا سب احوال کو
صفت مردکی اور ملک اور ذات
وہ لکھکر کے سب قوم اور خاندان
اگر حکم ہوتا کہ لاؤ یہان
اگر حکم دیتا کہ سب جائین ہٹ
یہ تھا بھائیون کے لیے سب عمل

جب اپنای یعقوب علیہ السلام
ہوا مصر کی عزمین داخل تمام
کیا پہلے اول کہ پیراو نے سلام
کہا پھر ہو تم کون اور کیا ہی نام
کہ ہمسے تم آئے کہ ہم جاؤ کے
کہا کس لیے پوچھتا ہی تو نام
کہا مجھکو بھیجا ہے اتنا ہی کام
کہ پوچھون نسب اور احوال ان کا
یہ سنکر کہا یوسف نے حاجب کو
کہ جاکر بلا لا ابھی ان کو تو
یہ سنکر چلا حاجب اوسی دم وہان
کہا ان سے آکر کہ چلیے ابھی
یہ سنکر چلے ساتھ حاجب کے سب
کیا جا کے یوسف کو سب نے سلام
کہا یوسف نے تم ہو کون اور کیا ہی نام
کہا ہم ہین اک قافلہ ہے تمام
کہ ہم ہین ہمارا ہے کنعان وطن
کہا یوسف نے کیا ہوا ہے سبب
کہا ہم سے اک بھائی گم ہو گیا
کہا یوسف نے کیا ہوا اوسکا نام
کہا ہم نے اوسکا ہے بنیامین نام
کہا یوسف نے کیا ہوا اوسکا حال
کہا ہم نے اوسکا ہے اک بھائی اور

کہ ہے وہ نہایت کریم اور رحیم — بڑا ہے وہ دانا حلیم و قدیم
کہا تو نے کاہے سے جانا کہا — اوترتے ہین یان شام کر لوگ آ
وہ کرتے ہین سب اوسکا مجھسے بیان — جو جاؤن تو ہی مجھکو غالب گمان
کہو جاکے تم اوس سے میرا سلام — تو بخشش کرے تمپہ وہ نیکنام
کہا ہم ہین ننگے بدن سے حقیر — نہین مال رکھتے ہین سب ہین فقیر
نہین کوئی تحفہ کہ دین اوسکو جا — کہ ہین ساری ہم اب فقیر اور گدا
جو جانے ہین دیتے ہین یاقوت و در — کرین کیسہ شاہ اون سب سے پر
ہمارے نہین پاس اب کوئی شے — کہا خود وہ دیتا ہی جو کچھ کہ ہے
وہ لیتا ہے تھوڑا اور دیتا ہے بہت — فقیرون سے ہرگز نہ لی ہی بہت
کہا ہمکو آتی ہی اوس سے حیا — کہ دین اوسکو ہم کھوٹے درہم کوجا
ہزار اب تو درہم ہین اور چار سو — جو دینار اونکے کرین ہو دین تو
ہٹاوے اگر درہمون کو تمام — بتا پھر کرین کونسا آکے کام
کہا کہیو تم اوس سے اپنا نسب — کہ اولاد یعقوب سے ہم ہین سب
کہا گر نسب بھی نہو وان قبول — کہا دل مین تم بھی نہونا ملول
یہ کہنا کہ ہم ہین فقیر و غریب — لے آئے ہین یان تک ہمارے نصیب
ہمین اپنا صدقہ تو کھانیکو دے — خدا واسطے تو خبر سب کی لے
اور آداب کو ساری رکھیو نگاہ — کہ جسطرح ہوتا ہے آداب شاہ

سکہ دریا کا اور رشتہ کاک کا ہے
کہ اکبر کی صحبت بھی جنجال ہے
کہا ہم نہین جانتے کچھ ادب
کہا تمکو ہین دون ادب بتا
رعایت نہین ہے اون جا نہ روا
سب احوال اپنا ادب سے کہو
سکھ حق کی جانب وہان اور ادھر
جو دیکھو کبھی وہ ادھر اور ادھر
قوی ہے بہت کوہ پیما ہے تو
نظر کرنے اودھر کو جاتا ہے تو
گنہگار عاصی جو ہو جاے ہے
کہ طاعت مین حق کی نہ کوشش کرے
کہا یعقوب نے یہ کلام
کہ جس وقت تم پھر ہو وان اون عام
طرف شہر کے دیکھیو تم ذرا
پھر اپنی ادھر اودھر

پلٹ کر جو آتے تھے پھر شام کو
بیان کرتے یوسف کے اکرام کو

وہ یعقوب کے تھا جو رہنے کا گھر
تلے اوسکے تھا قافلون کا گذر

وہان کہتے جو مصر کا ہے عزیز
رکھے ہے بہت میہمان کو عزیز

نہایت کریم اور نہایت رحیم
نہایت عقیل اور عجائب فہیم

وہ سیرت مین نیک اور حسین و خلیق
وہ ہی عدل و انصاف مین بس لئیق

یہ سنکے کہ یعقوب علیہ السلام
تفکر مین رہتے تھے ہر صبح و شام

کہ یارب یہ ہی کون نیکو خصال
ہی بیشک کوئی عارف باکمال

سراپا ہے یہ خصلت انبیا
نہ معلوم تھا ہی یہ یوسف مرا

بہت دل مین اپنے وہ کرتا قیاس
کہ ہوتی اگر مجھکو قوت کی آس

تو اب مصر کی جا کے کرتا مین سیر
کہ ملنے مین ہوتی بہت اوسکو خیر

مگر اوس سے یوسف کی ملتی خبر
کہ رکھتا ہے وہ مفلسون پر نظر

نجانے تھا یوسف ہی اوس جا مقیم
ملا مصر کا اوسکو ملک عظیم

ہمیشہ یہ کرتا تھا یوسف دعا
کہ یارب برآوے مرا مدعا

نہین تیرے وعدے مین ہرگز خلاف
ملا دے مجھے باپ سے میرے صاف

روایت ہی غلہ وہ بکتا تھا جب
تو یوسف وہان بیٹھتا اس سبب

کہ غلے کو دیتا تھا خود ناپ کر
وہ کیل اپنے ہاتھون ہی دیتا تھا بھر

ہر اک جبکہ غلے کو لیتا خرید
تو پھر اوسپہ کرتا تھا بخشش مزید

ہر اک صاع کا وزن سے پہچانکر
دیتا تھا

بیچنا غلہ کا جب زمانہ دراز

ہوا سب پہ دروازہ تنگی کا باز

کہ تھا قحط کی سختی سے عالم خراب
ہوا قرص نان گردہ آفتاب

کنعان سے یہ روٹی کی تنگی سنی تو
کہ دنیا مین تھا عید کا ماہ نو

زمانہ ہوا اہل کنعان پہ تنگ
خوشی کی کسی کو نہ تھی کچھ امنگ

ہوئی تنگ اولاد یعقوب کی
غضب اور مواشی مرین بھی

یوسف علیہ السلام کو بھائیون کے ہاتھ بیچنا

سنا جب کہ یعقوب نے مصر کا
کہا جاکے لیوے کوئی غلہ وان سے

وہ دس لینے آئے تھے یعقوب سے
بہت دور سے آئے تھے وہ سفر سے

کہا سب نے جاکر کہ اے باپ ہمکو
نہین ہم سے ہوتا ہے جانا وہان تو

نہین ہم سے ہوتا ہے جانا وہان تو
کہ ہے عزت و احترام اوسکو واجب

کہ ہے عزت و احترام اوسکو واجب
ہمین آتے ہین دیکھ کر ہونگے غضب

ہمین آتے ہین دیکھ کر ہونگے غضب
کہا باپ نے جاؤ تم اب کی دفعہ

کہا باپ نے جاؤ تم اب کی دفعہ
دعا ہے کہ یوسف سے ہووے ملاپ

دعا ہے کہ یوسف سے ہووے ملاپ
سنا جب یہ یعقوب نے اوسکا حال

سنا جب یہ یعقوب نے اوسکا حال
کہا اب اٹھو تم کرو یہ خیال

کہا اب اٹھو تم کرو یہ خیال
سنا مین کہ ہے مصر کا بادشاہ

مگر مجھکو اس بات کی ہے یہ فکر
کہ تو کس طرح سے رہی ایسی بکر

اور اک یہ کہ تھا زوج تیرا عزیز
رکھے تھا وہ تجھکو نہایت عزیز

خیانت سے کی تو نے مجھپر نگاہ
تعجب ہے اس بات کا مجھکو آہ

کہا اوسنے یوسف ملامت نکر
ترا حسن تھا اس طرح جلوہ گر

کہ جو کوئی دیکھے وہی غش کرے
تجھے جو کہ دیکھے وہ عشعش کرے

جوانی تھی مجھپر وہ عین شباب
مرا دل گیا تجھپہ اوس دم شتاب

قسم ہے مجھے ایزد پاک کی
کہ جسنے مجھے عقل و ادراک دی

بلوغت سے گذری تھی چھبیس سال
عزیز اتنا رکھتا تھا مجھکو نہال

ولے پاس میرے نہ آیا کبھی
نہین ہاتھ مجھکو لگایا کبھی

رہی ہون مین اب تک اسی طرح فرد
نجانا مین عورت ہی وہ یا کہ مرد

سوا تیرے دیکھا نہین غیر کو
نہین گھر سے باہر گئی سیر کو

کیا پھر زلیخا نے شکر الہ
کہ سرزد نہ مجھسے ہوا کچھ گناہ

مصیبت مین تیری مین روتی رہی
سدا جان کو اپنے کھوتی رہی

ترا دین سینے کیا اختیار
ہوا مجھسے راضی خداوندگار

زلیخا سے یوسف نے پھر یون کہا
کہ مین کون ہون مجھکو تو اب بتا

کہا تو بتا مین نہین جانتی
نہین اس حقیقت کو پہچانتی

کہا مین جو آیا نظر خواب مین
ہوا دل پہ تیرا اثر خواب مین

قصہ سورہ یوسف منظوم

جب اس نے یہ یوسف سے ماجرا کہا
زلیخا بھی کرتی تھی اوپر کرم اپنے
کہ یوسف کے دیکھا نہ آتا تھا رحم
کہا ابن عباس نے قحط سال
ہوا دوسرے شہرون مین جا بجا
ہر اک طرف سے آتی تھی وان خلق عام
ہوا مصر مین اک بڑا ازدحام
ترازو کے تلنے کا یارا نہ تھا

علیہ السلام ورامدن اولاد یعقوب قافلہ را بشام

روایت ہے قافلہ شام سے
ہوا آنا تھا سنتا تھا اکرام سے
بہت اونکی تعظیم و توقیر کی
ہر اک کی بڑی شان پہ تعظیم کی

یہ سب واسطے ہمنے تیرے کیا
پھر انکار کی اس سی ہی وجہ کیا

یہ کہکر کے جبریل پھر پاس آ
زلیخا سے بازو کو اپنے ملا

ہوا اور بھی حسن اوسکا دوچند
فزون ہوتی مہ سی بھی چار چند

ہوئی حسن و صورت مین منت کی حور
کھلا اوسکے چہرے سے اس طرح نور

نہ آنکھون سے دیکھا نہ کانون سنا
اوسے دیکھ حورون نے سر کو دھنا

جو دیکھے تو ہے ناشگفتہ کلی
جو یوسف کو ہونے لگی بیکلی

اوسے دیکھ دل سے گئی اوسکی تاب
لگا ہونے سینے مین دل آب آب

ہوا آتش عشق سے بیقرار
لگا اوڑنے دل اوسکا سیماب وار

ہوئی شمع روشن پھر اوس نور کی
جو تھی تیرگی دور اوس سے ہوئی

پھر اک روز روح الامین فی مباح
کیا آکے دونکا عقد نکاح

ہوا دل کو جسوقت اوسکے قرار
زلیخا نے اک گھر کیا اختیار

کئے سب کے سب اوسکے دروازے بند
عبادت اوسی حق کی آئی پسند

اسی گھر مین تھی جب ہوتی نیم شب
ہوتی دلمین یوسف کے اوسکی طلب

گیا جاکے اوس در پہ آواز دی
زلیخا نے اودھر توجہ نہ کی

کہا میرا محبوب مجھکو ملا
نہین تیری پروا ہے مجھکو ذرا

ملا تجھسے بہتر مجھے آفتاب
تو اس وقت جا مین نہ کھولونگی باب

مجھے اب ملا ایسے مشعل کا نور
کہ جس سے ہوا سرمہ سان کور طور

زلیخا کا دل ہو گیا بیقرار
کیا گھر مین یوسف کو اوسنے قرار

زلیخا نے اوس سے کیا منت و زار
کہ یوسف نے اوسکو چھوا تک نہ مار

کہا تجھسے الفت ہی کرتی گئی
یہ کینچ یوسف نے دامن چھوڑ

زلیخا کا دامن ہوا چور چور
اوسی وقت جبریل آیا وہان

کہا آکے یوسف سے اے نوجوان
نہین یان لڑائی نہین یان قتال

یہ بدلا ہے دل مین کر اسکو خیال
کہ الفت کے بدلے مین الفت ملی

عوض اوسکی کلفت کو کلفت ملی
طلب کے عوض مین ہوئی یہ طلب

تجھے اسکا بدلا یہ دیتا ہے رب

قصہ یوسف و زلیخا

وہ یوسف کے جبریل کا طالب ہوا
زلیخا کا دل بھی تھا صاف بہت

وہ یوسف ہوا اوس مین اپنے وہ فدا
کہ پھر زلیخا نے یوسف سے کیا

جو یوسف نے دیکھا زلیخا کا حال
کہا تب زلیخا نے یوسف سے یون

کہ اے حسن تیرا ہے کامل بہت
مجھے تجھسے الفت ہوئی ہے بیحد

نہین ہے کوئی تجھسا اس شہر مین
کہ جسکو کہون مین کہ تو ہے حسین

کہا تب زلیخا نے یوسف سے یون
کہ اے حسن تیرا ہے کامل بہت

مجھے تجھسے الفت ہوئی ہے بیحد
نہین ہے کوئی تجھسا اس شہر مین

کہ جسکو کہون مین کہ تو ہے حسین

لگی تجھسے تھی میری سب لگی لو
پنھاتی تجھے دن مین پوشاک سو

کیے فرش قالین تیرے لیے
تجھے کیسے آرام مینے دیے

یہ سنتے ہی یوسف کو حسرت ہوئی
بہت دیکھکر دلمین عبرت ہوئی

کہا تیرا کیدھر گیا وہ جمال
کہا تیرے غم سے ہوا پائمال

کہا تیرا قد کیون ہوا جون کمان
کہا تیر غم کی ہوئی مین نشان

کہا کیا ہوئے تیرے سنبل سے بال
کہا میرے تن کی ہوئے سب وبال

کیا رحم یوسف نے اوسکے اوپر
کہا اوسکو لیجاؤ اب میرے گھر

پھر آیا جو کر سیر گھر کو شتاب
لگا کرنے خلقت پہ پھر احتساب

زلیخا کو دل سے گیا اپنے بھول
رہی اوسکی وہ غم مین ہر دم ملول

کہا پھر جبریل نے آکے یون
کہ غفلت زلیخا سے کی تو نے کیون

اوٹھا یوسف آبیٹھا کرسی پہ آ
زلیخا کو پاس اپنے حاضر کیا

کہا اپنی حاجت کو تو ہم سے بول
کہ عقدہ ترا جو ہے دیتا ہون کھول

بحق براھیم و اسحاق اب
تو کر مجھسے جو چاہتی ہے طلب

کروں تیری حاجت کو اب مین روا
تو کہہ مجھسے مطلب تو رکھتی ہو کیا

کہا پہلے حاجت ہی مجھکو ضرور
کہ ہو تیرگی میری آنکھو نسے دور

کروں تیرے چہرے پہ اکدم نظر
کہ کم ہو ذرا میرا سوز جگر

دعا کی یہ یوسف نے اللہ سے
کہ آنکھین گئین اوسکی پھر اوسکو دے

دعا کی جو یوسف کی ہوتی قبول
وہ بڑھیا ہوئی پھر سے اک خوبرو

وہ بال سنبل سے پھر ہو گئے
وہ پہلے سے مہتاب روشن ہوئی

کمان ابرو پیوستہ قاتم قیامت ہوئی
کیا وان پہ قاتم قیامت ہوئی

نکالا اور مژگان بہت دلکش نیز
کہ تو کچھ ہوا ہے نادل کا تیز

جو دیکھے درست اوسکی سب اوسکو بوڑھ
لیا منہ زلیخا سے یوسف نے موڑ

کہ دل اوس پہ شاید کہ مائل نہو
کہین تیغ ابرو سے گھائل نہو

کیا تیسرا میل مطلب پہ یہ
کری خواہش ہے تیری من لیہ

قریب سے سبب کیا ہے یہ مجھکو او ج
کہ دیدہ مین تیری ہون اور تو ہو رنج

یہ سن کر کہا جبرئیل نے یون کیا
کہ یوسف نے تم کو جھکا

زلیخا تھی بوڑھی جوان ہو یہ اب
دیا اوسکو پہلا سا حسن و جمال

تھی کافر ہوئی تھی مومنہ با کمال
یہ سب

غبار اوسکے لشکر کا آنکھونمین جا — خدا کی ہے قدرت یہ دیکھو ذرا
غلامون کے سر پر ہو شاہی کا تاج — جو تھے شاہ اونکے گیا گھر سے راج
سواری جو یوسف کی جاتی گذر — پھر آتی وہ گھر اپنے با چشم تر
بتون سے یہ احوال کہتی تمام — کہ میرا کسی ڈھب کرو راست کام
اسی طرح اوسپر گئے چند سال — لگا اوسکا ہونے بہت تنگ حال
کہا ایک دن بت سے ہو تنگ دل — تجھکو نہین رحم اے سنگدل
نہ کی عجز پر میرے تونے نظر — مرا کھو یا سب مال اور ملک و زر
دیا اوسکو جو تھا وہ میرا غلام — کیا یہ بہت ہی برا تونے کام
عبادت مین یوسف کی رب کی اگر — کیا کرتی ملتا مرا مال و زر
یہ کہکر کے اوس بت کو توڑا تمام — خدا سے لگی کرنے رو کر کلام
کہ میرا ہے تو اور یوسف کا رب — محبت مری دے تو یوسف کو اب
یہ کہکر کے آئی وہ گھر سے نکل — کہ بیٹھے ذرا راہ مین اب تو چل
سواری جو یوسف کی نکلی شتاب — زلیخا کے دل مین ہوا اضطراب
بہت رو کی کی اوسنے آواز سخت — نکالی اک آواز دل سے کہ رخت
خدا نے ہوا کو کیا کر قیاس — تو لیجا یہ آواز یوسف کے پاس
سنا اوسکی یوسف نے آواز کو — کہا اپنے لوگون سے جا کر کہو
کہے اپنے مطلب کو کہتی ہے کیا — لگی کہنے اک دم ٹھہر تو ذرا

نکلتا ہے میرا ترے واسطے — خدا واسطے مجھکو کر تو کرم
سنا جب کہ یوسف نے اوسکا کلام — تو دیکھا تو اندھی ہے بڑھیا زن
لگا پھرنے اوسکو وہین چھوڑکر — زلیخا کی جانب سے منہ موڑکر
اوتر آیا اسنے مین روح الامین — کہا کیا ہے یہ خدا کی برہن
اوتر اپنے گھوڑے پر اسنے کیا — کہ درد و غم مین اسی پا مال
اوترکر کہے یوسف اوسنے کہا — کہ کہہ کون ہے اور ترا حال کیا
لگی کہنے ایسا تو بیباک نہین — نہین جانتا مجھکو تو بیخبر
کیا ہم طلب کون سے مہ نے اپنا لال — کہا تجھکو نہین کچھ بھی میرا خیال

تفسیر سورہ یوسف منظوم

کہا صبر و طاعت کرو اس جہان مین — جو صبر و طاعت ہو اوسکا نشان
کہا صبر و طاعت ہو تو کیا ہوا — جو عسر ہو تو کیا ہو یسر ہو تو کیا
فقیر و غنی کو فنا ہے یہان — امیرون کو کرتی ہے یہ خاکدان
وہ طاعت ہی ہے جو کہ ہو حق پسند — جو حق سے ہو غافل وہ طاعت ہے گند
ہوا صبر و طاعت سے یوسف بلند — زلیخا ہوئی حق سے غافل نژند
کیا جان اون دونون نے بیچ مال زر — کیا جان اون دونون نے بیچ مال زر

کیا سب سے یوسف نے ایمان طلب
جہان تک کہ تھے لائے ایمان سب

کیا پھر عدالت کا بازار گرم
عمارت کا شہر دنکا تھا کارکرم

پچھوڑا کسی جا کو اوس نے خراب
جہان روشنی مین ہوا آفتاب

قصۂ زلیخا

روایت ہے دل مین زلیخا کے ڈر
ہوا یہ کہ ڈالے مجھے قتل کر

وہ یوسف کو کرتی تھی اپنا جو رام
اسی سے ہوئی تھی وہ بدنام تام

گئی بھاگ وہ خوف سے جان کے
عدو شاہ کو اپنا پہچان کے

ہوا قحط جو یہ کئی سال کا
لیا سب نے غلہ زر و مال کا

یہان تک لیا ہو گئے سب فقیر
بدن سے نہایت ہوئی تھی حقیر

ہوئی پشت خم اوسکی مثل کمان
کہ تھی غم سے تیرون کے ہر دم نشان

گیا اوسکی آنکھون کی پتلی کا نور
بہت آگیا دیکھنے مین قصور

قوی ہو گئے اوسکے سارے ضعیف
نہایت ہوئے وہ ضعیف و نحیف

عبادت بتون کی وہ کرتی مدام
اونھین سجدہ کرتی تھی وہ صبح و شام

وہ پچپن برس مین ہوئی پیر زال
بدن پر سب اوسکے لٹکتی تھی کھال

مہینے مین ہوتی تھی یوسف کی سیر
کہ تھی اس نکلنے مین خلقت کی خیر

وہ کرتا تھا انصاف مظلوم کا
وہ غم دور کرتا تھا مغموم کا

ہر اک جا پہ وان امر معروف تھا
بہت منع بدعت پہ مصروف تھا

خدا واسطے جو کھلاوے طعام | نبی نے کیا لیک بااذن عام
گنہ اوسکے بخشے گئے سبکے سب | گویا پیٹ سے ماں کو نکلا ہو اب
جو مہمان کو کوئی کھانے کو دے | تو ہر لقمے پر اک نیکی ملے
نہ دیکھے وہ جنت کو جب تک تمام | مرے گا نہین سن تو اے نیکنام
جو کوئی خدا سے رکھے دوستی | وہ کھانا کھلانا نہ چھوڑے کبھی
ثواب اوسکو اللہ عمر بھر کا دے | گویا اوسنے روزے رکھے عمر کے
خدا کی کیارہ مین گویا جہاد | ہوا جو کہ مہمان سے دل مین شاد
ہزارون شہیدون کا پاوے ثواب | نہو اوسکو دوزخ کا کچھ بھی عذاب
جناب علی سے کسی نے کہا | کہ دنیا مین بہتر ہی سب شے سے کیا
کہا ضیف اور سیف اور صوم ضیف | جو چھوڑے کوئی اونکو ہو اوسپہ حیف

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝

اور نیک آخرت کا بہتر ہے اونکو جو یقین لائے اور ہی پرہیزگاری مین ف

ہی البتہ جزا آخرت کا بھلا | مگر جسکو ایمان ہے اور اتقا
مراد اس سے یہ ہی کہ یوسف کو آج | کیے ہے خدا یون دیا ہمنے راج
پھر اس سے بھی زیادہ قیامت مین ہو | اسی طرح ہوا جزا اوس شخص کو
جو پیرو ہو یوسف کا ایمان مین | کرے صبر دنیا کے زندان مین
کرے صبر رنج و بلا پر مدام | اطاعت مین حق کی رہے صبح و شام

ف

سوال کیا کہ اولاد
ابراہیم اسطرح
شاہ سے آتی
عمر مین اور بیان
ہوا کہ بھائیون
نے یوسف
کو جب
اندھے کنوئین مین
ڈالدیا تو
اوسکا باپ
یعقوب
اوسکے
فراق مین
بہت
روتا رہا
اور
بینائی
جاتی رہی
پھر
یوسف
کا کرتہ
لیجانے
سے
بینائی
پھر
آگئی
اور
بھائیون
نے
باپ
سے
معافی
مانگی
اور
یوسف
نے
اونکو
معاف
کیا
اور
اونکے
واسطے
دعا
کی
اور
یعقوب
اور
یوسف
کا
ملک
مین
آنا
اور
ملنا
اور
یعقوب
کا
مرنا
اور
یوسف
کا
بادشاہ
ہونا
اور
بہت
سا
ملک
کرنا
اور
اونکے
بھائیون
کا
اونکے
پاس
آنا
اور
اونکا
اونکو
پہچاننا
اور
اونکا
اونکو
نہ
پہچاننا
اور
اونکا
اونکو
بہت
سا
مال
دینا
اور
اونکے
باپ
کو
اونکے
پاس
بلانا
اور
اونکا
مصر
مین
آنا
اور
یوسف
کا
اونکو
ملنا
اور
اونکا
مصر
مین
رہنا
اور
یعقوب
کا
مرنا
اور
یوسف
کا
بادشاہ
ہونا
اور
بہت
سا
ملک
کرنا
اور
اونکے
بھائیون
کا
اونکے
پاس
آنا
اور
اونکا
اونکو
پہچاننا
اور
اونکا
اونکو
نہ
پہچاننا
اور
اونکا
اونکو
بہت
سا
مال
دینا
اور
اونکے
باپ
کو
اونکے
پاس
بلانا
اور
اونکا
مصر
مین
آنا
اور
یوسف
کا
اونکو
ملنا
اور
اونکا
مصر
مین
رہنا

روایت ہی اک شخص نے یون کہا
کہ یوسف مین ہو جاؤن بندہ ترا

شکم سیر کر مجھکو دے تو طعام
تو تیرا ہوا آج سے مین غلام

روایت اگر بیع کی ہے یہ صحیح
تو دو طرح ہو وی گی اسکی صریح

دیا ہو خدا نے اوسے حکم تب
شرا اور بیع حر کی جائز ہے اب

کہ جسطرح مشرک کی بیع اور شرا
خدا نے رکھی مومنون پر روا

دیا آنکھ سے تھے جو کہ کہتے غلام
رکھا اونکے اوپر غلامی کا نام

خریدا جو یوسف نے خلقت کو سب
کہا شاہ سے جاکے احوال تب

کہ جتنے ہین مصری ہوئی سب غلام
تو کہتا ہے کیا اسمین ای نیکنام

کہا سارے مصری اور مین اک قلم
ترے جسد ہین جان بے ساری ہم

کیا جو کہے مین کرون اوسکو ساتھ
بھلائی برائی ہی اب میری ہاتھ

کہا تو ہے مالک جو چاہے سو کر
کہا مین نہین جانتا ہون ضرر

فقط یہ کہا تھا مین اسواسطے
کہ ہر اک اس آفت سے آخر بچے

کیا مینے آزاد سب کو تمام
دیا مال و اسباب سب لا کلام

خدا سے روا میری حاجت ہی آج
نہین چاہیے مجھکو اب تخت و تاج

مگر یہ کہ جو حکم جاری کرے
تو اوس مین مری انتظاری کرے

کہا شہ نے تجھکو مین مالک کیا
تجھے تاج اور تخت سب کچھ دیا

جو ہو حکم جس اوسکو کرتا ہے تو
سوا اسکے میری نہین آرزو

زمین جسپہ چاہے اوسمین بسے
زمین جسپہ چاہے وہ قائم رہے

زمین پر اور اوسمین جو انسان ہین
سبھی دیوین یوسف کی اور جھکی

کہا شہ نے یوسف کو محسن کہ سب
مین اوسکا بتاؤن تمھین ہی عجب

کبھی وہ اکیلا نہ کھاتا طعام
ہوا محسن اسواسطے اوسکا نام

کہا بعض نے تھا وہ مہمان پرست
یہ اوسکا ہر گز نہ جھوٹا تھا دست

کیا اوسنے کیا جو کہ ایسا ہی دار
کیا اوسکے گھر میہمان ایک بار

تو دونو نے کی اوسکی مدحت بہت
کہ مہمان آتا ہے اوسکے گھر

فلک پر سے رزق اوسکا آتا ہے اتر
خدا رزق دیتا ہے اوس کا بدا

نکھاتا ہے رزق اہل خانہ کا
کہ اوسکے گھر سے مہمان جاتا ہی پھر

بخشے خدا سب کے سب

یہ سنتے ہی تیار اوس نے کیا
وہ لا جلد یوسف کو آگے دھرا

کیا بیٹھ یوسف نے پھر انتظار
کہ شہ کو کوئی آدمی لے پکار

یہ تھا منتظر ہی کہ پیغام بر
وہان جلد پہونچا کہ چل شہ کو گھر

چلا وان سے یوسف بصد اضطراب
کئی خوان کھانے کے لیکر شتاب

رکھے شاہ کے آگے وہ خوان سب
کیا بھونکا اوسنے فشکوہ غضب

وہ کھاتا تھا کھانا نہ بھرتا تھا پیٹ
گیا خوان کے خوان سارے سمیٹ

ہوئی کچھ نہ اوس سے ذرا بھوک کم
وہ کھانا سبھی کھا گیا یک قلم

کہا اوسنے یوسف کو تدبیر کر
کسی طرح یہ بھوکھ تُم ہو مگر

پڑھی اوسنے بسم اللہ آکر تمام
دیا ہاتھ سینے پہ رکھہ لا کلام

اوسی دم ہوئی بھوکھ اوسکی فرو
نہ تھی اور کھانے کی کچھہ جست و جو

گرانی جو غلے کی خلقت پہ تھی
نہ یوسف شکم سیر ہوتا کبھی

کہا اوسنے یوسف تو مالک ہے اب
جو کچھہ مصر مین ہے وہ تیرا ہی سب

شکم سیر ہو کیون تو کھاتا نہین
کہا مجھکو یہ کام بھاتا نہین

بھرون پیٹ اپنا تو بھوکو نکو کب
رکھون یاد تا ہو دی خشنود رب

کہا پھیر یوسف نے سب کو بلا
نہ بوئی زمین کوئی کچھہ بھی ذرا

زمین پر جمے گی نہ اب کوئی شی
تہ خشکی زمین پر بہت سخت ہے

برس سات تک مینہ تھا نے ہوا
زمین سخت تھی آہنین جون توا

جو پہلا برس تھا تو اوس مین تمام
دیا بیچ غلے کے فقدی کو دام

نہ سونا نہ چاندی رہی مصر مین
کہ کنعان مصر مین تھا نقدی کا نام

جواہر سبھی کے بدلے مین غلہ دیا
جواہر تھا یا خرد و دیبا حریر

ہوئی پھر تو خلقت بُرے حال مین
مواشی گئے تُم سے سال مین

بجا سال پوتے مین وہ سب تمام
زمین اور دریا سے جنس و نعام

بجا پانچوین سال مین اپنی اولاد کو
بجا چھٹے سال مین ہر ایک آ

بجا اوس سال مین ہر ایک اپنی تمام
بجا یوسف سے جون جا کھا

بجا یوسف سے آج آ کھا
بجا یوسف کو اوس نے کیا

بجا آدمی یوسف کو اک غیب سے
بجا اب ترا مصر یون کو غلام

بجا عبد مصری ہو تو سب کا غلام

روایت

یوسف کا خواب

خواب نامہ یوسف

خواب نامہ یوسف

کیا تھا جو یوسف سے شہ نے سوال — تو خلقت کی اصلاح کا تھا خیال
ہوا جبکہ یوسف ملک کا مشیر — ہوئے اوسکے تابع صغیر و کبیر
جو گنتی کے ہوتے تھے وہ سات سال — کہ غلہ رہے اوس مین ارزان کمال
وہ سال اتنی بارش ہوئی بیشمار — نہایت ہی کثرت مین تھے برگ و بار
دیا حکم یوسف نے اور اذن عام — زراعت کرین اب زمین مین تمام
کہ جنگل ہو یا کوہ یا دشت و بر — زراعت کرین ہر جگہ کے اوپر
لیا مول یوسف نے غلہ تمام — دیا بھیج خلقت کو اوس وقت عام
دیے بیل اور کھیت اور بیج سب — کیا شرط اون سبکو کر کے طلب
کہ لین خمس غلّے کا کھانے کو اب — جو باقی ہو دین چھوڑ خوشو مین سب
جہان تک کہ تھا مصر مین کی نہ دیر — لیا گھاس اور بھس کو یوسف نے گھیر
کہ پیدا نہو ویگا بھس اور گھاس — رکھا سب کے تئین جمع کر اپنے پاس
گیہون اور چاول مسور اور جو — چنا اور چینا ہر اک نو بنو
بھرے ایسے خلونسے سبات شہر — کہ خلقت اوٹھا دی سبھی اوس سے بہر
بہت سی بنائی ضیافت کے گھر — کہ خلقت کرے اوسمین آکر گذر
گئے جب گذر وہ خوشی کی برس — گرانی کے سال آئے واں اور برس
ہوا بھونک سے مصر یونکا یہ حال — کہ ہر اک ہوا تن مین شکل ہلال
کئی سال کے پہلے جو نیست سب — ہوئی بھونک سب مصریون کو غضب

روایت ہے جبرئیل کی وہ نرا — سوا اوس کے قصہ یہ ہو کر ادا

کہا آج سے تو ہمارا مکین	ہوا یوسف ابتو مکین اور امین
جگہہ اپنی تجھکو مین سلطان کیا	ابھی تجھکو تاج خلافت دیا

قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ

یوسف نے کہا مجھکو مقرر کر ملک کے خزانونپر مین خوب نگہبان ہون علیم ہون

دیا پھر یہ یوسف نے اوسکو جواب	خزانے ہین جتنے زمین کے شتاب
زمین کا جو ہی مصر کے سب خراج	مقرر مجھے کر دی تو اسپر آج
کہ بیشک مین دانا نگہبان ہون	جو ہے خیر خواہی وہی مین کرون
علیم اس لیے اِس جگہہ پر کہا	کہ اوس جا پہ خلقت کا انبوہ تھا
ہر اک ملک کی خلق واں مجتمع تھی	تھی ہر اک زبان دوسری سے جدی
کہا اس لیے ہون حفیظ و علیم	سمجھتا ہون مین سب زبان قدیم
کہا شاہ نے تو ہے مالک تمام	زمین کا مری اور خزانے کا عام
نبی نے کہا سیر ابھائی اگر	طلب خود نکرتا زمین اور زر
اوسی وقت ہوتا وہ مالک تمام	زمین مصر کی ہوتی یوسف کے نام
برس دن کی تاخیر تھی اس سبب	کہ شہ نے کیا آپ جاکر طلب
گیا جبکہ اک سال اوسپر گذر	بلا شہ نے یوسف کو تب اپنے گھر
دیا تاج و شمشیر اور اپنا تخت	کہ سونے کا تھا اوسکا اسباب و تخت
اور اک سائبان اوسپہ سونیکا کام	مکلل تھا یاقوت و دُر مین تمام

جواب اوسکو یوسف نے ایسا دیا
برا تو ہے اور بد ہے رہنا ترا

نہو جسکے گھر اوسکا تو ہووے گھر
نہو تجھ سے بد کوئی باور تو کر

خدا نے مجھے بخش دی اب نجات
نہ گذری مری تیری پاس ایک رات

یہ لکھکر کے زندان کے در پر تمام
لکھین پانچ باتین کیا اختتام

کہ زندان کو جانو ہی زندون کی قبر
نہین ایک دم اوسمین ہوتا ہی صبر

یہ زندان ہی البتہ دار البلا
خوشی دشمنون کی نہ غم اقربا

مجہون کی ہے آزمائش کی جا
یہ لکھکر کے زندان سے یوسف چلا

کیا تین دن بیچ مین کل مقام
کہ تھا چار فرسنگ جانا تمام

زلیخا نے خدام بھیجے کئی
کہ جا راہ مین اوسکی بیٹھین سبھی

زمین کو معطر وہ سب دور سے
کرین عنبر و مشک و کافور سے

خوشی سے ہوئی تین دن ایک دم
ہوے تین دن ایک ساعت سے کم

جب آیا وہ دربار مین شاہ کی
ستارے ہوے گرد اوس ماہ کے

خدا سے طلب خیر کی اوسنی کی
بدی سے پناہ اوسنے چاہی نتھی

اوٹھا شاہ تعظیم کو دیکھکر
ہوا جبکہ وہ ماہ سا جلوہ گر

لیا اوسکو چھاتی سے اپنی لگا
اور ما بین آنکھون کے بوسہ دیا

رکھا سر پہ تاج شہان اپنے ہاتہ
بٹھایا اوسی تخت پر اپنے ساتہ

نہایت ہی اکرام و تکریم کی
بہت اوسنے یوسف کی تعظیم کی

وہ تخت اور سکا تھا تبسم کنان کا بوسہ
اور عبث خدا رکھا دین کا اور دنیا کا اونچا جو
چھایا اوسپر اک تخت تالین کا وہ شان
زمین سے چمک جسکی ہوتا تھا غش
وہ تھا فرش اوپر بچھونے نہیں
گلے اوس پہ موتی ہر اک طرف سو
نشست آسکے یوسف کی اوس طرح تھی
نظر آیا چہرہ آسے یوسف کے چہرہ کی

بہت صاف شفاف آئینہ سان
نظر آتی سب شے کی جو ہو نہان
چمکتا بدن وہ بصیقل تناب تھا
جلا بہ سا یہ نور مہتاب تھا

نہ سجدہ مین یوسف کو زیبا سجدہ

فصل سورہ یوسف منظوم

کیا یوسف نے شروع کلام
کہ ترجمان کو وہ جانتے تھے عام

فصاحت بلاغت سو یوسف نے
جواب اوسکو ہر اک زبان مین دیا

کیا یوسف نے عجمی زبان
کیا شاہ کا امین پہ سمجھا زبان

نہ سمجھا زبان کو کیا کیسے
نہین جانتا مین بتا کیسے

کیا اسکو کہتے ہین عجمی زبان
نہین جانتا تو سے یہ بیان

قلما کلمہ قال انک الیوم
کہا بشنا مکین و امین

جب بات چیت کی اوس سے کیا ہے
فرستے آج ہمارے پاس بیگانی تو ہم ہو اوا

کیا شروع یوسف سے جسوم کلام
جواب اسکا سن پائی لذت تمام

کہا

وقال الملك ائتوني به استخلصه لنفسي
اور کہا بادشاہ نے لاؤ مجھپاس اوسے
میرے پاس مین خاص کر رکھونگا اوسکو اپنے کام مین

فلما جاء الرسول قال ارجع الى ربك فاسئله ما بال النسوة
پھر جب آیا قاصد بادشاہ کا یوسف کے پاس تو کہا یوسف نے پھر جا اپنے صاحب کے پاس اور پوچھ

فلما كلمه قال ان ربي بكيدهن عليم
پھر جب بات کی بادشاہ سے تو کہا بادشاہ نے بیشک میرا رب انکے مکر سے خبردار ہے

قال ما خطبكن اذ راودتن يوسف عن نفسه
بادشاہ نے کہا کیا ماجرا تھا جب تم نے یوسف سے مطلب چاہا تھا

قلن حاش لله ما علمنا عليه من سوء
سب عورتون نے کہا حاشا اللہ ہم نے یوسف مین کوئی برائی نہین دیکھی

قالت امرأت العزيز الان حصحص الحق انا راودته عن نفسه وانه لمن الصادقين
عزیز کی عورت نے کہا اب ظاہر ہوا سچ میں نے یوسف سے مطلب چاہا تھا اور وہ سچا ہے

ذلك ليعلم اني لم اخنه بالغيب وان الله لا يهدي كيد الخائنين
یہ اسلئے کہ عزیز جانے کہ مین نے خیانت نہ کی اور بیشک خدا راہ دیتا نہین خیانت جو کرتے ہین ہین خائنین

وما ابرئ نفسي ان النفس لامارة بالسوء
اور مین پاک نہین کہتا اپنے جی کو جی سکھاتا ہی برائی

الا ما رحم ربي ان ربي غفور رحيم
مگر جو رحم کیا میرے رب نے بیشک میرا رب ہی بخشنے والا مہربان

یہ جانے کہ مینے خیانت نہ کی
اور بیشک خدا راہ دیتا نہین
نہین کید کو اونکے ہوتا فروغ
فضیحت کرے اونکو جلدی خدا
خیانت ذرا مجھ مین ہوتی اگر
کہا ابن عباسؓ نے یہ کلام
تو حاضر تھا اوس وقت روح الامین
کہا اوسنے یوسف نہین جانتا
بتایہ خیانت ہوئی یا نہین

مین پیچھے سبت اوسکی عزت رکھی
خیانت جو کرتے ہین ہین خائنین
چمکتا نہین اونکا ہرگز دروغ
خیانت کی اونکو ملے ہے سزا
فضیحت مین ہوتا یہ باور تو کر
کہ یوسف نے جسدم کہا یہ پیام
فلک پر سے آیا تھا زیر زمین
زلیخا پہ تو نے کیا قصد کیا
کہا پھر یہ یوسف نے روح الامین

نہین پاک کرتا ہون مین آپ کو
کہ تحقیق ہے نفس امارہ بد

کہ مجھسے کسی ڈھب بری نہو
بھرا ہے بدی سے زیادہ زحد

مگر جس پہ رحمت کرے میرا رب
تو تحقیق ہیگا مرا رب غفور

بچاوے بدی سے اوسے بے سبب
رحیم اور کریم ہے اوسیکا ظہور

وہ ہاتھون مین سونے کا کنگن جب
کرن جیسے ہو گرد سورج کے سب
اور انکھون مین سرمہ کی تھی خوبی
کہنی ایک عنبر کی تھی شیشی
وہ منہ چاند سا اور وہ معمور حسن
کہ بانور سے سب وہ معمور تھی
وہ آیت ہو کعب ابن احبار سے
روایت ہے جسنے وقت یوسف کو دیکھا
یہ فرزندان سے یوسف کو آئی ندا
کہ تھا مین اندھیرا اور نور سے معمور تھا
یہ سب لب سے نور سے تر معمور تھا
مین سب بیت انجا سے وحشت کا گھر
طہارت مری نور سے اور ہے
وہ گھر خاک سے ہے جو تر نہین
جوابا

کرا اپنے ملک سے یہ جاکر سوال — کہ کیا مصر کی عورتون کا ہی حال
جنھون نے کہ کاٹے ہین ہاتھ اپنے آ — کہین گی وہ سب شاہ سے ماجرا
طلب کرکرے شہر اک سے سوال — کہ یوسف پہ گذرا ہی کس طرح حال
کیا اسلئے تھا یہ یوسف نے کام — اوسنھے شاہ کے دلسے تا شک تمام
وہ یوسف کی جانب سے تھا بدگمان — تجسس مین تھا آشکار و نہان
کیا صبر یوسف نے جور و ز چند — نبی کو ہمارے نہ آیا پسند
نبی نے بہت سا تعجب کیا — کہ یوسف کو قاصد نے جسدم کہا
کہ چل شاہ کرتا ہے اب تجھکو یاد — برآوینگی سب تیری دل کی مراد
کیا صبر یوسف نے اور یون کہا — کہ ہٹ کرکے اولٹا تو شہ پاس جا
اگر مجھپہ ہوتی یہی وار دات — نکرتا مین تا خیر کی کوئی بات
مین جلدی سے کہنے کو کرتا قبول — نہ جاتا کبھی پھر کے واپس رسول

إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ

میرا رب تو اون کا فریب سب جانتا ہے ف۱

کہ تحقیق کید اونکا جانے ہے رب — وہ دانا ہے جانتی ہے جو کچھ ہے سب
سُنا جبکہ یوسف کے پیغام کو — ملک نے کہا اوسگھڑی شاہ کو
کہ آوین وہ سب عورتین مصر کی — زلیخا بھی اور اونکی جتنی یہ تھی

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ

ف۱ وہی تصرف دلایا کہ وہ عورتین شاہد ہین بادشاہ نے پوچھ تو وہ کھول دین کہ تقصیر کسی کی نہ تھی ۱۲ موضح القرآن

ف۲ حضرت یوسف نے سکا فریب ظاہر نہ کیا اسواسطے کہ ایک کا فریب تھا اور سب اوسکی مرد و کا تھین اور فریب والے کا نام نہ لیا تاکہ بادشاہ فریب کو اور پورس کرے اور بادشاہ نے پوچھا تھا کہ تم نے پھسلایا تھا اس واسطے کہ وہ باتین بادشاہ کے خیر کہتا ہے پھر کہتا ہے پھر جھوٹ ہے ۱۲ موضح القرآن

سما علیھا علیہ من دون نسوۃ — سے ہا بادشاہ نے عورتون کو کیا حقیقت ہے
جی تو یہان جانا اللہ کو معلوم ہے — تمھاری جب نبی کو بھیلا یا یوسف کو اوسکے
کچھ برائی — کہا سب نے یوسف کی ہو بیگناہ — خدا سے کہ یوسف کی وہ بالکل ہے
زنا اور بری سے کہنے مین بچہ ہو کیسا — نہین راست کہنے مین ہے ہانگنے مین پناہ
کہا جبکہ یوسف کو سنے طلب — کہ سچ راست ہے جھوٹ حال تمھارا
کہا سب نے تم سب ہی ہو زلیخا — کہ تم نے کیا تھا یہ یوسف کو پھسلا
کہا اوسنے یوسف سے تم سب کا حال — کہ سچ سچ کہو مجھ سے کیسا ہے حال
کہا سب نے یوسف کی ہو بیگناہ — خدا سے کہ یوسف کی وہ بالکل ہے

ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ

قال ما خطبکن اذ راودتن یوسف عن نفسہ قلن حاش للہ

فچھا اور ہم کو معلوم نہین کہ کوئی برائی اسمین ہو یوسف نے کہا اب سچ ہوا ہے حق ظاہر کہ میں نے اوسکو نہین چھپایا اور یہ کہ اللہ نہین چلنے دیتا دغا دینے والون کا

پھر آوینگے بعد اوسکے سب سال سخت
برس سات ہونگے دلون پر کرخت

جو پہلا ذخیرہ ہوا اوس سال مین
اوسے کھاؤ گے تم بُرے حال مین

ذخیرہ وہ ہوگا اونھین کو لیے
کہ خلقت اوسی کھاکے آخر جیے

مگر اوسمین تھوڑا جو باقی رہے
ذخیرا تمھارا بھی اچھا رہے

ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ

پھر آوے گا اس پیچھے ایک برس اوس مین مینہ پاوینگے لوگ اور اوسمین نچوڑینگے

پھر اوس بعد آویگا اک سال اور
کہ ہوا وس مین لوگون پہ بارش کا طور

اوسی سال مین ہووے سبکو نجات
کہا بعض نے ایسا ای میکذات

کہا ہی جو قرآن مین یعصرون
مین قول اسمین بعضونکا تم سے کہون

زیتون سے نچوڑین گے سب تیل کو
وہ زیتون سے روغن زیت ہو

اور انگور سے یونین شیرہ نچوڑ
نکالین عرق سارا انگور توڑ

کہا آکے ساقی نے سب شاہ سے
کیا اوسکو آگاہ اس راہ سے

ہوا دل پہ شہ کے یہ سنکر یقین
سوا اسکے تعبیر اسکی نہین

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ

اور کہا بادشاہ نے لے آؤ اوسکو میری پاس

کہا شہ نے لاؤ اوسی میری پاس
بغیر اوسکے دل ہے ہمارا اداس

بچھا فرش دیبا کا اور اک ہزار
کنیزک کو بھیجا کراون کا سنگار

کہا عائشہ نے کسی نے کہا ۔۔۔ نبی سے کہ جن نے مجھے یون کہا
کہا کچھ نہین اس سے البتہ بیچ ۔۔۔ کہا جو کہ کہتا ہے ہوتا ہے سچ
کہا جن فرشتون نے سنکر کلام ۔۔۔ کہین آنکر کاہنون سے تمام
کوئی بات اونکی کبھی سچ بھی ہو ۔۔۔ ملاتے ہین اک سچ مین سو جھوٹ کو
کہی پھر یہ یوسف نے ساقی سے بات ۔۔۔ کہ کہہ جاکر یون شہ سے اے نیکذات
ترے شہر پر آئے گی کچھ بلا ۔۔۔ اوٹھاویگی خلقت بہت سی جفا
جو ہین سات فربہ یہ گائین تمام ۔۔۔ برس سات آوینگی اے نیکنام
رہے اونمین سب چیز ارزان بہت ۔۔۔ ملے سبکو لبریز آب اور نان بہت
پھر اس بعد ہو خشک سالی تمام ۔۔۔ برس سات تک ہو نہ کھیتی کا کام
یہ خوشے جو ہین سبز انسے مراد ۔۔۔ ثمر اور کھیتی ہے باران و باد
اور ان خشک خوشونسے ہین سات سال ۔۔۔ مراد اونکو جان اونکا ہو بد مآل
نہ کھیتی ہے اونمین نہ آب و ہوا ۔۔۔ گرانی ہو غلہ کی بے انتہا
جو کھایا ہے فربہ کو لاغر نے آ ۔۔۔ مراد اوسکی تجھکو مین اب دون بتا
جو ہو پہلے برسونکا حاصل تمام ۔۔۔ وہ اوس خشک سالی مین کھاوین انام
اسی طرح خوشون کا تو حال جان ۔۔۔ دیا خواب کا تجھکو مین سب نشان
وہین آکے ساقی نے آوی خبر ۔۔۔ کہا شہ سے قصہ وہ سب سر بسر
کہا شہ نے جا پیر یوسف کے پاس ۔۔۔ کہ پھر خوب کر اسکے اندر قیاس

خواب بادشاہ کی تعبیر یوسف سے پوچھنا ساقی کا بادشاہ سے رخصت ہونا

کہا تجھ پہ ٹھہری ہے میری نگاہ — کہ تو مصر کا ہوویگا بادشاہ
مرے دل کو ہوتا ہے بالکل یقین — ترے ہاتھ مین آویگی یہ سرزمین
کہا پھر یہ شہ نے جو دیکھا تھا خواب — کہ جسکا کسیکو نہ آیا جواب
سو آیا ہون تجھ پاس تعبیر کو — بتا خواب کی مجھکو تفسیر کو
روایت ہی شہ نے سبھونکو بلا — جو رویا کا احوال اپنے کہا
گیا بھول پھر اپنی وہ جلد خواب — بلا کر کے اوردنکو پوچھا فسانہ
کہ کیا تم سے مینے کہا اپنا حال — جو کچھ شب کو دیکھا تھا نادر خیال
کہا سب نے ہم سب گئے اوسکو بھول — ہوئے بسکے سب ہم ظلوم وجہول
کیا شاہ نے اون پہ غصہ غضب — کہ تم ہو بھلا کس لیے سب کے سب
کہا شہ سے ساقی نے گر حکم ہو — مین یوسف سے جاپوچھون تعبیر کو
کہا شہ نے اوسکو نہین کچھ خبر — بتاویگا وہ خواب کس طرح پر
کہا تم جو بھولے اوسے یاد ہے — وہ بیشک بڑا مرد آزاد ہے
کہا جاکے کہتا ہون مین اوس سے حال — کرونگا بیان تم سے اسکا مآل
کہی اوس نے پھر جاکے یوسف سے بات — کہ یوسف عجب اک ہوئی واردات
کہ اک شاہ نے رات دیکھی تھی خواب — کسی سے نہ آیا تھا اوسکا جواب
سبھی کو وہ تھی یاد اور شاہ کو — خبر اوس سے تھی ہر دل آگاہ کو
ولے اب گئی بھول سبکے تئین — کسیکو خبر اوسکی اصلا نہین

کہا عائشہ نے کسی نے کہا | نبی سے کہ جن نے مجھے یون کہا
کہا کچھ نہین اس سے البتہ بچ | کہا جو کہ کہتا ہے ہوتا ہے سچ
کہا جن فرشتون نے سنکر کلام | کہین آنکر کاہنون سے تمام
کوئی بات اونکی کبھی سچ بھی ہو | ملاتے ہین اک سچ مین سو جھوٹ کو
کہی پھر یہ یوسف نے ساقی سے بات | کہ کہ جاکر یون شہ سے اے نیکذات
ترے شہر پر آئے گی کچھ بلا | اوٹھاوے گی خلقت بہت سی جفا
جو ہین سات فربہ یہ گائین تمام | برس سات آوینگی اے نیکنام
رہے اونمین سب چیز از ان بہت | ملے سبکو لبس آب اور نان بہت
پھر اس بعد ہو خشک سالی تمام | برس سات تک ہو نہ کھیتی کا کام
یہ خوشے جو ہین سبز انسے مراد | ثمر اور کھیتی ہے باران و باد
اور ان خشک خوشونسے ہین سات سال | مراد اونکو جان اونکا ہو بد مآل
نہ کھیتی ہے اونمین نہ آب و ہوا | گرانی ہو غلہ کی بے انتہا
جو کھایا ہے فربہ کو لاغر نے آ | مراد اوسکی تجھکو مین اب دون بتا
جو ہو پہلے برسونکا حاصل تمام | وہ اوس خشک سالی مین کھاوین انام
اسی طرح خوشون کا تو حال جان | دیا خواب کا تجھکو مین سب نشان
وہین آکے ساقی نے آدی خبر | کہا شہ سے قصہ وہ سب سر بسر
کہا شہ نے جا پھیر یوسف کو پاس | کہ پھر خوب کر اسکے اندر قیاس

هو کی اوسکا جب اپنا بیگانہ اب
بچین آنت قحط سے کیسکر سب
بنی نے کہا مجھ سے کر دار نیک
جو پوچھی تو کرتا نہ کچھ اور لیک
وہ کنعان مین جب تک رہتا رہا
کہا تیسری بار ساقی نے شتاب
دیا جو کہ یوسف نے تھا خواب

کہا کھیتی کرو سات برس لگاکر
جو کاٹو اوسکو چھوڑ دو اوسکے
بال مین مگر تھوڑا جو کھانے ہو
پھر آوین گے اس طرح سات برس
بچے گا کھا جاوین جو رکھا
رہے اونکے واسطے مگر تھوڑا
جو روکے رکھو گے

کیا پھر یہ یوسف نے تم سات سال
کہ کھیتی کرو اونکا دلمین خیال
بطور اپنی عادت کے بونا زمین
زراعت کرو پیچ میں بیج کے
جو کاٹو تو توڑو نہ خوشے مین سے
نہ دانا نکالو نہ توڑو دانے
مراد اسمین تھوڑا جو کھاؤ گے تم
اوسکان کے کام لاؤ گے تم

کہا تجھ پہ ٹھہری ہے میری نگاہ — کہ تو مصر کا ہوویگا بادشاہ
مرے دل کو ہوتا ہے بالکل یقین — ترے ہاتھ مین آویگی یہ زمین
کہا پھر یہ شہ نے جو دیکھا تھا خواب — کہ جسکا کسیکو نہ آیا جواب
سو آیا ہون تجھ پاس تعبیر کو — بتا خواب کی مجھکو تفسیر کو
روایت ہے شہ نے سبھونکو بلا — جو رویا کا احوال اپنے کہا
گیا بھول پھر اپنی وہ جلد خواب — بلا کر کے اوردنکو پوچھا فسانہ
کہ کیا تم سے مینے کہا اپنا حال — جو کچھ شب کو دیکھا تھا نادر خیال
کہا سب نے ہم سب گئے اوسکو بھول — ہوئے بسکے سب ہم ظلوم وجہول
کیا شاہ نے اون پہ غصہ غضب — کہ تم ہو بھلا کس لیے سب کے سب
کہا شہ سے ساقی نے گر حکم ہو — مین یوسف سے جاپوچھون تعبیر کو
کہا شہ نے اوسکو نہین کچھ خبر — بتاویگا وہ خواب کس طرح پر
کہا تم جو بھولے اوسے یاد ہے — وہ بیشک بڑا مرد آزاد ہے
کہا جاکے کہتا ہونمین اوس سے حال — کرونگا بیان تم سے اسکا مآل
کہی اوس نے پھر جاکے یوسف سے بات — کہ یوسف عجب اک ہوئی واردات
کہ اک شاہ نے رات دیکھی تھی خواب — کسی سے نہ آیا تھا اوسکا جواب
سبھی کو وہ تھی یاد اور شاہ کو — خبر اوس سے تھی ہر دل آگاہ کو
ولے اب گئی بھول سبکے تئین — کسیکو خبر اوسکی اصلا نہین

کہا سب نے ہین ساری جھوٹی یہ خواب — نہین اسکا ہم جانتے کچھ جواب
نہین ہم ہین تعبیر اعلام سے — کچھ آگہ نہین واقف اسکام سے
ہوا سنکے غصہ ملک اور کہا — خزانہ مین اور مال تمکو دیا
ہمیشہ سے کھاتی ہو پاتے ہو مال — جو اک کام آیا تو دیتے ہو ٹال
کیا قتل ستر کو اون سے تمام — ڈرے سُنکے یہ حال سب خاص و عام
کہا باقیون کو کہ تم نے اگر — ندی مجھکو اس بات کی کچھ خبر
تو سب کو کرون گا مین اک جا حلال — مین چھوڑون گا زندہ نکیجو خیال
لیا حلم کو حق نے اونسے اوٹھا — ملک سے نکچھ حال اوسکا کہا
کہ یوسف کو تا قید سے ہو نجات — ہوے سارے کاہن و اندیشہ کو مات
جب عاجز ہوے سب صغیر و کبیر — ہوا تنگدل شاہ غم مین اسیر

وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ

اور بولا وہ جو بچا تھا اون مین اور یاد کیا مدت کے بعد

کہا پھر یہ ساقی نے جا شاہ سے — اگر حکم ہو شہ کی درگاہ سے
کہا جس نے پائی تھی وہ مین نجات — کیا یاد گذرے برس چیکے سات

اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ۝

مین بتاؤن تمکو اوسکی تعبیر سو تم مجھکو بھیجو

کہ مین تمکو دیتا ہوا اوسکی خبر — مین تعبیر اوسکی کہون سر بسر

بتا مجھکو کہتا ہے تو جس بدے — کیا مجھکو سجدہ کیا کس بدے
کہا ہوش وہ یوسف علیہ السلام — بھلائی تھی ابلیس سے نیکنام
کہا عذر ساقی نے اپنا تمام — چلا کچھ نہین تیری اسمین بنام
کہا یوسف نے دیکھا دسی مون کہا — کہ تو آتشین اپنے منہ سے ہوا

وہ گنتی مین ہین سات اور سات اور
جو تھین سات وان موٹیان لاکلام
اور اک سات خوشے ہین تازی ہرے
یہ آیت کا مجمل ہوا مدعا
ملک نے یہ دیکھا کہ ہے رود نیل
گیا پانی اوسکا ہی بہنے سے تھم
وہ تھین موٹیان گوشت ہی تھا تمام
پھر آئین نکل سات گائین وہان
جو دبلی تھین گائین وہ دانتون آ
گئین اونکو سینگون تلک سب نگل
نکچھ گوشت کھانے سے زیادہ ہوا
وہ داخل ہوئین شہر مین آنکہ
وہ کرتی تھین ہر وقت آواز سخت
نکل مصر سے پھر جدی ہو گئین
گئین تین اونمین سے مشرق کو چل
اور اک جو رہی وہ ہوا ہو گئی
اور اک سات خوشے ہین تازی تمام

نہایت ہی لاغر ہے سب اونکا طور
اونھین کھا گئین و بلیان سب تمام
اور اتنے ہی خشک اور اوسجا دھرے
اب آگے ہے تفصیل اوسکی ذرا
کنارے پہ ہون اوسکے بے قال و قیل
نکل آئین وان سات گائین بہم
نہ تھا لاغری کا کہین اونمین نام
نہ تھا اونمین جز پوست اور استخوان
لیا موٹیونکو اونھون نے اوٹھا
بدن اونکا ویسا ہی تھا بے خلل
بدن پر وہی پوست سب خشک تھا
پھرین تھین وہ دوڑی ہوئی گھر بہ گھر
نہایت ہی تھی صوت اونکی کرخت
کہین کوئی تھی اور کوئی تھی کہین
گئین تین مغرب کی جانب نکل
یکایک سوی آسمان ہو گئی
نہایت ہی سبز اور شاداب عام

وہ گنتی مین نہین سات اور سات اور
جو تھین سات وان موٹیان لاکلام
اور اک سات خوشے ہین تازی ہرے
یہ آیت کا مجمل ہوا مدعا
ملک نے یہ دیکھا کہ ہے رود نیل
گیا پانی اوسکا ہی بہنے سے تھم
وہ تھین موٹیان گوشت ہی تھا تمام
پھر آئین نکل سات گائین وہان
جو دبلی تھین گائین وہ دانتون آ
گئین اونکو سینگون تلک سب نگل
نکچھ گوشت کھانے سے زیادہ ہوا
وہ داخل ہوئین شہر مین آنکہ
وہ کرتی تھین ہر وقت آواز سخت
نکل مصر سے پھر جدی ہو گئین
گئین تین اونمین سے مشرق کو چل
اور اک جو رہی وہ ہوا ہو گئی
اور اک سات خوشے ہین تازی تمام

نہایت ہی لاغر ہے سب اونکا طور
اونھین کھا گئین و بلیان سب تمام
اور اتنے ہی خشک اور اوسجا دھرے
اب آگے ہے تفصیل اوسکی ذرا
کنارے پہ ہون اوسکے بے قال و قیل
نکل آئین وان سات گائین بہم
نہ تھا لاغری کا کہین اونمین نام
نہ تھا اونمین جز پوست اور استخوان
لیا موٹیونکو اونھون نے اوٹھا
بدن اونکا ویسا ہی تھا بے خلل
بدن پر وہی پوست سب خشک تھا
پھرین تھین وہ دوڑی ہوئی گھر بہ گھر
نہایت ہی تھی صوت اونکی کرخت
کہین کوئی تھی اور کوئی تھی کہین
گئین تین مغرب کی جانب نکل
یکایک سوی آسمان ہو گئی
نہایت ہی سبز اور شاداب عام

گئین خشک تازہ نکو ماری پڑ
لیا چوس اونکو گئی سب جذب کی
ہوئی خشک گویا رطوبت نہ تھی
کیا خشک سب نے رطوبت کو پی
نہ آئی تھی اون مین علامت نظر
اور اک بیٹے دیکھا ہے نازک بدن
نہایت ہی خوش شکل اور خوش بیان
مین دیکھی نہین ایسی صورت حسین
ہوا دل پہ حسن اوسکا نقش نگین

گئین ایسی بہتری مین دیکھی کبھین
نمود اون مین دانے ہوئے اون تمام
گئین سب کے سب خشک ہو بکھر
اوسکے مین پھر اوٹھی گئی مین پڑ
نہایت ہی خوش رنگ و بہتر عام

بیان خواب فرعون و یوسف منظوم

اسے ساتھ بیماری سے وہ تخت پر
غریب سمجھے سب کلام اوسکو چھپا
تا بیھا الملاء افتونی فی رؤیای ان کنتم
اسے دربار والو تعبیر مجھ پر بتاؤ
اسے کاہنون اسکی تعبیر کیا
اگر ہو تم خواب کی تعبیر کرنے والے
جو رویا کی تعبیر کرتے ہو تم
ہوئے سب جو تعبیر کرنے سے عاجز تمام
ہوئے سارے پیچھے کہ ہو کچھ بولو کلام
قالوا اضغاث احلام و ما نحن بتاویل الاحلام بعالمین
بتاویل اور نے خواب مین کی معلوم نہین ہمکو
بولے اور نے خوابون کی تعبیر

کہا ابن عباس نے یہ کلام — کہ دن قید کے جب ہوے سب تمام
تو جبریل آیا تھا یوسف کے پاس — بہت اوسکا چہرہ جو دیکھا اداس
کہا مجھکو پہچانتا ہے تو کچھہ — مین ہون کون اب جانتا ہی تو کچھہ
کہا مین نہین جانتا لیک تو — بہت پاک صورت ہی اور نیک خو
کہا مین ہون جبریل روح الامین — فلک پر سے آیا ہون زیر زمین
کہا مین نہایت خطاوار ہون — خدای برین کا گنہگار ہون
مقرب ہے تو خاص درگاہ کا — امین اور مرسل ہے اللہ کا
مرے پاس آنیکا کیا ہی سبب — کہا تجھہ سے راضی ہوا تیرا رب
تجھے رب ترا بولتا ہے سلام — لکھا صالحون مین ترا آج نام
کہا پھر یہ یوسف نے روح الامین — تو کرتا ہے ہر روز سیر زمین
بتا زندہ یعقوب ہے یا نہین — نشان اوسکا تجھکو ملا ہے کہین
کہا زندہ ہی غم مین ہے مبتلا — خدا نے اوسے صبر ہے کچھہ دیا
کہا میری غربت کا کہہ اوس سے حال — کہ ہے ہجر مین رنج اوسکو کمال
کہا حکم اللہ کا یہ نہین — کہ تیری خبر اوسکو پہونچے کہین
ترے غم مین اوسکو کیا مبتلا — ترے سر پہ زندان کی ڈالی بلا
کہ تا صبر کا تم کو درجہ ملے — طرح گل کے پھر دل تمہارا کھلے
زمانہ ہوا رنج کا اب تمام — چھٹے ہے تو زندان سے اب صبح و شام

اوٹھا خواب سے وہ زمین کے اوپر — کیا جانے جو کی وہ رتبال سے
نہ ایسا ہوا تھا کبھو اس علال سے — نہ دیکھا جو اس حال سے دیکھا جو اب
کہا جانے جو کی وہ رتبال سے — نہ ایسا ہوا تھا کبھو اس علال سے — نہ دیکھا جو اس حال سے دیکھا جو اب

کہا فائدہ تجھکو ہے کسقدر
جو آیا ہے اتنی مشقت تو کر

کہا مجھکو دینار کا اک ہزار
تجارت مین ہے فائدہ ایک بار

جو بازو مین یوسف کے یاقوت تھا
بہت خوب کنگن بھی تھا اک بندھا

کہا اسکو لے اور کنعانکو جا
مرا ایک پیغام بہر خدا

تو پہونچا دے یعقوب تک اے حبیب
کرے تجھکو اللہ جنت نصیب

تو کنعان مین جسوقت داخل ہو یار
تو یعقوب کو یہو گھر سے پکار

یہ کہیو کہ ہے اک عرب کا غلام
تجھے بھیجتا ہے وہ دل سے سلام

وہ زندان مین مصر کے قید ہے
ترے دام الفت کا وہ صید ہے

ترے دیکھنے کا ہے مشتاق وہ
جدائی سے تیری ہوا قاق وہ

سپہ دل نے پوچھا بتا اپنا نام
کہ احوال تیرا کہون جا تمام

کہا نام سے تجھکو کیا کام ہے
یہ کہہ دیجیو جو کہ پیغام ہے

یہ سنکر کے ناقے پہ ہو کر سوار
چلا وان سے خوش ہو کے وہ بیشمار

وہ کنعان مین داخل ہوا آن کر
گیا شب کو یعقوب کے جلد گھر

ندا اوسنے کی جا کے یعقوب کو
پکارا پھر اوس حق کے محبوب کو

بہن تھی جو یوسف کی اوسنے سنا
قریب آکے بولی کہ یا مرحبا

کہا مجھکو یعقوب کی دو خبر
گئے کس طرف ہین مین جاؤن ادھر

کہا اوسنے بتلا کہ کیا کام ہے
کہ خشک اوسکا غم سے سب اندام ہے

کہا اوسنے یعقوب کو جا شتاب
کہ آیا ہے قاصد سن اوسکا جواب

یہ سنتے ہی یعقوب رونے لگا
کہ آیا کہان سے یہ مجھکو بتا

کہا ہے غریبون کا پیغامبر
کیا اوسنے اس جا پہ آکر گذر

اوٹھا جلد اور گر پڑا پھر اوٹھا
پکڑ ہاتھ بیٹی کا وان سے چلا

فصل پھر سے پوچھا کہ ہے کون یہ
کہا اک مسافر نے پوچھے ہے تجھ

کہا اس مسافر کا مین ہون رسول
نہایت ہی اوسکو ہے مجھسے محبت کی بو

اکیلا ہے تنہا ہے بیکس غریب
نہین اوسکو غیر از جدائی نصیب

کہا اپنی آنکھون سے دیکھا اوسے
وہ کیسا ہے اب مجھسے یہ کہہ دے مجھے

کہا مین نے شکل اوسکی دیکھی نہین
پس یہ وہ مجھسے بتا یا نہین

کہا مجھکو اپنا بتا یا ہے نام
کہا اس مین مجھسے چاہے تو کر کچھ کلام

کہا مجھسے اوسنے دعا تیری حق مین کی
کہا ہے ہو موت آسان مجھپہ تری

مراشاہ سے جاکے احوال کہہ — کہ ہون قید مین شب مرا حال کہہ
نہوتی اوسے قید جز پنج سال — نہوتا زیادہ اوسے کچھہ ملال
سنو ایک دن کی عجب واردات — کہون ایک یوسف کی مین تمسے بات
جھروکے مین زندان کے اک روز تھا — وہ بیٹھا ہوا سبکو تھا دیکھتا
یہ دیکھا کہ اک قافلہ شام کا — طرف مصر کے ہے وہ آتا چلا
اور اوسمین ہے اک شخص ناقہ سوار — وہ کنعان سے آتا ہے انسب شعار
سپہر دل ہے نام اوسکا مشہور ہے — اور اوس اونٹنی پر وہ مسرور ہے
جو ناقی نے یوسف کو دیکھا وہین — گئی بیٹھہ تسلیم کر بر زمین
فصاحت سے وہ بات کرنے لگی — کہ یوسف مین کنعان سے آئی ابھی
کہون تجھسے کیا حال یعقوب کا — کہ غم سے ترے اوسپہ کیا کیا ہوا
قد اوسکا ہوا خم ہے مثل کمان — فقط پوست باقی ہے یا استخوان
یہ احوال سنکر کے یوسف کو غم — ہوا سخت یعقوب کا اور الم
وہ آنکھون سے آنسو بہانے لگا — بہت دل مین غم اپنے کھانے لگا
وہ چہرہ جو تھا اوسکا مہتاب وار — ستارے لگے جھڑنے وان بیشمار
نظر آئے آنسو جو کیجے قیاس — ستارے سے مہتاب کو آس پاس
سپہر دل اوٹھا ایک لیکر عصا — کہ دے اونٹنی کو وہان سے اوٹھا
کیا جب ارادہ کہ مارے عصا — زمین مین وہ زانو تلک دھنس گیا

کہا جب یہ یوسف نے منت سے ہار — نہ سے تو اب اسکی طاقت آزار
سپہر دل نے چھوڑا عصا کو وہین — زمین مین دیا چھوڑ اوسکے تئین
چھڑایا وہ چنگل جھروکے کی پاس — کیا اوسکو یوسف نے ہوکر اداس
کیا ارض کنعان سے تو آیا ہے اے نوجوان — کہا ارض کنعان سے تو بھلا جان
یہ دیکھا کہ ہے ہوش اوسکی درست — درازا اور تازہ ہوا لی ہون فراخ
اور اوس سے جو خلق وہ نشانہین ہے — ہین یہ ساری قائم وہ نشانہین ہے
جو اوس سب مین اک شاخ ہے خوشنما — بہت ہی وہ سرسبز و شاداب ہے

تمثیل سورہ یوسف منظوم

وہ لگ جاؤ اور غم سے اوسکے درخت
دل اپنے مین ہر وقت نالان ہوسخت
پھر دل یہ سنکر کے رونے لگا
اور آنسو پیکر جھڑونے لگا
کیا جسنے دیکھا ہے ایسا درخت
کہ جسکے پہ دل کرکے آہ درخت
درخت اس طرح کا ہے یعقوب کا
کہ بارہ سے اک اوسکا بیٹا گیا

نگاہ اوسنے یوسف پہ آکر پھری — دل اوسکا ہوا غم سے زیر و زبر
نہ دیکھے کوئی تا صفت دیدنم — تھا یوسف کے منہ پر نقاب آجو
کیا اوسکو یوسف نے تو کیسے کہا — کہا تھا کہ بھائی ہمارے گیا
کیا اوسنے وہ ہی تجارت کا کام — کہا اوسنے وہ ہی تجارت کا کام
مین آیا ہون جسکی اسطرح غلام — کیا

زمین کے کھلے پردے ساتون تمام
نظر آیا تحت الثری اوسکو عام

نظر آیا واں ایک پتھر پڑا
سفید اور شفاف تھا خوب سا

وہین اوسکو جبریل نے مارا پر
ہوا آدھا ادھر اور آدھا اودھر

پھٹا جب وہ پتھر تو اک سرخ رنگ
نکل اوس سے کیڑا چلا بید رنگ

لیے منہ مین اک سبز پتا تھا وہ
وہی برگ کھا کھا کے جیتا تھا وہ

کہا تجھسے حق نے کی ہے یہ بات
کہ قادر ہون مین ارزق کائنات

جو کیڑیکو پتھر مین پہونچائیگا
تجھے بھول کس طرح وہ جائے گا

اسے رزق پتھر مین بھولا نہ تھا
تجھے بھولتا کس طرح مین بھلا

صفی اور خلیل اور ہمارا ذبیح
تو اولاد مین اونکا ہیگا صریح

تجھے کس طرح بھولتے ہم بھلا
جو پتھر مین کیڑا نہ بھولا ذرا

ہوا ملتجی اوس سے تو جو مجھے
نجانے خدا اور بیندہ تجھے

بھلا اور برا اپنا جانے نہین
مجھے اپنے دل سے وہ مانے نہین

بتا کس نے ابتک بچایا تجھے
اور اون بھائیون سے چھڑایا تجھے

کونین سے نکالا ہی کس نے بھلا
دیا کس نے تجھکو یہ سب مرتبا

سُنا جبکہ یوسف نے حق کا عتاب
ندامت کے مارے ہوا آب آب

لگا کانپنے بید سا بید رنگ
ہوا خوف سے زرد چہرہ یکا رنگ

کہا اے مرے پاک پروردگار
سوا تیرے میرا نہین کوئی یار

ہوا حکم جاری اب اس کام مین — پڑو تم نہ ناحق سکے اوہام مین
جسے پوچھتے ہو سو اب ہو چکا — جو ہونا تھا پہلے ہی سب ہو چکا
کہا تمنے سچ یا کہا ہے دروغ — اسی طرح ہو دیگا اوسکا فروغ
ہوئی فجر جس وقت خباز کو — کہا شاہ نے جلد سولی پہ دو
دیا اوسکو سولی پہ کوسے تمام — دماغ اوسکا کھانے لگے صبح و شام

وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا
اور کہدیا اوسکو جس کو اوسمین سے بچیگا اون دونو مین

کہا اوسکو جسکا ہوا تھا یقین — بچے گا یہ آفت سے غم کچھ نہین
اذْكُرْنِي عِندَ رَبِّكَ
میرا ذکر کریو اپنے خاوند پاس

کہ جب جائیو اپنے صاحب کے پاس — مجھے یاد کریو مین رکھتا ہون آس
یہ آیت کا مطلب ہے رکھہ اسکو یاد — اب آگے ہے تفصیل اسکی زیاد
کہا جب تو شہ کو پلاوی شراب — ذرا کہیو میرا یہ حال خراب
کہ گندری ہین اس بات کو پانچ سال — ہے وان اک جوان کا بہت تنگ حال
وہ مدت سے ہی قید مین شاہ کی — خطا اوسنے کوئی نہین آہ کی
علیم اور حلیم اور مظلوم ہے — نہایت ہی معصوم و مغموم ہے
ہوا قید بیجرم اور بے گناہ — کہا مین کہون گا جو مانیگا شاہ

سورہ یوسف منظوم
موضح القرآن

جو تھے اک ہزار اون مین اور چار سو
کہا چار سو نے ترے ساتھ ہم
ہزار اونمین کہنے لگے ہمکو اب
کہا جاؤ نکلو یہان سے شتاب
پیادے ہین زندان کے چھوڑینگے کب
کہا مین کرون حق سے ایسی دعا
یہ کہکر کے اوسنے اشارا کیا
ہوئین بیڑیان پاؤن کی سب جدا
گئے اوس جگہ سے وہ ساری نکل
جو کوئی سپیدی مین تھا مثل ماہ
سیاہی مین جو تھا کہ مانند شب
جو احمر تھا رنگ اوسکا پیلا ہوا
کوئی انسے ہرگز نہ آگہ ہوا
گئے اپنے اپنے وطن کو تمام
جو باقی تھے باقی رہے قید مین
اس امت کی بھی جرم از فضل رب

لگائے دل اپنے کو یوسف سے تو
رہین قید مین کچھ نہین اسکا غم
چھٹین قید سے بس یہی ہے طلب
کہا پا مین ہے بیڑیونکا عذاب
ہر اک کو کرین گے وہ ڈھونڈھ اور طلب
کہ تم مین سے کوئی بھی پکڑا نجا
اور اونگلی سے تھوڑا سہارا کیا
خدا نے اونھین کر دیا بس رہا
گئی دم مین اون سبکی رنگت بدل
وہ جون سنگ اسود ہو اسب سیاہ
ہوا روز کی طرح رخشان وہ سب
جو تھا زرد قدرت سے نیلا ہوا
کسی نے نہ دامن کسیکا چھوا
یہ قصہ کیا جا کے یوسف کا عام
وہ خوش تھے کہ یوسف کے ہمرہ ہین
مبدل نکوئی سے ہون کیا عجب

یا صاحبی السجن اما احدکما فیسقی ربہ خمرا

یہ فضل ہے اللہ کا ہم پر اور سب لوگون پر لیکن بہت لوگ بھلا نہیں مانتے

یہ ہے فضل اللہ کا ہم پہ سب	اور اون مومنون پر کہ ہین باادب
بہت لوگ لیکن نہین ہین خبر	کہ پوجین اوسے ایک ہی جانکر
کہا پھر یہ یوسف نے اون دو سے آ	کہ میری سنو بات یہ تم ذرا

يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ

اے دو رفیقو بندیخانے کے بھلا کیے معبود جدا جدا

اب اے صاحب قید تم ہو جو دو	ذرا غور کر کے تم اسکو سنو
بہت رب ہین بہتر و یا ایک ہے	کہ اوسکے برابر نہین کوئی شے

خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

بہتر یا اللہ اکیلا زبردست

وہ واحد ہے قہار اور لاشریک	نہین دوسرا کوئی اوسکا شریک

مَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ إِنِ الْحُكْمُ

کچھ نہین پوجتے ہو سوا اوسکے مگر نام ہین کہ رکھ لیے ہین تمنے اور تمہارے باپ دادون نے نہین اوتاری اللہ نے اونکی کوئی سند حکومت نہیں ہے کسی

إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ

سوا اللہ کے اوس نے فرمادیا کہ نہ پوجو مگر اوسکو یہی ہے سیدھی

سوا اوسکے تم جنہین پوجتے ہو وہ نام ہی نام ہین جو تم نے اور تمہارے باپ دادون نے رکھ لیے ہین اللہ نے انکی کوئی سند نہین اتاری حکم نہین کسی کا مگر اللہ کا اوس نے حکم دیا ہے کہ نہ پوجو مگر اوسکو یہی ہے سیدھا دین لیکن بہت لوگ نہین جانتے

نہین حکم اللہ کے سوا اور کسی کا اوس نے حکم دیا ہے کہ نہ پوجو مگر اوسکو یہی ہے سیدھا دین لیکن بہت لوگ نہین جانتے

نہین حکم اللہ کے سوا اور کسی کا اوس نے حکم دیا ہے کہ نہ پوجو مگر اوسکو یہی ہے سیدھا دین لیکن بہت لوگ نہین جانتے

سورہ یوسف رکوع ۱۲ آیت ۴۰

روایت ہے اون ابن عباس سے اس آیت کے معنے جو اوسنے کہے مطلع اور عاصی کو روز حساب خداوند دے گا ثواب و عقاب اسے کو کہ گر نہین جانتے نہین اوسکے وبال کو پہچانتے

روایت ہے ساقی مسلمان ہوا ولیکن نہ ظاہر مومن رہا

بنی عمار سے یوسف کو پہچانکے مسلمان ہوے اہل زندان سے

تب بعد ایمان کے لائق ہے اون کو اگر بات مین اہل زندان کون

کہا اوسنے احوال تم دل کا بر کہو تم سے تعبیر کیا ہے طلب

کہا دو جو تم سے تو کیا ہے طلب رہا ہوں میں سات زندان مین

پوچھا چاہتے تو کہو تم ذرا

ف ١

یعنی بعد ١٢ اس دین پر ہونا سب خلق کے حق مین فضل ہے کرم سے راہ سکھین ١٢

موضح القرآن

توجھو کو نکو کھانا پیاسون کو آب
جہان ہووے دیتا ہی جاکر شتاب

کہا مین بتاؤن تمھین اسکا حال
جو اسلام کا دل مین لاوے خیال

وہ لاکر کے اسلام کہنے لگے
علامت تو اس بات کی ہمکو دے

کہ ہم جان جاوین یہ تعبیر خواب
کہی سچ ہی تو نے زروے کتاب

دلیل ایک یوسف نے اونسے کہی
کہ ہو اونکو معلوم یہ بات بھی

کہ یوسف کو ہے علم تعبیر خواب
وہ جسطرح کہتا ہے ہووے شتاب

قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا

بولا نہ آنے پاویگا تمکو کھانا جو ہر روز تمکو ملتا ہے مگر بتا چکونگا تم کو اسکے تعبیر
اوس کے آنے سے پہلے

کہا تمکو آوے نہین وہ طعام
کہ کھایا ہے تمنے اوسے فی المنام

بتاؤن تمھین اوسکی تعبیر مین
کہون اوسکی سب تمسے تفسیر مین

خبر دون تمھین اوسکی قبل از وقوع
کہ ہو دل تمھارا ادھر کو رجوع

کہون تجھ سے معنی اس آیت کے اور
ذرا سُن انھین کرکے اب دل مین غور

یہ دونون سے یوسف نے اوسدم کہا
کہ اک بات تمکو مین دو ہون بتا

جو کچھ تمکو کھانیکو آوے گا اب
سنو مجھ سے تفصیل تم اوسکی سب

جہان سے وہ آویگا کھانا تمام
تمھین حال اوسکا کہون لا کلام

کہا اس طرح کا طعام آوے گا
تمھارے وہ کھانیکے کام آویگا

ہوا جسکہ داخل وہ زندان مین	عبادت کیا کرتا تھا آن مین
عبادت مین اوسکی گذرتی تھی رات	نہ رونے سوا اور تھی اوسکی بات
وہ روتا تھا غم کھا کے اس طرح پر	کہ سن کر کے روتے تھے دیوار و در
جو تھے قیدیان سبکو الفت ہوئی	بہت ساتھ اوسکے محبت ہوئی
یہ عادت تھی یوسف کی ہر صبح و شام	وہ زندان مین پھرتا رہی تھا مدام
وہان کے مریضونکی کرتا دوا	ضعیفون کی امداد مین تھا سدا
کیا ایکدن اوسنے زندان مین دور	جو دیکھے تو وہ شخص بیٹھے ہین اور
نہایت ہی محزون و مغموم ہین	ہین عاجز بہت اور مظلوم ہین
وہ ساقی و خباز تھے شاہ کے	نہ تھا کوئی اونکی خبر آکے لے
کہا تم پہ کیون اس طرح کا ہے غم	کہا کہتے ہین تجھسے دو خواب ہم
ہمین خواب سے اپنے ہیگا ہراس	اوسی غم سے دل ہے ہمارا اداس

قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ؕ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ

کہنے لگا اون مین سے ایک مین دیکھتا ہون کہ مین نچوڑتا ہون شراب اور دوسرے نے کہا مین دیکھتا ہون کہ اوٹھا رہا ہون اپنے سر پر روٹی کہ جانور کھاتے ہین اوسمین سے

کہا ایک نے مینے دیکھا یہ خواب	نچوڑون ہون انگور سے مین شراب
کہا دوسرے نے مرا سن کلام	کہ روٹی دھری سر پہ مینے تمام

فا
جسنے شراب دیکھی
وہ بادشاہ کا ساقی بنا
تھا دوسرا نان بائی
تھا لیکن خلاف
عادت دیکھا کہ سر پر
سے جانور نوچتے
ہین زہر کی تہمت
ہین دونون قید
سے آخر نان بائی
پر ثابت ہوئی
موضح القرآن

سورہ یوسف منظم

بجھ سے ملک کو وہ تینون تمام
بلا
سو خواب خباز کا جا
گیا گھر مین وہ شہ کو داخل ہوا
دوسرے تین خوان اوسکے سر پہ دھرے
وہ تینون ہین بس یہ تینون ہے جم
ہوم اوسپہ پڑا بہت کرتیان
اوہلک روٹی سر پہ سے کھا تیان
بتا ہمکو اسکی تعبیر تم
بیان کی کچھ اب اسکی تفسیر کی
نچوڑتا ہون مین انگور کو
نظر آتین بیلے بھرا ہوا
اوسمین سے شاخین لیا اونکو نچوڑ
جبھی اوس سے شاہ نے لیا اونکو تھا
بنائی شراب اوسکے شربت سے بھر
اوسنے ملک کو وہ پیالہ دیا
اوسنے اوسکو پیا
اوسنے اوسکو پیا
اوسنے اوسکو پ

کسی نے خبر شاہ کو اوسکی دی
کیا قید شہ نے اونھین پھر تبھی

ہوا قید یوسف زلیخا کا حال
بگڑنے لگا اور ہوئی پر ملال

ہوا دل کو اوسکے نہایت قلق
دل و سینہ ہونے لگا اوسکا شق

تڑپتا تھا دل اوسکا مچھلی کی طور
سوا غم کے کوئی نتھا ذکر اور

لگا بہنے آنکھو نسے خون جگر
بھرا لعل و گوہر سے آنسو کا گھر

دیا بھیج باندی کو یوسف کے پاس
کہ ہرگز نہونا تو دلمین اوداس

تو مت جانیو ہے تجھی پر عذاب
مرا دل بھی کھاتا ہی پیچ و تاب

تو اورون کے نزدیک ہی قید مین
مین تابع ہون تیری نہ بھول اس بہین

کہ یوسف تو آنکھو نکا ہی میری نور
ندیکھون کی کچھہ گر ہوا مجھسے دور

قیامت مین جسوقت ہو نفخ صور
ہر اک کا ہو دہشت سے وان رنگ دور

خدا بھیج دیگا فرشتے کو پاس
کہ مومن کو کہدے نہونا اوداس

تو اورون کے نزدیک ہی رنج مین
رکھین ہم تجھے نعمت و گنج مین

یہان رنج ہے دشمنون کے لیے
نہ تم پر کہ آزاد ہنے کیے

لباس اور کپڑے شراب اور طعام
زلیخا اوسے بھیجتی صبح و شام

اجازت ملک سے زلیخا نے لی
کہ خدمت مین اوسکی نہووے کمی

وہ اورون کے نزدیک محبوس تھا
زلیخا کے دل مین وہ مانوس تھا

اسی طرح دنیا مین مومن حقیر
ہے ظاہر مین نزدیک سبکے فقیر

خدا کے وہ نزدیک ہمکو عزیز
نہین اس سے بہتر کوئی اور چیز ۱

سنو ایک دن کا عجب ماجرا
زلیخا نے اس طرح سے کہدیا

کہ زندان مین جسوقت تو جائیگا
تو یوسف کو تو مار پوچھا کر

کہ تو دوسرے ذرا دور ہی تھا خفیر
کہ اس سے اسکو مارہی ہے تو

قو عاشق ہے تجھ سے نہین آہ تاب
کیا دل کو میرے نہین آہ تاب

ہوا جاہے غم سے مرا دل کباب
نہین کوئی صورت کہ آوے نظر

سوائے شکل اوسکی پہ بار بار تو
وہ روئے گا مارے پہ تیرے ستم زور

مین اوازار اوسکی کرونگی زدور

یہ نسخہ سوائے یوسف منظوم کے

اسی طرح سے اللہ بھی عاشقون کی یاری کرتا ہے

یہ بندے سے کوئی بھی درگاہ حق مین بیٹھے

جو کہ زاری ہو دیر مین بھلی

اگر بیچ کیا اورون ہو انیکنام

نبی نے کہا آفت حسن ہے

عبادت کی آفت ہے ہنسنا بہت

ریا آفت علم ہے

بہت آفت نسیان آفت ہے بہت

کہ پہلے برس سے جو دیکھا ہو حال
کسینے کوئی خواب ہو یا خیال

کہے مجھسے تعبیر اوسکی کہون
بیان خوب توضیح سے مین کرون

لگے پوچھنے لوگ تعبیر خواب
وہ دیتا تھا شایستہ سبکو جواب

لگے لوگ آنے بہت فوج فوج
جس مین بھی اوسکا ہوا اوج موج

طعام اور تحفے بہت بیشمار
اوسے لوگ دیتے تھے لاپار بار

کچھ افطار بعد اوس سے لیتا وہ کھا
فقیرون کو باقی وہ دے ڈالتا

جو تھے قید مین اونکو دیتا وہ سب
ہوئے اوسکے تابع وہ سب اس سبب

دلون مین وہ سب کے ہوا پھر بلند
وہان قید مین جو کہ تھا شخص بند

رہا کرتے یوسف کی خدمتمین سب
کھڑے رہتے حاظر وہان باادب

بچھا فرش اوسپر بٹھایا اوسے
رئیس اپنا سب نے بنایا اوسے

روایت ہے یوسف سے ہو ہمکلام
دیا آکے جبریل نے یہ پیام

کہ تو قید ہاتھون سے اپنے ہوا
جو اللہ سے تو نے مانگی دعا

اگر عافیت مانگتا حق سے تو
نہوتی تجھے کچھ بھی ایذا کبھو

تھا زندان مین جو بڑا کارکن
کہا اوس نے یوسف سے اک اور سُن

تجھے چاہتا ہون دل وجان سے
مین کہتا ہون یہ بات ایمان سے

کہا مجھکو دیوے خدا اب پناہ
نہ دل کو لگاوے ترے میری چاہ

کہا کس لیے تجھکو نفرت ہوئی
بُری کیون ہماری محبت ہوئی

ہوا سُن کے اوسکو ہوا ہو گئی	گویا گرد کشتی کے اصلا تھی
ہوئے دیکھ حیران یہ سب ماجرا	کہا اسمین تمکو تعجب ہے کیا
جو ہوا اپنے مولا کا فرمان پذیر	نہوا اوس سے مخلوق کو کچھ گزیر
جو منہ سے نکل اوسکے اک بات جاے	ہوا کیون نہ پورا اوسے کر دکھاے
جہان حکم پر اوسکے ہوئے روان	زمان و زمین انجم و آسمان
یہ کہکر کے دریا مین جا تار ہا	مگر پھول کی طرح تر تار ہا
زمین پر وہ جس طرح چلتا تھا راہ	اسی ڈھب سے پانی پہ جاتا تھا واہ
جو دیکھا زلیخا نے یوسف کا حال	کہ اوسکو ہے مجھسے تنفر کمال
کہی جاکے یہ زوج سے اپنے بات	کہ سُن مجھسے اک بات اے نیکذات
کیا مجھکو یوسف نے بدنام اب	مرا حال کہتا ہے لوگون مین سب
نہین اسکا کچھ اور باقی علاج	مگر یہ کرے قید تو اوسکو آج
یہ جانگی خلقت زلیخا اگر	اسے چاہتی رکھتی کب قید کر
یہی شاہ کو بات آئی پسند	کہ کیجے کسی طرح یوسف کو بند
ہوئی سبکے ظاہر یہی دل مین بات	وہ یوسف کی ظاہر ہوئی گو برات

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ

پھر یون سوجھا لوگون کو وہ نشانیان دیکھے پر

نشان صداقت بھی ظاہر ہوا	پھیے حال سے اوسکے ماہر ہوا

کہا مینے کر تو دعا تا بچین
یہ فراق اسباب ہم سو نہ لین

اوٹھایا تہ اوسنے کہا پھیر یون
کہ اے مالک آسمان بی ستون

تو غالب ہے بندون پہ اپنے تمام
برآوے دعا سے تری سبکا کام

عرب نے یہ اتنے مین کی پھر ندا
کہ کس نے یہ کی ہم پہ ہے بد دعا

کہ گھوڑے ہمارے ہوئے سارے موت
کسیکی ہوئی بد دعا سے یہ موت

پھر اونکے لیے اوسنے کی اک دعا
کہ اے مالک الملک رب العلا

تو اس کو بھی دے اس بلا سے نجات
کہ ہین یہ بھی بندے تو ہے پاکذات

یہ تائب ہوئے اپنے افعال سے
ہمارا نہین کچھ گیا مال سے

ہوئی اونسے بھی سب بلا اونکی دور
کیا عفو اونکا خدا نے قصور

گیا قافلہ اوس جگہ پھر ٹھہر
وہ اعراب سارے گئے اپنے گھر

کہا مینے اے مہر دین متین
بحق نبی سید المرسلین

تو ہے کون بتلا مجھے اپنا نام
کہ تیرا ہوا آج سے مین غلام

کہا حسن مرار ابعہ نام ہے
مگر تو بتا تیرا کیا کام ہے

کہا خواہش مرد گر ہو تجھے
تو قربت مین اپنی جگہ دے مجھے

کہا تجھ سے پوچھونہین ایک بات
جواب اوسکا دے مجھکو اے نیکذات

کہا مین کہ پوچھہ اوسکو کہتی ہے کیا
کہا عقل کی جڑ ہے مجھکو بتا

کہا مینے ہین عقل کو حصے دس
کہا اونکی تقسیم کہ مجھہ سے بس

کہا اوس سے تو مرد کو دی ہے کیا
خدا نے اور اک عورتون کو ہے کیا

کہا اوسنے اب مجھکو شوہر کا حال
بتا اوسکی تفصیل اے باکمال

پھر اونہین سے نو عورتون کو دیا
جو باقی تھا مردون کو دیدیا

ازل مین اسی طرح حصہ کیا
کہا اب تعجب ہے مجھکو یہ کیا

کہا اک جز سر مری عقل خالی ہوا
کہا اوسنے تقصیر تیری ہے کیا

کہا ایک جز اور ہے عقل کا
کہا اوسنے ہے وہ بھی تجھمین ہوا

کہا اونکی تقسیم کہ مجھہ سے بس
کہا اونکی تقسیم کہ مجھہ سے بس

کہا اوسنے ہے وہ بھی تجھمین ہوا
کہا اوسنے ہے وہ بھی تجھمین ہوا

کہا اوسنے تقصیر تیری ہے کیا
کہا اوسنے ہے وہ بھی تجھمین ہوا

کہا اوس سے تو مرد کو دی ہے کیا
خدا نے اور اک عورتون کو ہے کیا

کہا اوسنے اب مجھکو شوہر کا حال
بتا اوسکی تفصیل اے باکمال

پھر اونہین سے نو عورتون کو دیا
جو باقی تھا مردون کو دیدیا

ازل مین اسی طرح حصہ کیا
کہا اب تعجب ہے مجھکو یہ کیا

کہا اک جز سر مری عقل خالی ہوا
کہا اوسنے تقصیر تیری ہے کیا

کہا ایک جز اور ہے عقل کا
کہا اوسنے ہے وہ بھی تجھمین ہوا

کہا اونکی تقسیم کہ مجھہ سے بس
کہا اونکی تقسیم کہ مجھہ سے بس

کہا اوسنے ہے وہ بھی تجھمین ہوا
کہا اوسنے ہے وہ بھی تجھمین ہوا

کہا اوسنے تقصیر تیری ہے کیا
کہا اوسنے ہے وہ بھی تجھمین ہوا

کہا اوس سے تو مرد کو دی ہے کیا
خدا نے اور اک عورتون کو ہے کیا

کہا اوسنے اب مجھکو شوہر کا حال
بتا اوسکی تفصیل اے باکمال

پھر اونہین سے نو عورتون کو دیا
جو باقی تھا مردون کو دیدیا

ازل مین اسی طرح حصہ کیا
کہا اب تعجب ہے مجھکو یہ کیا

کہا اک جز سر مری عقل خالی ہوا
کہا اوسنے تقصیر تیری ہے کیا

کہا ایک جز اور ہے عقل کا
کہا اوسنے ہے وہ بھی تجھمین ہوا

کہا اونکی تقسیم کہ مجھہ سے بس
کہا اونکی تقسیم کہ مجھہ سے بس

کہا اوسنے ہے وہ بھی تجھمین ہوا
کہا اوسنے ہے وہ بھی تجھمین ہوا

کہا اوسنے تقصیر تیری ہے کیا
کہا اوسنے ہے وہ بھی تجھمین ہوا

کہا اوس سے تو مرد کو دی ہے کیا
خدا نے اور اک عورتون کو ہے کیا

کہا اوسنے اب مجھکو شوہر کا حال
بتا اوسکی تفصیل اے باکمال

پھر اونہین سے نو عورتون کو دیا
جو باقی تھا مردون کو دیدیا

ازل مین اسی طرح حصہ کیا
کہا اب تعجب ہے مجھکو یہ کیا

کہا اک جز سر مری عقل خالی ہوا
کہا اوسنے تقصیر تیری ہے کیا

کہا ایک جز اور ہے عقل کا
کہا اوسنے ہے وہ بھی تجھمین ہوا

کہا اونکی تقسیم کہ مجھہ سے بس
کہا اونکی تقسیم کہ مجھہ سے بس

کہا اوسنے ہے وہ بھی تجھمین ہوا
کہا اوسنے ہے وہ بھی تجھمین ہوا

کہا اوسنے تقصیر تیری ہے کیا
کہا اوسنے ہے وہ بھی تجھمین ہوا

دعا تو تری ہو گئی ہے قبول
وے لے دی ہے مہلت اسکو نہ بھول

کہ تا دل ہماری طرف ہو ترا
کبھی نام ہرگز نہ بھولے مرا

دعا دل مین کرتے تھے یوسف کی باپ
پس از سال بستم ہوا پھر ملاپ

حکایت

کہا مالک ابن دینار نے
طریق ولایت کے سردار نے

نبی کی زیارت کو جاتا تھا مین
مدینے کو مکہ سے آتا تھا مین

گیا قافلہ جبکہ آدھی وہ راہ
ہوئی راہ گم مجھسے اوس وقت آہ

جو دیکھا تو اک شعلۂ نور ہے
کبھی پاس میرے کبھی دور ہے

کبھی مجھسے غائب کبھی میرے پاس
کہا دل مین اپنے مین ہو کر اداس

کہ اے صاحب شعلہ از بہر حق
دکھا اپنی صورت مجھے بے قلق

یہ کہتے ہی ظاہر ہوئی اک پری
نہایت ہی تھی او مین جلوہ گری

گویا مہر نکلا ہے مشرق سے اب
وہ عورت تھی او حسن اوسکا عجب

کہا مجھسے باتین تو متکر فضول
کیا مینے کہنا ترا سب قبول

مین آئی ہون کیا مجھکو کہتا ہو تو
بتا تجھکو کسکی ہے یان جستجو

کہا مینے دیکھا جو تیرا جمال
گیا بھول سب مجھکو جو تھا میرا حال

کہا تجھکو ہوتی خدا کی جو چاہ
نکر تا طرف غیر کے تو نگاہ

کہا پھر کسی سے محبت نکر
خدا کی طرف اپنی رکھیو نظر

نہ پھیر یگا تو مجھہ سے انکار کید — تو ہو جاؤنگا دام مین انکی صید
مرا دل رہے مائل اونکی طرف — تو ہونگا جاہلون مین شمار اور تلف
جہالت سی ہے یان گنہ اب مراد — مین کہتا ہون اسکو ذرا رکھیو یاد
بہت کید انکار کرے مجھکو خوار — کہ مین زانیون بیچ ہونگا شمار
زنا مین ہین نقصان دس بالیقین — ہی نقصان عقل اور نقصان دین
ہے نقصان عمر اور رزق اوسکو جان — خدا ہووے غصہ بہت بیگمان
اسی سے اوڑی سبکے چہرہ کا نور — اسی سے ہو پیدا جدائی ضرور
اسی سے ہو نسیان پیدا ضرور — پڑے صالحون کے دلون مین فتور
اسی سے دعا اوسکی مردود ہو — اسی سے وہ مانند نمرود ہو
اسی سے عبادت نہووے قبول — ہون دشمن اسی سے خدا اور رسول
لکھا جائے زانی کے ماتھے پہ یون — ذرا اسکو سُن لے مین تجھہ سے کہون
کہ ہے یہ خدا سے نہایت بعید — نہین اسکی قسمت مین ہو نا سعید
قریب آگ دوزخ کے زانی رہے — نہ جنت کا آرام حق اوسکو دے
کرے ہے زنا سُن دلون کو سیاہ — زنا ہی جہان کا جہان ہو تباہ
نبی نے کہا جو کوئی ایکبار — زنا کو کرے ہون عمل اوسکی خوار
عمل جبط سب اوسکی ہو جائین نیک — نہ چالیس دن تک لکھا جاوے ایک
حدیثون مین آیا ہے زانی کا حال — وہ کرتا ہے دنیا سے جب انتقال

ظاہر معلوم ہوتا ہو کہ اپنے ماتا کے پیٹ سے نکلتے ہی اللہ تعالے نے اوسکو اپنی دشمنی قبول کرنیکا اون کا قسمت مین آدمی کو چاہیے کہ اپنی بھلائی کو ڈھونڈے

کہان اوسکی قسمت کہ ہم سے ملے
کہو اوسکو تا اوسکا دل ٹک کھلے

ہمارا نہین ہے کوئی یان نظیر
کہ مفتون ہین ہم پر صغیر و کبیر

کہا ایک نے اوس سے ہو کر خفا
کہ مین اسکا سمجھی ہون سب مدعا

مراد اسکی یہ ہے کہ مجھ سے تمام
یہ بیٹھی ہین اور کیے جان کلام

اسی واسطے ہو رہا ہے خموش
بھرا اوسکے دل مین ہے الفت کا جوش

کہا سب نے پھر کر لے تو اختیار
جسے چاہے ہم مین سے اے ہوشیار

کہا او بھکھڑی ہو تم اب سبکی سب
مجھے بھی تمھاری نہین ہے طلب

نکل آئین محروم ہو کر تمام
نہ اوسنے کسی سے کیا کچھ کلام

زلیخا سے آکر یہ سب نے کہا
کہ نعمت مین تو نے جو اوسکو رکھا

اطاعت نے تیری کیا ہی خراب
کہ دیتا نہین تجھکو اصلا جواب

اب اسکو تو تھوڑے دنون قید کر
کہ بھوکا پیاسا رہے بیشتر

تو دے پاؤن مین بیڑیان اوسکے ڈال
کہ پہونچے ذرا اوسکو رنج و ملال

ترا ہو کے ناچار تابع رہے
نہ پھر بات یہ سرکشی کی کرے

یہ کہکر کے گھر کو گئین اپنے سب
زلیخا نے یوسف کو پھر کر طلب

بٹھایا اوسے سامنے اپنے لا
بہت عاجزی سے یہ اوسکو کہا

کہ مین چاہتی ہون کہ تو میرے پاس
رہے اور نہو دلمین اپنے اوداس

کہا مین نہین چاہتا اب یہ بات
رہون پاس تیرے مین اب ایک رات

سو اوسنے نہ مانا یہ سیدا کیا | رکھا آپ کو مجھسے اوسنے بچا

وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ

اور مقرر اگر نہ کریگا جو مین اوسکو کہتی ہون البتہ قید پریگا

نہ اوسنے کیا گر جو کہتی ہون مین | کیے قید بن پھر نہ رہتی ہو نمین

وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝

اور ہوگا بے عزت ل

اور البتہ ہوگا یہ خوب خوار | کیا اوسنے جیسا مجھے دل فگار

یہ آنکھون مین ہوجا سبکی حقیر | پھرے جیسے پھرتی ہین در در فقیر

کہا عورتون نے یہ اوسکے حضور | زلیخا نہین اسمین تیرا قصور

تو ناچار ہے اور مجبور ہے | ترا عذر ہر جا پہ منظور ہے

تو ہے آدمی تیرا کیا ہی قصور | فرشتہ بھی دیکھے تو ہوجاوی چور

اگر تو کہے جاوین ہم اوسکے پاس | کہین اسکو گریہ کرے کچھ قیاس

ترے وصل پر اوسکو راضی کرین | نصیحت بہت اوسکو سب ملکر دین

کہا تم سے ایسا اگر کام ہو | تمہارے سبب مجھکو آرام ہو

رہے جب تلک جسم مین میری جان | نہ بھولون یہ احسان کبھی بیگمان

ہمیشہ کو ممنون احسان ہون | تمہاری ہی باندی مین ہو کر رہون

کہی سب نے یوسف سے ملکر یہ بات | غنیمت ہی ہم مین زلیخا کی ذات

ل

اوسنے کر دیا رد
یہ بات کسی تا وہ
بھی سمجھا دین
اور حضرت یوسف
در کر قبول
کرین ۱۲

موضح القرآن

قصہ یوسف منظوم

سرون کے دیے کھول ملکر خیال
دیے دوش پر دونون طرفہ وزلف زال
دیا کھول سینے کو اپنے تمام
پھایا تھا ہر اک نے الفت کا دام
وہ زلفون مین چہرہ کا اوسکے ظہور
انہ جیسے بدلی مین چمکے ہے نور
دیے کھول چلمنی سے ہر اک نے نکال
لگین کرنے تحفہ وہ یوسف کا حال

یہ عورت کی لذت سے واقف نہین
گمان کیا سب نے کہ یہ عزیز اور محسن
اور اوسکو تھا اوس طرف التفات
لگین تکنے وہ سب کا تکنا تھا اصلا وہ بات
وہ ہوا اوسنے تاکا کسی طور سے
یہ یوسف کی جان پر بڑی تک نظر
لگین تکنے وہ سب بیگانہ تکنا
وہ تکنا تھا یوسف کی جان کا

وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ط

اور کہنے لگیان حاش للہ نہین یہ شخص آدمی

کہا سب نے حاشا نہین یہ بشر	جمال اوسکا حیران ہوئین دیکھکر

اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۝

یہ تو کوئی فرشتہ ہی بزرگ ف

نہین یہ مگر ہے فرشتہ کریم	ہے آگاہ اسکا خدائے علیم
جو اون عورتون نے سنا یا الم	کٹے ہاتھ اونکو نہ تھا اوسکا غم
اگر موت کے وقت نور آلہ	نظر آئے مومن کو بے اشتباہ
اگر درد جان کندن اوسپر نہو	تعجب تم اسکا نہ ہرگز کرو
کہ لذت مین اوسکی وہ ہو جاوے چور	وہ سختی ہو سب موت کی اوس سے دور
مرین مصر کی عورتین اون مین سو	روایت ہی یہ بھی مرین تین سو
اور اک چار سو کی روایت ہی جان	ہوئین تین سو ضعف سی ناتوان
سبب کیا کہ اونکے کٹے سبکے ہاتھ	زلیخا رہی ثابت اون سبکے ساتھ
جواب اوسکا یہ ہے زلیخا جو تھی	وہ جب سے کہ یوسف پہ عاشق ہوئی
چھری کو کبھو بھی لیا تھا نہین	وہ کہتی تھی یہ بات اونکے تئین
محبت ہوئی جبکہ دل مین عزیز	نہ لی ہاتھ مین کاٹنے کی مین چیز
روایت ہے یہ بھی جو کرتی نظر	وہ یوسف پہ ہوتی تھی بیخبر

فقط زندگانی کا رہتا تھا نام — روایت ہے اور تیسری یہ بھی — مین دیتا ہون اوس تم پہ کانشان — زلیخا عشق سے معتاد تھی — کہ یہ کہ اوسوقت قائم رہی — وہ فرخون کے ساتھ یوسف کے ساتھ — بھی ڈر سے بھاگے دوسی اور — کہ پہلے سے وہ اسکا خطا دیکھا — دیا حکم حق نے اسی وا سطے — یہ مومنی کو اب تو صفا دالے — جو دالا تو وہ از دہا ہو گیا — کہا حق نے موسی نے کیا ہوا — کہا اسکو پھر سے تو دیکھ لے — کہ دشمن سے کاٹے گا اس سے ہاتھ

حریر اک مرصع جواہر مین کل | سپیدی مین جیسے چنبیلی کا گل
کیا اک قمیص اوسکا تیار تھا | کہ جسمین زری ہی کا سب کار تھا
بٹھایا وہ یوسف کو دل شاد ہو | جہان جسکے دیکھے سے آباد ہو
اور اک سبز دیبا کی چادر منگا | دیا اوسنے یوسف کو اوسدم اوڑھا
وہ سونیکے کنگن مرصع تمام | کہ تھا در و یاقوت کا گرد کام
پنہائے وہ ہاتھون مین یوسف کے لا | وہ عشاق کی جان کی تھی بلا
کہا پھر یہ یوسف سے میرا کہا | اگر مان لے تو کہون مین ذرا
کہا جس مین مرضی ہو اللہ کی | وہ مانون گا سن اے زلیخا سبھی
کہا تجھکو جس وقت بولون مین آ | اوسی وقت باہر تو آنا چلا
کہا مین تو تابع ہون تیرا غلام | نہین مجھکو کچھہ عار اے نیکنام
جب آکر کے سب عورتین بیٹھہ لین | ہر اک کو وہان کرسیان اوسنے دین
کہا عورتون سے کہ یوسف کا شوق | ہمین حد سے زیادہ ہے اور سب پہ فوق
طلب سب نے یوسف کو اوس سے کیا | کہ دیکھین وہ ہم صورت نے بہا
لیا پھر زلیخا نے اوسکو بلا | کہا لو یہ دیکھو سراپا اوٹھا

وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ج
اور بولی یوسف نکل آنکے سامنے

کہا اوسنے یوسف کو اب آنکل | تری دید کے سب ہین مشتاق چل

وہ نکلا تو عورتونے کی جیسے چھری
اک آف سی جانون پہ اپنی پری
جلا یا تو نہین سر سے لے تا بفرق
سیاہی پہ جسطرح گرتی ہے برق
وہ اک چودھوین رات کا چاند تھا
اور جلا اسمان اوس سے سارا ہوا
قالھا را آینہ آدنک
پھر جب دیکھا اوسکو مبہوت ہین
کہا جسنے دیکھا اوسنے ہوش وحواس
اور اوسکی طرف سے پھیرین نظر
ہوئین سب وہ بیخود اوسے دیکھکر
جنہون نے کہ دیکھا نہ تھا اپنی خبر
ہر اک کی اسپر رہی اوسکی نظر
دیا اوس مین کچھ فکر اور کر دیا
ہر اک کے بدن مین جو مارا تھا جوش
ہر اک کا وہان حیض جاری ہوا
کہ بیخود تھی حیرت سے ہر ایک فرد
لیا ہر ایک نے وہ دیکھا اونگلیان کاٹ لی
ہوئین دیکھ حیران حسن و جمال
کیا روح نے جسم سے انتقال
کہ ہاتھ کچھ انکو پایا نہ درد
وقطعن ایدیھن
اور کاٹ دالے اپنے ہاتھ
ہوا لیمون تھا اور ہاتھ مین چھری
ہر اک کے بدن مین جو مارا تھا جوش
ہر اک کا وہان حیض جاری ہوا
کہ بیخود تھی حیرت سے ہر ایک فرد
لیا ہر ایک نے وہ دیکھا اونگلیان کاٹ لی
ہوئین دیکھ حیران حسن و جمال
کیا روح نے جسم سے انتقال
کہ ہاتھ کچھ انکو پایا نہ درد
وقطعن ایدیھن
اور کاٹ دالے اپنے ہاتھ
ہوا لیمون تھا اور ہاتھ مین چھری
ہر اک کے بدن مین جو مارا تھا جوش
ہر اک کا وہان حیض جاری ہوا
کہ بیخود تھی حیرت سے ہر ایک فرد
لیا ہر ایک نے وہ دیکھا اونگلیان کاٹ لی
ہوئین دیکھ حیران حسن و جمال
کیا روح نے جسم سے انتقال
کہ ہاتھ کچھ انکو پایا نہ درد

سبب یہ کہ سب نے کیا مکر تھا
کہ اس رشک سے یوسف کو دیکھیں ذرا

زلیخا نے اونکو کیا تب طلب
کہ آؤ مرے گھر مین تم سبکے سب

اس آیت کا مطلب ہوا یان تمام
اب آگے ہے تفصیل مین کچھ کلام

سنا جب زلیخا نے مصری تمام
بُرا مجھکو کہتے ہین سب خاص و عام

یہ سنکر کے دل ہی مین کھایچ و تاب
رہی چپ یا کچھ نہ اونکو جواب

ولے یہ کہا ایک ہمراز کو
کہ جا مصر کی عورتون پاس تو

یہ کہہ آؤ سبکی ضیافت ہی آج
تمہارے مرض کا بھی ہوگا علاج

وفا ندز کرتا ہے اپنی عزیز
بتون کی کچھ اک دلمین مانی تھی چیز

زلیخا نے گھر کا کیا انتظام
بچھائے ہر اک جا پہ قالین تمام

مرصع زمرد و یاقوت کے
دھرے سنگ فرش اوسپہ موقع سے سجے

جڑاؤ تھے سونے و چاندی مین سب
ہر اک کو تھا اونکا تماشا عجب

زلیخا سے دائی نے پھر یہ کہا
بھلا دیکھہ تو اب تو کرتی ہے کیا

تجھے عورتین طعن کرتی ہین سب
بھرا سب کے دلمین ہی قہر و غضب

بدی سے تجھے ساری کرتی ہین یاد
دلونمین ہے اونکی نہایت فساد

پکاتی ہے اونکے لیے تو طعام
ہے انعام یہ دشمنون پر تمام

کہا اونکو اس طرح دون پیچ و تاب
کہ ہو جاوے دل اونکا جلکر کباب

نہ مارون نہ اونکو کرون آپ قید
اونھین پر پڑی اونکا سارا یہ کید

جب آئین وہ سب عورتین مجتمع ہوئین
اور اونمین وہ سب عورتین مجتمع ہوئین

اور اونمون سے ہر ایک کو اک چھری دی
اور اونکو مہیا کیا ایک ترنجی

پھر اونکے تئین یہ کہا کہ ہر اک کو
کہ کاٹو ترنج اور چھری سے اور کھاؤ

یہ کہکر بلایا زلیخا نے یوسف کو
کہ اونکے تئین تو دکھا اپنا جوبن

کہا پھر کہ یوسف سے ہر ایک کو
کہ اونکے تئین تو دکھا اپنا جوبن

کیا یوسف نے سر کو نیچا کہ اونکو
نہ دیکھا کہ ہو شرم سے کچھ خجل

کیا پھر زلیخا نے یوسف کو ظاہر
کہ اونکے تئین تو دکھا اپنا جوبن

کیا یوسف نے سر کو اونچا کہ اونکو
نظر آیا وہ حسن یوسف کا عالم

کہ اونکے تئین دیکھتے ہی ہر اک کو
ہوا ایسا ہر ایک کو اپنا عالم

کہ ہر ایک کی ہاتھ سے چھری گر پڑی
اور اونکی نہ کچھ ہوش مین ہوش باقی

ہر اک کا جگر عشق سے آب ہو
کہ اونکے بدن مین نہ تاب و توان

زدن عقل کا اونکی مین گل چراغ
ہوا عشق مین اوسکے بیتاب ہو

بھی درد پھر نہ لاون اوسے
ہوا تنگ کہ ہو سے جگر داغ داغ

پھر اونکون اوسے نہ چھپاون اوسے
بتون مین اکیا یوسف کو اونکو دکھا

محبت مین دیتی ہون سب کو پھنسا

کہا جاکے پیغامبر نے پیام — کہ کرتی ہے تجھکو امیرہ سلام
یہ کہتی ہے ہے کوئی ایسی سبیل — ملاقات ہو تجھ سے قدر قلیل
تو میرے لیے ہو مین تیرے لیے — ذرا فکر کر کچھ تو میرے لیے
کہا دو طرح سے یہ ہونی ہے بات — سُنون اوسکی سُن مجھسے تو واردات
ہے اول یہ اسلام کرلے قبول — اوسے مان جو کچھ کہے ہی رسول
دوم یہ کہ قلعے کو تو چھوڑ دے — ریاست کی بو دل سے تو توڑ دے
کہا سنکے راضی ہون مین اور قبول — کیا مینے جو کچھ کہے گا رسول
یہ کہکر دیا کھول قلعے کا باب — سپرد اونکے اونکو کیا بیحجاب
جوان سنے پھر اونکو مسلمان کیا — کہا پڑھ تو کلمہ محمدؐ کا آ
کہا مین ہون بارے امیر سپہ — مجھے جانتے ہین صغیر و کبیر
کوئی تیرے لشکر مین تجھسے بڑا — جو ہووے تو لے چل تو مجھکو ذرا
کہا اوسنے سردار ابن عمرؓ — ہین اس سارے لشکر کو باور تو کر
گیا اوسکو اون پاس لیکر شتاب — دیا اوسکو ابن عمرؓ نے جواب
کہ کلمہ محمدؐ کا تو مُنہ سے بول — شہادت مین اپنی زبان کو تو کھول
کہا اوسنے تجھسے بھی کوئی بڑا — اگر ہو تو اوسکا بتا دے پتا
کہا وہ عمرؓ سب کا ہے بادشاہ — کہا مجھکو لیچل وہان خواہ مخواہ
چلے لیکے اموال و لشکر تمام — ہوئے ساتھ لوگ اوسکے سب خاص و عام

عمرؓ نے کہا پڑھ تو کلمہ کو اب
اگر دین احمد سے مجھکو طلب
کہا اوسنے ہے کوئی تجھسے بڑا
کہا ہان وہ ہے سرور انبیا
ولیکن ہوا اونکا جنت مقام
علیہ الصلوٰۃ وعلیہ السلام
ہین منظور اس فخر الحرمین کے
ہے باعث امن ہر ایک شے
ہوا جسکے اوپر خدا مہربان
ہوئی اوسکی نعوذی ایمان
بتا کے وہ جو جو ہے مین آئی شتاب
پڑھا اوسنے کلمہ بصد آب و تاب
کیا پھیر اوسنے کوچ سوئے عرب
ہوئی اسکی مسلمان سب آل و شتاب
ہوا اسکا پیچھے مسلمان سب لشکر
ہوئے اسکے ہمراہ سب مومن و کافر
ہوا اسکا پیچھے مسلمان سب لشکر
ہوئے اسکے ہمراہ سب مومن و کافر

تفسیر سورۂ یوسف منظوم

مری جان کو قبض کر یا الٰہ
خوشی آئی ہے مجھکو کرنی ابگاہ
سر اپنا نبی کی دھر اقدس پہ
دم سرد کھینچا بسوز جگر
دمین جان بحق اوسنے تسلیم کی
ہوا شاد و فائق وہ تعظیم کی
یہ دیکھ اوسکو ایسا عمرؓ نے کہا
کہ ایسا مسلمان عاقل سکے سوا
غسل و دیے کفنا اوسکو دھی
نماز جنازہ سب لوگون نے پڑھی
قیامت تک لوگون نے اوسکو وہان
بتا فضل معبود کا اک نشان
فلما کلمہ سبحانہ و تعالیٰ عن ھن آدمک بحواء بکی آدم علیہ السلام
سنا مصر کی عورتون کا جو کید
زلیخا ہوئی عیش مین غم کے قید

عطا عسکری سے روایت ہے کہ
مین کہتا ہون تجھسے حکایت ہے یہ
عمر ابن خطاب نے ایک سال
دیا بھیج فارس کو لشکر کا کال
سوارون کو اپنے کیا جو شمار
سوا تھے لشکر کے سردار این عم
سو تھے لشکر کے سردار اور قوی
وے سب آگے تابع تھے باور قوی
لیا ایک قلعے کو جاکر گھیر
ہوئی فتح ہونے مین کچھ اوسکی دیر
رئیس اوسمین عورت خوبصورت بڑی
نہایت حسین اور قابل بڑی
چڑھی وہ بلندی پہ اوسکی نظر
کہ تا لشکر اسلام دیکھے مگر
جوان ایک اودن مین بہمد شباب
شجاعون دلیرون مین تھا انتخاب

قصہ سورہ یوسف منظوم

اوٹھا مارکے گھوڑے کو ٹاوہ نیزہ بدست
لگا مارنے کرنا وہ نیزہ بدست
کہین جا کے کرتا تھا وہ ہوا
اودھر سے جوا رہا تھا جنگ
نہایت ہی چستی سے کرتا تھا جنگ
اودھر اوسکی چستی کی اودھر دل کی
نہایت ہی بھائی تھی اوسکو پری
نظر اوسپہ جو اوسکی اوٹھی پڑی
کہا اوسکی بابت کسی سے کہ یہ
کہا نور در سے آ کہین جا چھپی
کہا قلعہ آکر نہین جا چھپی
کہا کس طرح اپنے جی سے گئی
کہا دیکھ کے اوسکو جی سے گئی
یہ ہوگا کہ نظر اوسپہ جب پڑی
اوسی وقت بھیجا بلا کر رسول
کہا جا اوس جوان بانہی دیکھ کو

فرشتون نے یہ دیکھہ نام اللہ — لیا درد سے دل سی بھر کر کے آہ
لیا ایسے ڈھب سی خدا کا جو نام — لگا نیر کی طرح دل مین تمام
لیا ایسے الحان داؤد سے — براہیم اپنی گیا بود سے
نہ ہوش اوسکو باقی رہے تھے بجا — کہا ان سے ٹک ہوشمین اپنے آ
کہ تم کون ہو مجھکو کہہ دو شتاب — کہ زہرہ مرا سن کے ہوتا ہے آب
کہا ہم ہین بندے خدا کے کہا — کہ اک بار وہ نام پھر لو ذرا
کہا کچھہ ہمین دو تو پھر نام لین — اوسی نام سے پھر مشرف کرین
کہا جتنے ہین یہ ہمارے غنم — تمھارے تئین سب یہ دیتے ہین ہم
پھر اوس سے زیادہ خوش آواز ہو — اونھون نے لیا نام اللہ کو
وہ سن عقل سب اوسکی جاتی رہی — جو ہوش آئے یہ بات اوسنے کہی
کہ اک بار پھر تم وہی نام لو — خدا کے لیے مجھکو ٹک تھام لو
کہا ہمکو کچھہ دو تو لین نام پھیر — کہ اسمین بہت ہمکو ہوتی ہے دیر
کہا جو کہ گھر مین مرے چیز ہے — دیا تمکو ہمنے وہ ہے جتنی شے
پھر اوسنے بھی زیادہ اک آواز کی — کہ دل آب ہو بہ گیا سنتے ہی
کہا پھر بھی اللہ اک بار اور — کہو نام اوسکا کرو مجھپہ غور
کہا بے دیے ہم کہین گے نہین — چلے جائین گے ہم ابھی پھر کہین
کہا مجھکو کر لو تم اپنا غلام — چراؤن گا مین بکریان لاکلام

فرشتون نے یہ دیکھہ نام الٰہ — لیا درد سے دل سی بھر کر کے آہ
لیا ایسے ڈھب سی خدا کا جو نام — لگا نیر کی طرح دل مین تمام
لیا ایسے الحان داؤد سے — براہیم اپنی گیا بود سے
نہ ہوش اوسکو باقی رہے تھے بجا — کہا ان سے ٹک ہوشمین اپنے آ
کہ تم کون ہو مجھکو کہہ دو شتاب — کہ زہرہ مرا سن کے ہوتا ہے آب
کہا ہم ہین بندے خدا کے کہا — کہ اک بار وہ نام پھر لو ذرا
کہا کچھہ ہمین دو تو پھر نام لین — اوسی نام سے پھر مشرف کرین
کہا جتنے ہین یہ ہمارے غنم — تمھارے تئین سب یہ دیتے ہین ہم
پھر اوس سے زیادہ خوش آواز ہو — اونھون نے لیا نام اللہ کو
وہ سن عقل سب اوسکی جاتی رہی — جو ہوش آئے یہ بات اوسنے کہی
کہ اک بار پھر تم وہی نام لو — خدا کے لیے مجھکو ٹک تھام لو
کہا ہمکو کچھہ دو تو لین نام پھیر — کہ اسمین بہت ہمکو ہوتی ہے دیر
کہا جو کہ گھر مین مرے چیز ہے — دیا تمکو ہمنے وہ ہے جتنی شے
پھر اوسنے بھی زیادہ اک آواز کی — کہ دل آب ہو بہ گیا سنتے ہی
کہا پھر بھی اللہ اک بار اور — کہو نام اوسکا کرو مجھپہ غور
کہا بے دیے ہم کہین گے نہین — چلے جائین گے ہم ابھی پھر کہین
کہا مجھکو کر لو تم اپنا غلام — چراؤن گا مین بکریان لاکلام

سورہ یوسف منظوم

کہا اوسنے موسی کا ہم کو ہے حکم — کہ لے جائین ہم تم کو مصر عظیم
کہا ہم چلا ہون منا جات کو — کہا اوسنے بھی اک عرض سن لیجیے
کہا ہم نے کیا عرض تم سے کرین — کہا اوسنے مین ہون خدا کا امین
کہا ہم نے کیا ہم کو فرمان ہے — کہا اوسنے مین بھی تو مہمان ہون
کہا ہم نے کیا ہم کو درکار ہے — کہا اوسنے مین بھی تو نادار ہون
کہا ہم نے کیا ہم کو درکار ہے — کہا اوسنے مین بھی تو نادار ہون
کہا ہم نے کیا ہم کو درکار ہے — کہا اوسنے مین بھی تو نادار ہون
کہا ہم نے کیا ہم کو درکار ہے — کہا اوسنے مین بھی تو نادار ہون
کہا ہم نے کیا ہم کو درکار ہے — کہا اوسنے مین بھی تو نادار ہون
کہا ہم نے کیا ہم کو درکار ہے — کہا اوسنے مین بھی تو نادار ہون

کہا بیگا قرآن کو بھی عظیم
اور خلق نبی کو بہ لطف عمیم

قیامت کو اور زنے کو تمام
وہ شرک اور کید زنان کو ہی عام

اسی طرح ہے چند جا اور بھی
جو دیکھے تو پاویگا اونکو سبھی

خبر مصر مین پھر یہ پھیلی تمام
یہ قصہ ہوا شہر مین یہ عام

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَةُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَفْسِهِ

اور کہنے لگین کئی عورتین اوس شہر مین عزیز کی عورت خواہش کرتی ہی اپنے غلام سے اوسکا جی

کہی شہر مین عورتون نے یہ بات
کہ ہی مصر مین اک عجب واردات

کہ بی بی جو رکھتا ہے اپنی عزیز
نہین عشق مین اوسکو صلا تمیز

بلاتی ہے یوسف کو وہ اپنے پاس
ملاقات کی اوس سے رکھتی ہے آس

قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا

فریفتہ ہوگئی اوسکی محبت مین

ہوا ہے محبت مین دل اوسکا چور
حواسون مین اوسکے پڑا ہی فتور

ہوا پر محبت سے دل کا لہو
یہ ہے ابن عباس کی گفتگو

ٹھون تجھ سے کسکو کہین ہین شغاف
بہت اوسکے معنون مین ہی اختلاف

دماغ اوسکے معنی کہے بعض نے
کتابون مین ہین یہ بھی دیکھو لکھے

کہا بعض نے قلب کا درمیان
جو مشہور ہے روح کا وہ مکان

کسیکی مراد اوس سے سارا بدن
ہوا کہدیا تجھکو اے جان من

بیان اب مین کرتا ہون تفصیل وار
ہے اخلاص و وسواس و انفاس یار

من کہتے نشان محبت ہین چار
کہ اخلاص چوتھا ہے ان مین سردار

کہون اونکا قصہ ذرا تم سنو
کہون او کیا قصہ ذرا تم سنو

جو ابراہیم کو جب خدائے جلیل
لگا کہنے یہ ہے ہمارا خلیل

فرشتون کو کسنے یہ غم ہوئی
دلون کو نہایت ہی کلفت ہوئی

یہ یوسف کا ہوگا غلام اس سے قابل کیا ہوگا

اگر ہووے پیچھے سے کرتا پھٹا
تو جھوٹی زلیخا ہوئی بیخطا
اور یوسف کو بے شبہہ سچون سہی جان
یہ مضمون آیت ہے تو اسکو مان

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ

پھر جب دیکھا عزیز ذکر تا اوسکا پھٹا پیچھے سے

جو دیکھا قمیص اوسکا سب خوب سا
تو پیچھے ہی سے اوسکو پایا پھٹا

قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ

کہا بیشک یہ ایک فریب ہے عورتونکا

وہ کرتا ملا جبکہ پیچھا پھٹا
زلیخا پہ وہ جرم ثابت ہوا
زلیخا سے کہنے لگا یون عزیز
کہ سن تجھکو اصلا نہین کچھ تمیز
تو کہتی تھی اوس شخص کی کیا جزا
کہ اہل سے تیری جسنے بُرا
یہ کہنا ترا تھا سراسر فریب
نہین تجھکو کہنا یہ دیتا تھا زیب

اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ ۝

البتہ تمھارا فریب بڑا ہے

ہے بیشک تمھارا بڑا مکر کید
کہ دانا بڑا اسمین ہو جاے صید

يُوسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا

یوسف جانے دے یہہ مذکور

یہ کہکر کے یوسف سے پھر یون کہا
کہ یوسف تجھے مرحبا مرحبا

کہا ہے زلیخا کے وہ اہل سے	اگر حکم ہو تو وہ آکر کہے
اوٹھا بول اک بچہ شیر خوار	زلیخا کا وہ تھا زخویش وتبار
گواہی کو اوس نے ادا کر دیا	جو حق تھا گواہی کا پورا کیا
شہادت مین ہین دو روایت عجب	سنو تم ذرا اونکو کہتا ہون سب
کہ تھا ایک مرد عاقل وہوشیار	معلم حکیم اور خدمت گزار
زلیخا کا کہتے ہین تھا ابن عم	حکیم اور دانا وہ صاحب قلم
ہوا حکم صادر کہ آوے شتاب	وہ آیا شتابی بصد اضطراب
بلائے زمانے کے عالم تمام	وے حاضر ہوے شہ کی مجلس مین عام
لگا پوچھنے پھر یہ شاہد سے شاہ	کہ اس بات کا تو ہوا ہے گواہ
تو سچ کہدے جو کچھ کہ معلوم ہے	یہ کیسی مرے گھر مین اب دھوم ہے
کہا کھینچنے کی اک آواز سخت	مین باہر سے در کے سنی تھی کرخت
پھٹا تھا قمیص اوسکا بڑے زور سے	ولیکن خطا وار کیسے کسے
نہین ہے یہ معلوم آگے تھا کون	کھڑا کون تھا اور بھاگی تھا کون
قمیص اوسکا آگے سے گر ہی پھٹا	ہے یوسف کی اسمین سراسر خطا
اگر شق ہے پیچھے سے وہ پاک ہے	خطا مین زلیخا ہی چالاک ہے
روایت ہے یہ دوسری سن اسے	کتابون مین اوی آہے یون لکھے
کہ لڑکا تھا چالیس دنکا تمام	شہادت کا اوسنے لیا سر بکام

سورہ یوسف

اگر اسکا کرتا پھٹا پیچھے سے

تو یوسف ہے جھوٹا ہے سب کہنا اسکا

اور اگر کرتا اسکا پھٹا ہے آگے سے

تو وہ عورت ہے سچی یہ باور کرو

اگر شق ہے کرتا زلیخا سے صاف

خطا وار اوسمین زلیخا ہے معاف

قمیص اوسکا آگے سے گر ہی پھٹا

ہے یوسف کی اسمین سراسر خطا

اور جھوٹا ہے یوسف کہ اسکی زبان

نہین اسمین کچھ شک ہے اسمین گمان

فان کان قمیصہ قد من القبل فصدقت وھو من الکاذبین

وان کان قمیصہ قد من دبر فکذبت وھو من الصادقین

اگر شق ہے کرتا پیچھے سے اور وہ ہے سچا

اور اگر ہے پیچھے سے پھٹا کرتا اسکا

بھی ہے سچی اور وہ ہے جھوٹا

اگر ہے یہ

۱۵

اوس عورت کا تاسے دار ایک لڑکا دودھ پیتا یہ بول اوٹھا

سورہ یوسف

قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا

بولی اور کچھہ سزا نہین ایسے شخص کی جو چاہی تیری گھر مین برائی

کہا کیا جزا ہیگی اوس شخص کی
مگر یہ کہ ہو قید یا ہو عذاب
یہ آیت کے معنی ہوئے سن عزیز

کرے اہل کے ساتھہ تیرے بدی
لگین تازیانے اوسے بیحساب
سمجھہ انکو گر تجھکو ہے کچھہ تمیز

اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

مگر یہی کہ قید پڑے یا دکھہ کی مار ف

زلیخا کو کہنے لگا یون عزیز
کہا قتل کرنا نہین خوب ہے
کہی جب زلیخا نے شہ سے یہ بات

کرون قتل اسکو کہ ہے بے تمیز
اِسے قید کرنا ہی مطلوب ہے
تو غصہ ہوا یوسف نیکذات

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ

یوسف بولا اسی نے خواہش کی مجھسے کہ نہ تھامون اپنا جی

کہا اسنے مجھکو کیا ہے طلب
ہوے یہ معنے آیت کے سارے تمام
لگا پوچھنے پھر زلیخا سے شاہ
نہین حکم کرتا ہے قاضی کبھی
نہو کچھہ بھی ثابت بغیر از گواہ

ہوئی نفس سے اپنے عاجز یہ اب
اب آگے مین کرتا ہون اسمین کلام
ہے اس بات کا کوئی تیری گواہ
جو دعوی کرے بس فقط مدعی
چلا شاہ بھی اسمین قاضی کی راہ

حضرت یوسف دوڑسے نکل جانے کو وہ دوڑنا پکڑنے کو ۱۲ موضح القرآن

بنظم

بلا کرکے بندون کو یوسف سے خدا
علم سے دیا سیکے تن کو وجود
کہا مجھکو کرو تم زکوع و سجود
کیا تم نے اکرام ہر طرح کا
مرا حکم تم کیون نہ لائے بجا
مرے ام کا کیون کیا تم خلاف
تمھارا یہ تقصیر ہو کب معاف
کیا فحش دین مین جلا اور زنا
نہایت ہے میرا تو بند ہ برا

تمامہ شاہد سے یوسف سے ہم گواہ
کہا ہو جو گا اس بات کا کیا جواب
ہوا دور گا اس سے کون کیا اور کمان
تمامہ شنے سے یوسف کے بقول شاہ
گواہی جو دیگا وہ اوسکی تمام

وشہد شاھد من اھلھا ان کان قمیصہ قد من دبر فصدقت وھو من الکاذبین اور گواہی دی ایک گواہ نے ایک عورت کی کہ اگر کرتہ اسکا پھٹا ہے پیچھے سے تو سچ کہتی ہے عورت اور جھوٹا ہے مرد کہا

چہارم وہ دو شخص ہو جنمین پیار ۔۔۔ ولیکن وہ ہو بہر پروردگار
چھپاوے جو صدقہ کو اپنے مدام ۔۔۔ لیا حشر مین اوسنے عالی مقام
اور اک وہ کہ عورت ہو صاحب جمال ۔۔۔ دل اوسکا طرف اوسکی آیا کمال
بلا اوسنے تنہا دیا اوسکو چھوڑ ۔۔۔ فقط خوف حق سے لیا منہ کو موڑ
نبی نے کہا نور ایمان کا ۔۔۔ زنا جو کرے اوس سے ہووے جدا
چہل روز کے بعد اوسکو تئین ۔۔۔ ملے خود جو چاہے خدا یا نہین
مجوس اور کتابیہ سے گر زنا ۔۔۔ کرے جو نبی نے اوسی یون کہا
جہنم کے سو در کھلین قبر مین ۔۔۔ سب اعضا قیامت تلک دان جلین
قیامت مین تابوت مین آگ کے ۔۔۔ نبی نے کہا ہو کہ زانی اوسکے

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ

یون ہی اس واسطے کہ ہٹاوین اوس سے برائی اور بے حیائی

اسی ڈھب جو بندہ ہو ثابت قدم ۔۔۔ بُرے کام سے پھیر دیتے ہین ہم
خیانت کو جانو کہ کہتے ہین سو ۔۔۔ بُرے کام کو فحش لے مان تو

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝

البتہ وہ ہے ہماری چنی بندون مین ۱۵

ہماری وہ بندون سو تحقیق تھا ۔۔۔ جنھین ہم نے اخلاص دل مین دیا
وہ بندہ تھا خالص خدا کا ضرور ۔۔۔ اگرچہ ہوا اوس سے اتنا قصور

اور دونون دوڑے دروازے پر دونون ۔۔۔ کہ جلدی تھی پہونچی ہر اک تا بدر
سبب یہ کہ یوسف جو پہونچے شتاب ۔۔۔ نکل جاے گھر سے بصد اضطراب
زلیخا وہ دوڑی تھی اوسکے پیچھے ۔۔۔ کہ دروازے کو بند جا کر کرے
جو آگے تھا یوسف زلیخا تھی پس ۔۔۔ چلا اوسکا یوسف پہ کھینچی قمیص

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ

اور عورت نے پیچھے سے پھاڑا قمیص

زلیخا نے کھینچا اوسی وہ پھٹا ۔۔۔ جو پیچھے سے یوسف کا کرتا پھٹا
نہ پہونچا کہ یوسف نکل جاے باہر ۔۔۔ گیا زور کر وان سے یوسف نکل

وَاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ

اور دونون ملے عورت کا خاوند سو دروازے پر

وہ دونون سید سے اپنے وہ آ ۔۔۔ ہوئی کا دروازہ جس جا پہ تھا
زلیخا نے دل سے فراڈ و فریب ۔۔۔ سمجھا کچھ اوسکا سمجھا کچھ
کہا بیچ شوہر سے بہت سا تبھی ۔۔۔ کہ اپنے کو تو گندہ سے وہ بچا

قَالَتْ

---

۱۵ وقال الله تعالى في موضع القرآن

خدا کا ہوا حکم جبرئیل کو
کہ یہ بندۂ خاص ضائع نہو

پلک کے جھپکتے ہی روح الامین
کھڑے مثل یعقوب تھے بس وہین

گویا دانت مین اپنی اونگلی دبے
یہ کہتے ہین یوسف مین تیری لیے

بڑی دور سے قصد کر آیا ہون
کہ اس کام سے مین تجھے روکدون

نہ قاصد ہون جس کام کے اولیا
یہ لائق نہین جو کرین انبیا

اوسے دیکھکر اوسکو آئی حیا
کہا دلمین ظالم تو کرتا ہے کیا

روایت ہے یہ بھی زلیخا نے جب
کیا قصد یوسف سے ہو بے ادب

عبادت کا اک بت تھا مندا اوس سے موڑ
دیا اوسپہ پردہ زلیخا نے چھوڑ

کہا اوس سے یوسف نے یہ کیون کیا
کہا مجھکو اس بت سے آئی حیا

کہا تجھکو پتھر سے اتنا ہے ڈر
خدا سے مجھے کیون نہو دی خطر

یہ کہکر کے سر کو تلے کر لیا
زمین پر بھی اوسنے یہ دیکھا لکھا

کہ جسنے کیا جس طرح کا عمل
ملے گا اوسی طرح کا اوسکو پھل

روایت ہے یوسف نے جس وقت پر
زلیخا پہ کی آن کے پھر نظر

لگا رونے ابلیس آوازمار
لگا پیٹنے سر کو کپڑے اوتار

ہوا جمع لشکر سب اوسکا تمام
کہا تجھپہ کیسا پڑا سخت کام

ہمارا تو مرشد ہے اور سبکا پیر
ہمارا ہے سب بات مین دستگیر

بھلا تجھپہ آفت بتا کیا پڑی
تو کرتا ہے آسان مشکل اڑی

مسابقہ کا بیان

بھارم

ارادہ کیا تھا کہ کھولے اوسے	جو پہلی گرہ تھی ٹٹولے اوسے
جو دیکھے تو ہے سامنے ایک کف	وہ تھا صاف شفاف مثل صدف
ہتھیلی ہوئی ایک ظاہر وہان	کسی ہاتھ کا واں نتھا کچھ گمان
کسی کا نہین ہاتھ ظاہر وہان	فقط اوس کفدست کا ہے نشان
لکھا اوسپہ یہ ہے کہ اے نیکذات	وہ جانے ہے جو کچھ کہ ہے دلمین بات
ہتھیلی تھی جبریل کی جان تو	لکھا اوسپہ یہ تھا اسے مان تو
نہ یوسف نے اوسپر کیا التفات	دیا کھول اوسکو نہ سمجھی یہ بات
اسی طور سے ہاتھ ظاہر ہوا	لکھا تھا یہ اوسپر سو اوسنے پڑھا
کہ جو مشورت تین مین ہو چھپا	تو چوتھا اوسے جانتا ہے خدا
اگر پانچ مین مل کے ہو مشورت	چھٹا ہو خدا اوسکو تو بھول مت
پڑھا اور نہ اوسپر کیا التفات	گرہ کھول دی دوسری سُن یہ بات
گرہ تیسری بھی وہ دی اوسکی کھول	نہ سمجھا لکھا وہ ہتھیلی کا بول
اسی طرح کف پر یہ دیکھا لکھا	کہ یوسف اگر تو نے کی یہ خطا
ترا نام نبیون سے کٹ جائے گا	نبوت کا فرمان پھٹ جائے گا
پھر اوسپر بھی اوسنے کی کچھ نظر	وہ دی کھول چوتھی گرہ بیخطر
وہی کف ہوا پھر ظاہر تمام	لکھا تھا نہ کیجو زنا کا تو کام
یہ ہے فاحش اور یہ بری راہ ہے	اسے دیکھتا تیرا اللہ ہے

خدا تجھسے راضی پھر البتہ ہو
جو اتنا خزانہ رہ حق مین دو

رہا ایک باقی جو ہے وہ عزیز
سو اوسکو بھی دیتی ہون مین ایک چیز

پیالے مین اک زہر قاتل ہین دون
ہلاک اوسکو بھی ایک دم مین کرون

اوسے ڈال صندوق مین دفن کر
نہو پھر کسی کو کچھ اوسکی خبر

کہا دن قیامت کے کیا دون جواب
خدا مجھسے لیویگا جس دم حساب

نہ لیتا ہے رشوت نہ ڈرتا ہے وہ
جو چاہے سو ہر وقت کرتا ہے وہ

کہا ابن عباسؓ نے تین چیز
زلیخا نے کین اور ہوئی بے تمیز

کہ تینون ہین وہ معصیت اور گناہ
کہون اونکو دل مین تو رکھنا نگاہ

کیا ایک تو اوسنے دروازہ بند
کیا گھر الگ دوسرے تھا پسند

طلب تیرے اپنا مطلب کیا
خدا نے بیان انکو سب کر دیا

نہ یوسف کی حق نے کہی کوئی بات
سبب کیا ہے اوسکا سن اے نیکذات

کرے جو کوئی حق کی باتونکو گوش
خدا اوسکا ہوتا ہے خود پردہ پوش

زلیخا خدا کی اطاعت سے دور
ہوئی تھی کیا فاش پردہ ضرور

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا

اور البتہ عورت نے فکر کیا اوسکا اور اوسنے فکر کیا عورت کا

زلیخا نے یوسف پہ قصد آکیا
اور اوسنے بھی اوسپر ارادہ کیا

ارادیکا یوسف کے تھا یہ سبب
بلا انبیا پر اوتارے ہے رب

کہا ابن عباسؓ نے تین چیز
زلیخا نے کین اور ہوئی بے تمیز

کہ تینون ہین وہ معصیت اور گناہ
کہون اونکو دل مین تو رکھنا نگاہ

کیا ایک تو اوسنے دروازہ بند
کیا گھر الگ دوسرے تھا پسند

طلب تیرے اپنا مطلب کیا
خدا نے بیان انکو سب کر دیا

نہ یوسف کی حق نے کہی کوئی بات
سبب کیا ہے اوسکا سن اے نیکذات

کرے جو کوئی حق کی باتونکو گوش
خدا اوسکا ہوتا ہے خود پردہ پوش

زلیخا خدا کی اطاعت سے دور
ہوئی تھی کیا فاش پردہ ضرور

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا

اور البتہ عورت نے فکر کیا اوسکا اور اوسنے فکر کیا عورت کا

زلیخا نے یوسف پہ قصد آکیا
اور اوسنے بھی اوسپر ارادہ کیا

ارادیکا یوسف کے تھا یہ سبب
بلا انبیا پر اوتارے ہے رب

ارادہ

زلیخا گئی سامنے بیٹھ آ — ملاپ اور خلطہ بہت سا کیا
کہا گھر ہے یوسف یہ تیرے لیے — کہا مجھکو حق نے بہت سے دیے
کہا جسطرح مین کھون وہ تو کہ — کہا مجھکو حق کا نہایت ہے ڈر
ارادہ جو بد دل مین بھی لاؤن گا — زمین پھٹ کر اوس مین سما جاؤنگا
کہا حسن تیرا ہے کیا خوب شے — کہا حق نے پیدا کیا ہے سو ہے
قیامت مین اوس منھ کو تو دیکھیو — کہ اوسکے مقابل مین کوئی نہو
مگر جبکہ مجھسے نہو یہ گناہ — خدا بخش دے مجھکو اوسوقت آہ
کہا تیری آنکھین ہین یوسف عجب — کہا قبر مین دیکھیو اسکا ڈھب
کہ پانی ہو منہ پر بہین گی مرے — نہ یہ پاس ہرگز رہین گی مرے
ذرا ایسی باتون سے تو منہ کو موڑ — مین جاؤن زلیخا مجھے دے تو چھوڑ
کہا تیرے یوسف ہین کیا خوب بال — کہا قبر مین دیکھیو انکا حال
کہا واہ تیرا ہے کیا خوب قد — کہا حق نے پیدا کیا نیک و بد
کہا دیکھ لے مجھکو تک اک نظر — کہا مجھکو اس بات کا اب ہے ڈر
قیامت کو اندھا اوٹھون قبر سے — اگر آج بیٹھون نہ مین صبر سے
کہا پردے دیتی ہون سارے مین چھوڑ — ذرا منہ کو اپنے مری طرف موڑ
کہا رب سے پردہ نہین کچھ ضرور — کہ دیکھے ہے سب جا وہ نزدیک و دور
کہا میرے سینے پہ رکھ اپنا ہاتھ — کہا ہین فرشتے نگہبان ساتھ

قیامت کو دونون نہین دیونگا ڈال — کہا مجھسے اس بات کا ہے سوال
کہا تو نہین کیا ہمارا خدا — کہا جا جا تون نے دیا مجھکو پتہ
فضا تجھ تلک مجھکو لاتی ہے کھینچ — نہین مین تو تجھ تک نہ آتا کبھی
مرا مول تجھسے نہوتا کبھی — کہا مین نے پوچھا ہے یہ تم تمام
سواب سارا تیرے پہ ہے اس اوپر — کہا اے زلیخا خدا سے تو ڈر
ڈرون ہون کہو پھر مین جا جا — کہا تیرے یوسف نے سو بار یہ
کہا صاحب باغ دیکھا ہے تو — کہا ہان دیکھا ہے سو ہے خوب تر
کہا کیا ہوا اب مرے رنگ کو — کہا تیرے یوسف نے ترک کیا
کہا بیڑی کیونکر نہ جھکتی بھلا — کہا تیرے یوسف نے ترک کیا
کہا آب آنکھون مین یوسف کے ہے — کہا ہان ہے سو ہے خوب تر
کہا مجھکو دونون کی مین یوسف کے ہے — کہا ہان ہے سو ہے خوب تر
کہا مجھکو کانی ہے یہ گفتگو — کہا ہان ہے سو ہے خوب تر
کہا مجھکو دونون کی مین یوسف کے ہے — کہا ہان ہے سو ہے خوب تر

تلے اور اوپر مین ویسا ر — درو در پہ ہر جا یہ نقش و نگار
ہوا جبکہ تیار اس ڈھب سی گھر — زلیخا کو دی جا کے سب نے خبر
وہ لیکر کے یوسف کو آئی وہان — خواصون کو اپنی کیا پاسبان
خواصین ہر اک در پہ تھین تیس تیس — زلیخا کو اون سبکی آئی تھی ریس
ہر اک پاس دنیا کا اونمین لباس — کھڑی جا ہوئین در کہ وہ آس پاس
دیا حکم داخل نہو کوئی غیر — کہ یوسف ہو یا آپ دیکھو وہ سیر
وہ تھی باپ کے گھر کی دائی جو سا — پکڑ کر کے لائی وہان اوسکا ہاتھ
زلیخا نے اُسّے کہا اپنا حال — کہ یوسف سی ہے مجھکو الفت کمال
ارادہ ہے یوسف سی ملنے کا اب — خدا جانے یہ وقت پاؤن مین کب
پھر اپنا کیا اس طرح کا سنگار — فرشتہ بھی دیکھے تو ہووے نثار
ہوئی زیب و زینت جب اوسکی تمام — کیا پھر یہ دائی سی اوسنے کلام
کہ یوسف کو اب جلد مجھ پاس لا — ذرا اوسکی صورت کو مجھکو دکھا
گئی پاس یوسف کے دائی وہ تب — کہا تجھکو بی بی کہ رہی ہے طلب
چلا وان سے یوسف پھر آیا شتاب — دھرا پاؤن اندر تو کر اضطراب
کہا گھر یہ فتنے سے خالی نہین — خدا مجھکو اوس سے بچا دی کہین
کہا بچنا اب تجھکو معلوم ہے — بچے وہ کوئی جو کہ معصوم ہے
کہا یا الٰہی مجھے رکھ نگاہ — نہو مجھسے ہرگز ترا کچھ گناہ

بیٹھا اوسکے
نامہس مین
کیونکر دخل کرکے
موضع الفاظ

اسی طرح ہو غرب کا میرے حال
بناؤ اگر تم مین ہے کچھ کمال

جدھر اوسکا رہوار ہوا ادھر میرا رو
غرض وہ نہ غائب ہو مجھسے کبھو

سب عاجز ہوئے سنکے اوسکا کلام
ہوئے سبکے سب جان پہ حیران تمام

کہا ایک نے پھر یہ ہوکر کے شاد
کہ شیشے کا گھر اس سے ہیگا مراد

کہا یہ زلیخا نے میری مراد
یہی ہے رکھو تم اسے خوب یاد

دیا اوسکو انعام و ہدیہ کمال
ہر اک کو دیا خوب مال و منال

بنایا مربع وہ موتی کا گھر
صفائی پہ جسکے نہ ٹھہرے نظر

کیے چار اوس گھر کے ستھرے ستون
خبر اونکی کیسی تھی وہ تجھکو دون

لگا اک ستون کو وہ سنگ عقیق
اور اک کو لگا سنگ مرمر تمام

زمرد سے تھی تیسرے کی بنا
وہ چوتھا کہ بالکل عقیق اوسمین تھا

کیے بیچ مین اور چالس ستون
مین اونکا بھی احوال تم سے کہون

سراپا تھی چاندی سے اونکی بنا
تھا موتی و یاقوت اون مین جڑا

بنائی ہر اک کے تلے شکل گاؤ
بہت خوب دیکر کے چاندی سے تاؤ

اور اک شکل گھوڑے کی زر سے بنا
مرصع جواہر مین اوسکو کیا

اور یاقوت کی آنکھین اوسکو لگا
دیا تھا نہایت ہی اوسکو جلا

زری نقرئی سب بنا صورتین
لگائی تھین سچ مچ گویا مورتین

تھین بیجان زندہ نکو کرتی تھین بات
ابھی اوڑ چلین گر کھڑک جائے بات

تو دی ہمنے اوسکو بہت عقل و بوجھ | ہر اک بات کی ہمنے دی اوسکو سوجھ
کسی نے کہا بوجھ سے معرفت | ہے معنی مراد اس سوا بوجھ مت
مراد علم سے یہ کہ توحید جان | اسے یاد کرلے تو اب بیگمان
مراد حکم اور علم سے یان ہے دین | کہا بعض نے ہے اسی کا یقین

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور ایسا ہی بدلا دیتے ہین ہم نیکی والون کو ف

جزا صبر والون کو ایسی ہی دین | مصیبت مین جو دل کو قائم رکھین
کہا بعض نے محسنین سے مراد | مصلے مین رکھنا اسے اب تو یاد

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ

اور پھسلایا اوسکو عورت نے جسکے گھر مین تھا اپنا جی تھا منہ سے

طلب اوسنے کی جسکے گھر مین تھا وہ | جڑا در و لعل و گھر مین تھا وہ
رہے تھا جو یوسف زلیخا کے گھر | وہی ہے مراد اس جگہ کے اوپر
طلب اپنی خواہش کی یوسف سے کی | ملاقات چاہی کہ ہووے ابھی
کہا ابن عباس یوسف کا حال | زلیخا کو تھی اوس سے الفت کمال
گئی تھی سوا اوسکے سب شے کو بھول | نہوتا تو اوس دم وہ رہتی ملول
جو بولی تو بولی اوسیکی وہ بات | نہ بیٹھے تھی دن مین نہ سوتی تھی رات
نہ کھاتی نہ پیتی نہ کرتی کلام | اوسی کے تعشق مین تھی صبح و شام

کہی ابن عباس نے ہے یہ بات — کہ اللہ کی ہے بڑی پاک ذات
کوئی حکم پر اوسکی غالب نہو — سوا اوسکی مرضی کے طالب نہو
ارادے کو اوسکے نہ توڑے کوئی — وہ توڑے تو ہرگز نہ جوڑے کوئی
ارادے پہ اوسکے یہ سن لے بشوق — نہ حکمت کسیکی نہ قدرت ہے فوق
ارادہ تھا آدم کا ہر وقت یون — کہ جنت مین تا حشر قائم رہون
پھر آخر کو جنت سے باہر ہوا — گناہ اوس سے سرزد سراسر ہوا
کہا تھا یہ ابلیس نے مین تمام — جنون کا رہونگا ہمیشہ امام
کیا کافرون کا اوسے پیشوا — نہین اسمین دم مارنیکی ہے جا
جو چاہا کیا اور جو چاہے کری — یہ ممکن نہین جو مشیت ٹلے
کسی کو غنی اور کسیکو فقیر — کیے بعض محکوم بعضے امیر
یہان سب ہین چپ انبیا اولیا — کسی کو نہین حکم چون و چرا
جسے چاہے ادنا سے اعلی کری — جسے چاہے اعلی سے ادنی کری
یہ چاہا تھا آدم نے قابیل کو — کہ اولاد مین میرے بہتر یہ ہو
ولیکن ہوا اونمین وہ سب سے بد — اوسی کو ہوا بغض و کین و حسد
نبی نوح نے چاہا کنعان کو — کہ اولاد مین میری افضل یہ ہو
یہ فرعون کا تھا ارادہ تمام — کہ موسی کو کر دیجیے قتل عام
اسی طرح رکھتا رہا دانیال — کہ دے فوج کو وہ ہلاکت مین ڈال

کہی ابن عباس نے ہے یہ بات — کہ اللہ کی ہے بڑی پاک ذات
کوئی حکم پر اوسکی غالب نہو — سوا اوسکی مرضی کے طالب نہو
ارادے کو اوسکے نہ توڑے کوئی — وہ توڑے تو ہرگز نہ جوڑے کوئی
ارادے پہ اوسکے یہ سن لے بشوق — نہ حکمت کسیکی نہ قدرت ہے فوق
ارادہ تھا آدم کا ہر وقت یون — کہ جنت مین تا حشر قائم رہون
پھر آخر کو جنت سے باہر ہوا — گناہ اوس سے سرزد سراسر ہوا
کہا تھا یہ ابلیس نے مین تمام — جنون کا رہونگا ہمیشہ امام
کیا کافرون کا اوسے پیشوا — نہین اسمین دم مارنیکی ہے جا
جو چاہا کیا اور جو چاہے کری — یہ ممکن نہین جو مشیت ٹلے
کسی کو غنی اور کسیکو فقیر — کیے بعض محکوم بعضے امیر
یہان سب ہین چپ انبیا اولیا — کسی کو نہین حکم چون و چرا
جسے چاہے ادنا سے اعلی کری — جسے چاہے اعلی سے ادنی کری
یہ چاہا تھا آدم نے قابیل کو — کہ اولاد مین میرے بہتر یہ ہو
ولیکن ہوا اونمین وہ سب سے بد — اوسی کو ہوا بغض و کین و حسد
نبی نوح نے چاہا کنعان کو — کہ اولاد مین میری افضل یہ ہو
یہ فرعون کا تھا ارادہ تمام — کہ موسی کو کر دیجیے قتل عام
اسی طرح رکھتا رہا دانیال — کہ دے فوج کو وہ ہلاکت مین ڈال

بلایا دعا مین جو یوسف نے لب — ملے دو ہین آپسمین عضو اوسکے سب
ہر اک عضو اپنی جگہ پر ہوا — وہ بت ہو گیا پہلے جیسا کہ تھا
کہا پھر زلیخا نے میرا گمان — یہ تھا اسگھڑی تک مین ہے میری جان
فقط تیری مجھکو محبت ہوئی — اکیلے مجھی کو نہ الفت ہوئی
پر اب لینے جانا خدا ے برین — کہ جسنے کیا آسمان و زمین
تجھے سب سے زیادہ وہ کرتا ہی پیار — تجھے سب کے اوپر دیا اختیار
کہا ابن عباس نے یہ کلام — سن اوسکو کہون تیرے آگے تمام
کہ یوسف کو مجلس مین اپنی بلا — زلیخا نے اک روز آگے بٹھا
پنھایا قمیص ایک اوسکو سپید — کیا اپنی الفت کی بیڑی مین قید
اور اوسپر تھے جسے جو کیجے شمار — وہ گنتی مین آنے تھے اوسکے ہزار
ہر اک اوسپہ موتی لگے جسم پر — شرف اوسکو جو نہین ہر قسم پر
لگے اونکے کپڑونپہ موتی تمام — پڑی گل پہ شبنم سی وہ لاکلام
کمر پر دیا ایک پٹکا بندھا — کل اوسپر تھا لعل و زمرد لگا
وہ پٹکا کہ قیمت مین بے مول تھا — نجانے کوئی مول غیر از خدا
کہا اوسکو یوسف نے مین ہون غلام — مجھے ایسے کپڑے نہ زینا تمام
نہو ایسی پوشاک شاہون کی پاس — مجھے ایسی دی کیون ذرا کر قیاس
کہا تو ہے سید وہ تیرا غلام — مین باندی تری بیشک ای نیکنام

ہر اک عضو یوسف کا نہایت تھا کامل
اور اوسکی خوبی ای وہ ستادہ طیار کی
مفرد جس سنھری زری تار کی
پہنے تھے ہر دو سے کے مشابہ
کہ ایک دوسرے کے مشابہ تھے کل
اور اس طرح یوسف کے تھے ذی احترام
اسی طرح یوسف سے تھے ذی احترام
زلیخا کا مطلب ہے کہ کرسے تو غور
بچھڑے گا کیون اوسسے اوسکا جو یار
اسی طرح مالک زمین کا کہ کل
اسی طرح یوسف سے تھے ذی احترام
اور اس طرح یوسف کے تھے ذی احترام
اور اس طرح یوسف کے تھے ذی احترام
اور اس طرح یوسف ک

بساط اوسکی امید اور خوف کو
بلا شبہہ قید اوسکی ہر جان تو

توکل ہے ہتھیار تقوی ہے ملک
خدا نے دیا اوسکو پایا ہے ملک

زبان ہیگی اوس شاہ کی ترجمان
دو کا تو نکو صاحب خبر کا تو جان

دو آنکھین نگہبان اوسکی ہین مان
یہ دو ہاتہ خادم ہین اوسکے جان کے

کہا کعب احبار نے اے عزیز
مین کہتا ہون اسکو ذرا کر تمیز

خریدا جو یوسف کو ہیجڑے ہراس
گیا لیکے شہ پھر زلیخا کے پاس

زلیخا ہوئی جان و دل سے فدا
اوسیکے تردد مین رہتی سدا

اوسیکی طرف اوسکی رہتی نگاہ
سوئے کہربا جیسے کھچتی ہے کاہ

سوا اوسکے دلمین نہ کچھہ یاد تھا
دل اوسکے تصور سے آباد تھا

کہ قبلہ تھا یوسف یہ قبلہ نما
رخ اوسکا اوسی طرف ہر وقت تھا

گئی لیکے یوسف کو اکدن وہان
پرستش کا اوسکی جو تھا اک مکان

بہت عجز سے بت کو سجدہ کیا
ادب سے بہت نام اوسکا لیا

کہا پھر عبادت کی تیری قسم
کہان تجھسے مونس کو پاوینگے ہم

وہ بت اوسکا سنتے ہی اوسکا کلام
ہوا ٹکڑے ٹکڑے تن اوسکا تمام

زمین پر گرا اپنے وہ منہ کے بل
گئے اوسکے اعضا بدن سے نکل

وہ سونے سے خالص بنایا تھا کام
لگین اوسپہ چاندی کی ہیچین تمام

زلیخا نے دیکہا یہ جب اوسکا حال
تعجب ہوا اوسکو اوسکا کمال

حریر اور دیباو درهم منگا — سبھون کے لیے شاہ ذیوان رکھا
کہا جسکو جو چیز آوے پسند — اوسے ہاتہ مین اپنے کر لیوہ بند
دیا جس نے ہاتہ اپنا اب چپہ دھر — بلاشک وہ چیز اوسکے آویگی گھر
دیا سب نے ہاتہ اپنا اوس شے پہ دھر — کہ تہی اونکو مطلوب وہ بے نظر
مگر ایک باندی نے ہاتہ اپنا نے — چھوئی شاہ کے جسم سے کوئی شے
کہا شاہ نے کیا کیا تو نے کام — دھرا ہاتہ مجھپر جو اے نیکنام
کہا اس طرح شاہ کا حکم تہا — کہ دے جو کوئی ہاتہ جسکو لگا
وہ شے اوسکو دیوین گے ہم بیقصور — سو مین اب یہ کہتی ہون شہ کے حضور
نہین مجھکو درکار شہ کے سوا — کسی کو مرا دل نہین چاہتا
کیا اوسکو آزاد شہ نے وہین — غلام اور سب باندیان اوسکو دین
اسی طرح جو حق کی طاعت کرے — خدا اوسکو عزت بہت خوب دے
ملایک کرین اوسکی خدمت تمام — رہین اوسکی خدمت مین حاضر مدام
کوئی اوسکے لکھتا ہی سب اچھے کام — دعا کر رہا ہے کوئی نیکنام
خدایا تو دی بخش اوسکو گناہ — یہ بندہ ہے عاجز تو ہے بادشاہ
کوئی دیوے جنت کو زینت تمام — کہ اسمین رہیگا وہ عالی مقام
کہا ابن عباس نے اے عزیز — سبب کیا کہ کہتا تہا ہر دم عزیز
زلیخا کو یہ بات اکرام کر — تو یوسف پہ ہر وقت رکھیو نظر

سبب اور سکا یہ تہا کہ شب کو عشا — چو سوتا نظر آئی اک طرفہ نار
کہ آتی ہے نزدیک اور ہے برہنہ — زلیخا سے یوسف کہتا ہے یون
کہ اے ہم نشین مجھے اک بات اچھی نہین — کہ دونون ہین یہ ایسی گرم خفا
زلیخا سے یوسف کہتا ہے یون — کہ دونون ہین اک جان اور اک بدن
کہا بعض نے یہ ہے سبب اسکا یون — کہ اک بار یوسف نے دیکھا تہا
کہا شاہ نے یہ غلام ہے ترا — اسے رکھیو آکرام سے تو بھلا
یہ سنکر یہ قول اسے بخشدیا — یہ ہے سب سے بہتر سو اوسکا ہی
کہا پیغمبر نے کہ ہے سب سے سوا — نہین کوئی خدمت کہ اسکے سوا

قصہ حضرت یوسف مع زلیخا

بہت اوسکو رکھیو تو اکرام سے — کہ ہے پاس تیرے یہ آرام سے
کئی قول ہین ایمین یہ کس میں صحیح — کہون مجھکو جو وہی ہین اوسکو صحیح
کہا اوسنے یوسف کو ہے یہ کلام — خدا کا رسول اور یوسف کو ہے یہ پیام
مقرب ہے یہ جب سے اوسکا ہوا — خاص آپ ہے خاص درگاہ کا

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

لکھا اون پہ بخشش ہے رحمن کی — جو تھیلی ہے عثمان بن عفان کی
ہوئی قدر یوسف کی پھر شاہ کو — کہا اوس طرح پھر یہ اوس ماہ کو
خزانہ کیا مینے سب تیرے نام — جو چاہے سو کر ہے یہ تیرا تمام
خریدا تھا یوسف کو جب شاہ نے — بہت کو کیا مردہ اوس چاہ نے
سنا ہے وہ تھے آدمی دس ہزار — کہ زہرہ پھٹا اونکا سب ایکبار
مرض مین گرفتار چالیس ہزار — ہوے سن کے یہ حال اوپر بیقرار
طمع تھی کہ یوسف کو لیوین گے ہم — کسی کو نہین لینے دیوین گے ہم

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِن مِّصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ

اور کہا جس شخص نے خریدا اوسکو مصر مین اپنی عورت کو آبرو سے رکھو اوسکو

کہا جسنے یوسف لیا مصر سے — یہ بی بی کو اپنی کہ دینا اسے
مکان ایک پاکیزہ رہنے کو ہو — اسے خوب عزت سے گھر مین رکھو
تو رکھیو اسے خوب اکرام سے — بہت یہ رہے چین و آرام سے
یہ مطلب ہے آیت کا سن ہی عزیز — کہون اوسکے معنے تو کرے تمیز
زلیخا کو یون شہ کا پیغام تھا — عزیز اوسکا یون جان لی نام تھا
کہ اکرام سے رکھیو یوسف کو اب — وہی دیجیو جو کرے یہ طلب

عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا

شاید کہ ہمارے کام آوے یا ہم کر لین اوسکو بیٹا

حکایت

کہا یہ تو اکرام حق نے کیا — خزانہ مرا مول مین سب دیا
مین آنکھون مین ہوتا تری بس ذلیل — جو دینے مین آتا خزانہ قلیل
عوض اوس خزانیکے اب مال اور — خدا نے دیا تجھکو کر اسکو غور
کہ حق کا مین اپنے ثنا خوان ہون — کسی کا نہ ممنون احسان ہون
مین تیرا ہون اور مال تیرا ہے یہ — سب اسباب و اثقال تیرا ہی یہ
اسی طرح مؤمن تو یہ دلمین جان — خدا کی جو دے راہ مین مال و جان
خدا اوسکے بدلے مین دیتا ہے چند — نہ اوسکا کوئی کام رہتا ہے بند
حکایت ہی عثمانؓ بن عفان کی — حکایت ہی مقبول سبحان کی
گیے ایک دن وہ کسی کار مین — جو دیکھی تو بکتی ہے بازار مین
زرہ ایک ہے پر بہت خوب ہے — نہایت ہی خوب اور خوشنما سلوب ہے
یہ پوچھا کہ کس کی زرہ ہے بتا — کہا اسکا مالک ہے شیر خدا
اسے بیچنا ہی ہے اوسکو ضرور — کہ کلفت ہو کچھ اوسکے بیچے سے دور
کہا مول اوسکا اکھتر درم — نہ اسمین سے ہوویگا کچھ بیش و کم
دیے چار سو درہم عثمان نے — اوسی وقت مقبول سبحان نے
زرہ بھی ہٹا کر کے پھر اوسکو دی — نہ قیمت نہ ہرگز زرہ اوس سے لی
کہا یہ زرہ اور درہم کو لے — علی ابن طالب کو یہ جا کے دے
کسیکو نہ اس حال کی ہو خبر — علی کے تو گھر مین اسے دیجو دھر

زرہ کو نہ پہچانتے تھا سب اسکو درہم
مع زرہ اور کیسہ دیا مجھ مین ڈال
نکلی نہ تھا جبرائیل و میکائیل
زرہ اور کیسہ جو پایا اوسنے
جب آئے علی اوسکی پہچانتے
علی نے کہی جا بجا وہ زرہ
زرہ اور درہم کیا معلوم
نہین جبکہ جبرئیل نے دی نہ تھی
خبر کسکو نہ تھی کہ عثمان نے
بنی تھی نہ احوال اسکا کسی
زرہ اور درہم علی کو مین دون
ضرورت اوسے آئی ہے کچھ کمال
زرہ وہ جو پہنچے نہ تھا کارگر
زرہ وہ کہ تھا کارگر دین مین
قدم اوسکا پہنچے نہ ہرگز پرے
دیے درہم اوسکو کہ تھے وہ ضرور
جو حاجت ہوا دین کی سبب ہو دو
طما دین و دنیا مین ہر اک کا دو سے خدا
عوض اسمین ہر اک کا دو سے خدا
وہ عثمان ہمکو پھر آیا وہ یاد
وہی کیسہ اوسکا دیکھ تو کیسہ مین اور
تو ہمکو دیکھ کیسہ مین چار سو
وہ تھی مین دس تھے ذرا کیجو غور
کی مین نہ زیادہ کی مین نہ کم
لکھا

قصہ یوسف و زلیخا

گرا مالک اوس وقت آواز مار — غش آیا اوسے سنکے یہ بیشمار
جب آیا ذرا ہوش تو یون کہا — کہ یوسف مرے حق مین کر تو دعا
کہ اولاد صالح مجھے دے خدا — مرا دل رہے اوس سے ٹھنڈا سدا
دعا کی جو یوسف نے اوسوقت پر — ہوئے اوسکے بائیس پیدا پسر
کہا پھر بھلا بھائیون نے تجھے — دیا کس طرح مول کر کے مجھے
کہا اونکا پردہ نکھولونگا مین — اور اس بات کو کچھ نہ بولونگا مین
ڈھکو آدمی جبکہ بھائی کا عیب — تو پھر عیب بندونکو دانای غیب
قیامت مین کس طور ظاہر کری — ہر اک کو وہ کیون اوس سے ماہر کری
کہ ہے اکرم الاکرمین عیب پوش — سن اس بات کو ہوش سے کر کے گوش
لیا شاہ نے جبکہ یوسف خرید — تو گویا ہوئی اوسکی وہ صبح عید
ولی خوف یہ دلمین آتا رہا — کہ سب مال اب میرا جاتا رہا
نہ لشکر رہیگا نہ اب میری فوج — یہ جاتا رہیگا مرا اوج موج
خریدا تو یوسف کو دے دام پر — ندامت بہت آئی اس کام پر
دیا حکم دیکھو خزانے کو جا — کہ باقی ہے کچھ یا گیا جو کہ تھا
جو دیکھا خزانے کا کوٹھا ہے پر — دھری ہین اوسی طرح سے لعل و در
تو خوش ہو کے خازن نے جھککر سلام — گیا شاہ کو اور کہا یہ غلام
گیا تھا خزانے کو کرنے نظر — اوسی طرح باقی ہے سب سیم و زر

قصہ یوسف و زلیخا

اور اسکا خلاصہ یہ ہے کہ جب یعقوب نے اپنا گھر بار اور مال و اسباب سب کچھ چھوڑ کر اپنے بھائی عیسو کے ڈر سے فدان آرام کو چھوڑا اور کنعان مین آکر بسے تو اونکے بارہ بیٹے ہوئے جنمین یوسف سب سے چھوٹا تھا اور سب سے زیادہ اونکو پیارا تھا اور اونکے بھائی اوسکے دشمن تھے اور اونکو ہمیشہ ستاتے تھے ایک دن یوسف نے ایک خواب دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند اوسکو سجدہ کرتے ہین اوسنے اپنے باپ سے اوسکا خواب بیان کیا اونہون نے کہا کہ بیٹا اپنا خواب اپنے بھائیون سے نہ کہیو نہین تو وہ تیرے درپے ہونگے اور تجھے ستانے کی تدبیر کرینگے اور ایسا ہی ہوا اونکے بھائیون نے اونکو ستانے کی تدبیر کی اور ایک دن یوسف کو بہلا پھسلا کر جنگل مین لے گئے اور ایک کنوئین مین ڈالدیا اور اونکے کپڑے پھاڑ کر اونکے خون مین رنگ کر باپ کے پاس لے گئے اور کہا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے اونہون نے کہا کہ یہ کرتا تو یوسف کا ہے اور اونکو بہت رنج ہوا اور اونکی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے اور اونہون نے کہا کہ یہ بڑا بھیڑیا تھا جس نے میرے یوسف کو کھا لیا اور اونکو بہت غم ہوا اور یوسف کنوئین مین پڑا رہا اور اوسوقت ایک قافلہ راہ سے آنکلا اونہون نے پانی کے واسطے کنوئین مین ڈول ڈالا یوسف نے ڈول کو پکڑ لیا اونہون نے اوسکو کھینچ لیا اور یوسف کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور اونکو مصر کے بازار مین لیجاکر بیچ ڈالا اور مصر کا بادشاہ اونکو خرید کر اپنے گھر لے گیا اور اونکو اپنا بیٹا بنا لیا اور اونکی بہت عزت کی اور اونکو اپنے خزانے کا داروغہ کر دیا اور یوسف بہت خوبصورت تھے اونکی خوبصورتی کی تعریف تمام مصر مین پھیل گئی اور بادشاہ کی بیوی زلیخا اونکو دیکھکر اونپر عاشق ہو گئی اور اونکو اپنے گھر مین بلا لیا اور اونکو بہکانے لگی اور یوسف نے اونکو بہت سمجھایا کہ میرا آقا تیرا شوہر ہے اور اونہون نے میرے ساتھ بہت نیکی کی ہے اور میرا اونکا دین ایک ہے اور مین اونکی خیانت نہین کرونگا اور اونکی بیوی ہو کر تیرا ہونا بہت برا ہے اور اونہون نے اونکو بہت سمجھایا مگر وہ نہ سمجھی اور اونکو اپنے ساتھ برا کام کرنے پر مجبور کیا

برابر مین یوسف کے ہوتا تھا — وہ یوسف کا پلہ ہی غالب رہا
خزانہ جہانتک کہ تھا مصر کا — وہ سب صرف قیمت مین اوسکی ہوا
نہ باقی رہی کچھ خزانے مین چیز — لگا کہنے خازن سے پھر یون عزیز
خزانہ مین باقی ہے کچھ اور مال — کہا کچھ نہین سب لیا دیکھ بھال
تحیر مین سنکر کے وہ ہو گیا — کہا اور دیوگا ہمکو خدا
وہ یوسف کے نور نبوت کا بوجھہ — اور اوسکے وہ ایمان کی قوت کا بوجھہ
خزانے پہ غالب رہا شاہ کے — برابر نہ اوترا وہ اوس ماہ کے
قیامت مین مومن کی توحید کا — اگر نور ایمان تولے خدا
عمل بد پہ غالب رہے کیا عجب — وہ وے بخش بدیان سب اسکے سبب
خزانے کو دیکر یہ شہ نے کہا — کہ مالک تو اب ہم سے راضی ہوا
کہا مینے خوش ہوکے بیچا غلام — لیا اوسکے بدلے خزانہ تمام
روایت ہے یوسف کی صورت کا حال — نہ ظاہر تھا مالک پہ سب وہ کمال
نہ آیا اوسے حسن یوسف پسند — خدا نے نظر اوسکی کردی تھی بند
جو دیکھا طرف مال کی اوسنے آ — کہا شاہ نے خوب کھائی دغا
لیا اسقدر مال دیکر غلام — ہوئے تھے مرے اسپہ کیا خرچ دام
وہ یوسف کی جسوقت بیع کرچکا — تب آیا نظر اوسکو وہ مہ لقا
پڑا شکل اصلی مین یوسف نظر — لگا کہنے یہ مالک ابن ذعر

ہوا وصف یوسف مین مجھسے بیان — کہا یا نبی کیون ہو غمناک جان
کہا یہ کہکے حسرت سے غش کر گیا — کہا اوسنے یوسف سے کیا ماجرا
کہا یوسف اوسکو کہ میرا پدر — کہا مین نے دیکھا ہے اوسکو مگر
کہا مین نے دیکھا ہے اوسکو ضرور — کہا کیا تو اوسکے ہے فرزند حور
کہا مین نے دیکھا ہے اوسکو کہان — کہا کس جگہ کس طرح کس مکان
کہا مین نے دیکھا ہے اوسکو یون — کہا کیا تو اوسکے ہے فرزند چون
کہا مین نے دیکھا ہے اوسکو جہان — کہا کیا تو اوسکے ہے فرزند ہان
کہا مین نے دیکھا ہے اوسکو وہان — کہا کیا تو اوسکے ہے فرزند آن
کہا مین نے دیکھا ہے اوسکو جہان — کہا کیا تو اوسکے ہے فرزند ہان
کہا مین نے دیکھا ہے اوسکو وہان — کہا کیا تو اوسکے ہے فرزند آن
کہا مین نے دیکھا ہے اوسکو جہان — کہا کیا تو اوسکے ہے فرزند ہان
کہا مین نے دیکھا ہے اوسکو وہان — کہا کیا تو اوسکے ہے فرزند آن

قصہ یوسف و زلیخا

کہا مین نے دیکھا ہے اوسکو جہان — کہا کیا تو اوسکے ہے فرزند ہان
کہا مین نے دیکھا ہے اوسکو وہان — کہا کیا تو اوسکے ہے فرزند آن
کہا مین نے دیکھا ہے اوسکو جہان — کہا کیا تو اوسکے ہے فرزند ہان
کہا مین نے دیکھا ہے اوسکو وہان — کہا کیا تو اوسکے ہے فرزند آن

کہا مین نے دیکھا ہے اوسکو جہان — کہا کیا تو اوسکے ہے فرزند ہان
کہا مین نے دیکھا ہے اوسکو وہان — کہا کیا تو اوسکے ہے فرزند آن
کہا مین نے دیکھا ہے اوسکو جہان — کہا کیا تو اوسکے ہے فرزند ہان
کہا مین نے دیکھا ہے اوسکو وہان — کہا کیا تو اوسکے ہے فرزند آن

اوٹھایا زلیخا نے یوسف کا داغ — تب اوسکے ہوا گھر مین روشن چراغ
خدا بے مشقت بھی ملتا نہین — دل اوسکی محبت سے کھلتا نہین
عزیز ایک رکھتا تھا عورت حسین — کہ تھی خاتم حسن کی وہ نگین
زلیخا سے دلمین رکھے تھی حسد — بہت اوس سے رکھتی تھی وہ چیمین کید
کہا اوسنے جاکر کے سُن اے عزیز — نہ یوسف کو لے تو ذرا کر تمیز
زلیخا کو اوس سے تعشق ہوا — مرے روبرو اوسنے ہے یون کہا
یہ سنکر نہ ہرگز کیا التفات — سنی اوسکی ہرگز نہ کچھ اوسنے بات
ندا کی کسی نے کہ ہے یہ غلام — کوئی لیوے اوسکو جو رکھتا ہو دام
بلیغ اور فصیح اور صبیح اور امین — مروت فتوت بھرا اور یقین
دیانت شجاعت مین یکتا ہے یہ — خریدے کوئی اسکو یکتا ہی یہ
ارادہ کیا یہ کہ بولے نبی — خدا نے زبان اوسکی پھر بند کی
نہووے نبوت سے کوئی خبر — کسیکے نہ دلپر یہ ہو جلوہ گر
لگا بکنے جس وقت وہ آفتاب — زلیخا کے دلمین ہوا اضطراب
کسی کو کہا جا تو سوے عزیز — نہین تجھکو ملنے کی پھر ایسی چیز
تو لینے مین یوسف کے مت چوکیو — خزانے پر اور مال پر تھوکیو
اگر ملک اور مال ہو سب تمام — نہ ہرگز تو اب چھوڑیو یہ غلام
ملک نے یہ مالک سے سنکر کہا — کہ کیا مول ہے اسکا بولو ذرا

جب آئے اوسے کچھ حواس اور ہوش — لگی کرنے درد والم سے خروش
کہا ہای افسوس اتنا سفر — ہوا رایگان میرا اسوقت پر
ہوئی ساری برباد محنت مری — گئی مفت یہ سب مشقت مری
عجب درد سے دل کی بیکل ہوئی — وہ اوس غم مین مرنے سے پہلے موئی
بہت دل پہ اوسکے ہوا جب قلق — لگا درد سے اوسکا دل ہونے شق
سنی ہاتف غیب سے یہ ندا — زلیخا تو اس غم سے گھبرا نجا
ذرا تھام دل کو تو اور صبر کر — زمانہ الم کا گیا ہے گذر
ترا جلد معشوق آوے کا پاس — نکر جان کو غم سے اوسکے اودہاس
کہا اوسکو باندی نے الفت نچھوڑ — تو اس زوج سے اپنے منہ کو نہ موڑ
تو دیکھا ہی جس شخص کو خواب مین — ہوئی ہے تری جان تپ و تاب مین
اسی کے سبب وہ بلیگا تجھے — ہوا اب تو معلوم ایسا مجھے
یہ سنکر زلیخا تو چپ ہو رہی — نہ پھر بات غم کی کسی سے کہی
عزیز اوسپہ مفتون ہوا پھر کمال — زلیخا کا دیکھا جو حسن و جمال
ولے شب کو سوتا جو اوس پاس آ — زلیخا چلی جاتی اوٹھکر سدا
اور اک جنیہ ہوکے صاحب جمال — ملک پاس آتی تھی بیقیل و قال
زلیخا کی صورت بنا کر تمام — ملک پاس آتی رہی وہ مدام
ملک جانتا تھا زلیخا ہے یہ — مرے پاس آتی و جاتی ہے یہ



بڑی شان و شوکت سے جانا وہان
تصدق فقیرونکو کرنا بہت
جو بواب دربان ہین مصر کے
کسینے نہ پہلے دیا ہو کبھی
یہ کہکر کے پھر اوسکو رخصت کیا
مری طرف سے اوسکو کہیو سلام
چلا پھر وہ قاصد اوپہونچا وہان
کہا جس طرح تھا وہی سب کیا
اور بعد اوسکے کی عرض اوس شاہ سے
عرب کا جو ہے شاہ طیموس نام
کہا ہے کہ ہے ایک بیتی مری
جو کیجے قبول اوسکو احسان ہے
بہت تمکو ہین ملک اور مال دون
کہا اوسنے اس بات کا یون جواب
کیا ہمنے اس بات کو اب قبول
سوا اوسکے کہتے جو ہو ملک و مال
سوا اوسکے ہمکو نہ کچھ چاہ ہے

تجھے سن کے اہل جازمین و زمان
ہر اک پر یہ احسان دھرنا بہت
اونھین اس طرح کے تحائف تو دی
جو تو لیچلا ہے سو دیجو سبھی
کہا مصر کے شاہ کے پاس جا
بہت ہی ادب سے تو کیجو کلام
گیا شاہ کے پاس باعز و شان
دہان جاکے تحفہ ہر اک کو دیا
کنعان کا سوال ایک ہی ماہ سے
کہا تمکو اوسنے بہت سا سلام
ہوئی اوسکے دل بیچ رغبت تری
یہان سارا موجود سامان ہے
ہمیشہ مین ممنون احسان ہون
کہ یہ کام ہیگا نہایت صواب
نہو جے ذرا اپنے دل مین ملول
سو اس بات کا کچھ نکیجے خیال
زلیخا فقط ہمکو اس دم ملے

بڑی شان و شوکت سے جانا وہان ستجھے سن کے اہل جازمین و زمان
تصدق فقیرونکو کرنا بہت ہر اک پر یہ احسان دھرنا بہت
جو بواب دربان ہین مصر کے اونھین اس طرح کے تحائف تو دی
کسینے نہ پہلے دیا ہو کبھی جو تو لیچلا ہے سو دیجو سبھی
یہ کہکر کے پھر اوسکو رخصت کیا کہا مصر کے شاہ کے پاس جا
مری طرف سے اوسکو کہیو سلام بہت ہی ادب سے تو کیجو کلام
چلا پھر وہ قاصد اوپہونچا وہان گیا شاہ کے پاس باعز و شان
کہا جس طرح تھا وہی سب کیا دہان جاکے تحفہ ہر اک کو دیا
اور بعد اوسکے کی عرض اوس شاہ سے کنعان کا سوال ایک ہی ماہ سے
عرب کا جو ہے شاہ طیموس نام کہا تمکو اوسنے بہت سا سلام
کہا ہے کہ ہے ایک بیتی مری ہوئی اوسکے دل بیچ رغبت تری
جو کیجے قبول اوسکو احسان ہے یہان سارا موجود سامان ہے
بہت تمکو ہین ملک اور مال دون ہمیشہ مین ممنون احسان ہون
کہا اوسنے اس بات کا یون جواب کہ یہ کام ہیگا نہایت صواب
کیا ہمنے اس بات کو اب قبول نہو جے ذرا اپنے دل مین ملول
سوا اوسکے کہتے جو ہو ملک و مال سو اس بات کا کچھ نکیجے خیال
سوا اوسکے ہمکو نہ کچھ چاہ ہے زلیخا فقط ہمکو اس دم ملے

نذر یون ذا کر کے یون عرض کی — کہ گر شاہ دوران کی ہووے خوشی
تو آئے ہین ہر ملک سے یان رسول — زلیخا کا دینا جو کیجے قبول
کہ آئے ہین یان بیس پیغامبر — زلیخا پہ ہر ایک کی ہے نظر
جسے چاہیے اونمین سے کیجے قبول — طرف سے ہر اک شاہ کی ہے رسول
کہا یہ زلیخا نے اون مین رسول — اگر مصر کا ہے تو کر لو قبول
کہا مصر سے کوئی آیا نہین — پتا اوسکا کچھ ہمنے پایا نہین
کہا باپ نے ہر طرف سے پیام — ترے واسطے آئے اے نیکنام
مین بھیجون ہون وان ایک پیغامبر — شہ مصر کی جاکے لاوے خبر
کہا پھر زلیخا نے یہ ضرور — کسی طرح ہو رنج میرا یہ دور
محبت مرض ہے نہین کچھ دوا — کہ جس سے اوسے کچھ ہو فائدا
مگر اک ملاقات محبوب کی — میسر ہو اوس اپنے مرغوب کی
سنا کعب احبار سے یہ کلام — کہ بیٹھے تھے موسی علیہ السلام
خدا نے کہا اے ہمارے کلیم — مرے دوست ہین جو کوئی اور ندیم
بنایا مین اونکے لیے ایک گھر — وہ ہے دل تجھے دون مین اوسکی خبر
مقام اوسکا اونکے بدن مین کیا — یہ دل گھر ہے اوسکا مین اونکو دیا
ہے اوس گھر کی بوجھو زمین معرفت — اور ایمان سے اوسکے قائم ہے جہت
جو اوس گھر کا دیکھو تو سورج ہے شوق — قمر اوسکا الفت کہ ہے سب یہ ذوق

نظر اوسکی دیوار پر ہے مثل حباب — کہ رعدا اوسکا خوف اور برقا اوسکا آب
وہ ماہ اوسکا عشق اور مہر کی غمام — محبت ہے مبنی اوسی پر تمام
درخت اوسکا جانو کہ ہیگا وفا — ہے جمال اوسکا علم اور ذات اوسکی حیا
ہے سلمان حسن شاہ اوسکی صفات — اور اوس گھر کی مجھکو طلب ہے تو دون
خبر اوسکی مجھکو بتا کر کہ مین — جاؤن اوسکے ملنے کو اور دیکھون اوسکو
ہون اوسکی بھی دنیا مین ہر طرف جار — ہون اوسکی بھی دنیا مین ہر طرف جار
در علم اور حکمت کا ہے یوسف مین — در عفت اوسکو سمجھو ہے یوسف مین

قصہ یوسف منظوم

دیا فکر کا فضل اوسکو لگا — کہ ہو اوسکو غیر از خدا
نہ جانے کوئی اوسکو غیر از خدا — زلیخا کو پھر یاد کرتا ہون مین
نہ بھاوے اوسے قصہ دوزخ مین — ہوا مصر کو ایک قاصد روان
نہایت خردمند روشن بیان — فصیح اور عاقل عرب مین وہ تھا
ہمت دیکھکر حال اوسکو سمجھ گیا — کہ اہل عزت ہمت اوسکی ہے
ثمر مال و اسباب کو اوسکے ہے — نصیحت یہ کی اوسکو اے ہوشیار
تو جب مصر مین جاکے کرنا قیام — تکلف سے کرنا نہ ہرگز کلام
اونہین بھی جو پوچھین سارا تو بھید — کہو مت کسی سے یہ اے نیک مرد
کہو تم کہ مصر مین ہون بیوپار کو — بڑی

قسم اوسکی جسنے بنایا تجھے — عدم سے وہ دنیا مین لیایا تجھے
کدھر تجھکو ڈھونڈھون کہان مکان ہے — نہین کوئی دیتا ہے تیرا نشان
بتادے مجھے تو ہی اپنا پتا — کہ دل کو تسکین اوس سے ذرا
کہا مصر مین مجھکو کرنا طلب — بغیر اوسکے تو مجھکو پاوگی کب
سمجھ لے مجھے مصر کا تو عزیز — نکھو اس طرح اپنی عقل و تمیز
کہا اوس سے یوسف نے جسدم جلال — خوشی اوسکو حاصل ہوئی پھر کمال
کہا باپ سے کھول زنجیر کو — نہین دخل اس جا پہ تدبیر کو
مرے ہوش سب ہو گئے ہین بجا — مجھے قید کرنا نہین اب روا
مکان اوسنے اپنا بتایا مجھے — اسی واسطے ہوش آیا مجھے
ہوا باپ خوش کردی زنجیر دور — لگی رہنے خوش ہو کے سبکو حضور
ولے جبکہ صورت وہ آتی تھی یاد — جگر مین بہت عشق کرتا فساد
یہ رو رو کے کہتی تھی وہ اوس گھڑی — اِن آنکھون نے میری لگائی جھڑی
تری غم مین مین روتی ہون صبح و شام — کیا مینے اپنا بھی ورد عام
کہون کسطرح ماہ انور ہے تو — کہ اوس سے بھی زیادہ اوجاگر ہے تو
یہ آدم کی اولاد مین دوسرا — نہوویگا ایسا نکوئی ہوا
یہی شوق یوسف مین کہتی تھی وہ — اسی درد و غم بیچ رہتی تھی وہ
کہین مین کہ ہین شوق کی قسم چار — کرون تیرے آگے مین اونکو شمار

وہ مشتاق ہے جنت اونکو طلب — دوم یہ کہ جنت اونکو طلب
علی اور عمار و مقداد کی — بہت اونکو دوسرے مین رتبہ
چہارم ہے سلمان خبر تجھکو ہی — کہ جنت بہت اونکی مشتاق ہے
انھین کی جدائی اوسے شاق ہے — سوم شوق ہے دلمین اللہ کا
دل و جان مین فرق اوسکی چاہ کا — تھا بسطح عاشق خدا کا یہ شغب
کہ معشوق تھا اوسکا دانائی غیب — وہ ہر وقت رہتا اوسی یاد مین
رہے تھا شب و روز فریاد مین

قصہ یوسف منظوم

یہان جبکہ وہ رویا خدا کے حضور
کہ آنکھون سے غیر از کہان ہو گئی
ہوا اور دوسے اوسکی جان اور دنیا کا وہ
نہ جنت کا طالب نہ دنیا کا وہ
فقط ایک مشتاق مولی کا وہ
کہ ہے شوق سے کے آجا ذرا
طرف اپنی جنکو پیارا ہے شوق
اونھین کی طرف ہو مرا شوق نزدیک
کہ جاہے تجھے اس طرح کا اب کمال
مجھے اب زلیخا پھر آتی ہے یاد
کرون اوس حکایت سے کچھ دل کو شاد
زلیخا کا والد جو تھا بادشاہ
اوٹھا ایکدن وہ جو وقت پگاہ

اسی سوز غم مین وہ رہتی مدام — نہ کہتی کسی سے نہ کرتی کلام
گئے اوسپہ تھوڑے جو دن اور بھی — بگڑنے لگے اوسکے سب طور بھی
نظر اوسکو آیا جب اک خواب اور — وہی شکل و صورت وہی اوسکے طور
وہ پہلو جو آئی تھی صورت نظر — وہی شکل پھر آ ہوئی جلوہ گر
جوان ایک مانند بدر منیر — جہان مین نہو کوئی اوسکا نظیر
کھڑا آ ہوا وہ زلیخا کے پاس — وہ خوش اور خرم ہے اور یہ اداس
لگی کہنے رو رو کے یہ اپنا حال — تری عشق مین تنگ ہی میرا حال
بحق خدائے رحیم و کریم — تو کہہ حال اپنا بلا خوف و بیم
پری ہے تو یا حور و جن و ملک — زمین ہے ترا مسکن اب یا فلک
کہا مین نہون پیدا ہوا خاک سے — نہین مجھکو نسبت کچھ افلاک سے
مین تیرا ہون اور تو ہی میری لیے — مجھے یاد رکھیو تو جبتک جیے
سوا میرے مت جانیو اور کو — بھلو بھولیو مت مرے طور کو
کہا تب زلیخا نے ہرگز نہین — سوا تیرے جان اب نجاؤن کہین
اوٹھی پھر تو وہ ماہ جاتا رہا — اسی غم سے دل پیچ کھاتا رہا
نہ وہ ماہ رو ہے نہ وہ غنچہ لب — اِک آتش کا شعلہ تھا دلمین غضب
اوسی دم سے رونے لگی زار زار — نہ جی کو تھا چین اور نہ دلکو قرار
جگر آنکھ سے بہ کے آنے لگا — دل و جان سب غم سے جانے لگا

کیا خواب مین مجھسے اوسنے کلام — کیا اوسنے اپنا حال مجھسے تمام
بتا مجھسے کیسی ہے صورت تری — کہا اوسنے ہون مین تو یوسف پری
کہا مین نے پھر یہ کیا حال ہے — کہا اوسنے یہ عشق کا جنجال ہے
بھولی میری آنکھون مین آ جلوہ کر — بھلے سے وہی شکل پھر آ نظر
کیا خواب مین مجھسے اوسنے کلام — کیا اوسنے اپنا حال مجھسے تمام
یہ سنکر وہ بیتاب ہوئی زلیخا — کہا ہاے مرے ماہ و برمنیر
مجھے چھوڑ کر تو کہان ہے گیا — کہا اوسنے مین ہون تیرے دل مین سما
یہ سنکر وہ بیتاب ہوئی زلیخا — کہا ہاے مرے ماہ و برمنیر
مجھے چھوڑ کر تو کہان ہے گیا — کہا اوسنے مین ہون تیرے دل مین سما

قصہ یوسف و زلیخا مع مناظرہ

پھر اسطرح سے وہ ہوئی بیخود — کہ گویا نہ تھی کبھی ہوش و خرد
چلی پھاڑ کر کپڑے وہ گھر سے نکل — کہ جنگل مین جا کر کرے کچھ عمل
کیا باپ نے قید مین ڈال کر — کہ رسوا نہ دنیا مین ہو در بدر
وہی اک برس قید مجنون کی طور — رہی اس عرصے مین اوسکا ہوا حال اور
ولیکن ہوئی بعد مدت یہ چین — قضا نے دکھایا وہی خواب مین
کہ آیا وہی خواب مین نوجوان — کئی دوڑ کر اوسکو چلدی پکڑ
سنے دیکھ کر اوسکو جانا تب وہ نوجوان — کہ یوسف تھی اوسکا عجب یہ بیان
کہا اے مرے ماہ و برمنیر — تجھے ڈھونڈتی ہون مین دیر و حرم
طیا اسطرح تو نے مجھکو جتن — قسم

بدل اپنی پوشاک و زیور تمام — پہن کر چلی وانکو با احتشام
جو یوسف کے آکر مقابل ہوئی — وہین دیکھکر نیم بسمل ہوئی
نہ تن کا رہا ہوش نہ جان کا — دل و جان سب اوسپہ قربان کیا
گری کھاکے غش ایک آواز مار — نہایت ہوئی مضطر او بیقرار
مین یوسف کا احوال چھوڑا یہان — زلیخا کی کہتا ہون اب داستان

زلیخا کے احوال مین

یہ قول ابن عباس سن لیجیے — زلیخا نے آواز کی کس لیے
سبب اسکا یہ تھا سنو تم ذرا — کہ ملک عرب کا جو تھا بادشاہ
سنا ہے کہ تھا اوسکا طیموس نام — ہزارون کنیز کہ ہزارون غلام
زلیخا اوسی سے تولد ہوئی — نہایت حسین اور خوش شکل تھی
کرون اوسکی صورتکا مین کیا بیان — لکھے کیا قلم اوسکو طاقت کہان
جو دیکھین اوسے آکے خورشید و ماہ — نہ ٹھہرے کبھی اونکی اوسپر نگاہ
ہوئی نو برس کی جو وہ نازنین — ہوئی حسن سے اوسکے سارنی مین
عجب اوسپہ گذری یہ ہی واردات — وہ سونے لگی گھر مین جو ایک رات
اوسے یوسف آیا نظر خواب مین — پڑی آگ اوس جان بیتاب مین
نہایت ہی عشق اوسپہ غالب ہوا — کہ جان اور دل اوسکا طالب ہوا
وہ صورت جسے دیکھ اوڑجای ہوش — فرشتہ بھی دیکھے تو ہو جا خموش

کہانی یوسف منظوم

کہا باپ سے دیکھ اوسنے خواب حال
ترجمہ تیری صورت نہ وہ تیرا رنگ
نہ وہ تیرے والدین ہی جیسا ہے ڈیل
زلیخا نے خورشید مین جب یہ دیکھا
کہا باپ سے دیکھ کر یہ خواب
کہا باپ نے سنکے یہ ماجرا
کہا باپ نے سنکے یہ ماجرا
کہا باپ نے سنکے یہ ماجرا

کہا ہم یہ کہنے کے ہرگز نہین | کہ مجھ مین یہ باتین نہین ہین نہین

روایت

کہا ابن عباس نے یہ کلام | جنھون نے کہ یوسف کو دیکھا تمام
ہوے اونکے سب تین فرقے کہون | خبر اونکے حالات کی تم سنو دون
ہوا ایک فرقہ تو حیران سب | نشا دوسرے کو چڑہا تھا عجب
ہوا تیسرے کو نہایت جنون | کہان تک مین احوال اونکا کہون
سنو ایک کہتا ہون مین واردات | کہ تھی مصر مین ایک عورت کی ذات
تھی اولاد شداد بن عاد کی | ہے اونٹنی اوسکی بجو ن باد تھی
کھچا اوسپہ تھا ایک قبہ عجب | وہ تھی اونٹنی سرخ رنگت مین سب
وہ دیبا کا قبہ مرصع تمام | زریکا ہر اک جا پہ تھا اوسکے کام
اور اوسنن کا سن بازغہ نام تھا | اوسنے نامدارون ہی سے کام تھا
وہ بیٹی تھی طالوت کی بیگمان | بہت اوسکا عالی بڑا خاندان
وہ ابن زیاد اور وہ ابن عاد | نسب اوسکا اون سے بھلا کر تو یاد
وہ تھی اپنی سب قوم کی بادشاہ | حشم باخدم اور ملک و سپاہ
کوئی مال مین اوسکا ثانی نتھا | جواہر وہ رکھتی تھی بے انتہا
سنی اوسنے یوسف کی جسدم خبر | ہوئی عشق سے مضطرب بیشتر
تمام اپنا لیکر کے اسباب و مال | کیا اوسنے جانے کا اپنے خیال

منظوم یوسف

کرین کے تجھے مصر کا بادشاہ
تجھے دینگے ہم حشمت و مال و جاہ

وہان کے ہین جتنے بڑے شیخ و شاب
چلین سب ہے تیری پکڑ کر رکاب

سو وعدہ مرے حق نے پورا کیا
مجھے اس طرح آج رتبا دیا

تعجب کیا سب نے سنکر اسے
تعجب مین او سوقت سب رہ گئے

کہا تب یہ مالک نے سچ جانیو
کہے یہ جو کچھ راست تم مانیو

تب اوپر کو چڑھکر کے مالک نے پھیر
کہا مصریون سے نہین کچھ ہی دیر

کہ یوسف یہ نکلا ہے دیکھو اسے
بہت شوق ہے دیکھنے کا جسے

بڑی زیب و زینت سے یوسف چلا
یہ سنتے ہی عالم کا تخت ہلا

کھڑے باندھ صف گرد تھے بیشمار
کہ ستر یمین اور ستر یسار

اور اتنے ہی پیچھے تھے پنکھے لیے
چلے جاتے یوسف کو پنکھا کیے

پکڑ کر کے آگے سے مالک لگام
حفاظت سے لایا اوسے تھام تھام

پچھاڑی یمین پیادے اگاڑی سوار
اور آگے کھڑے صف کی صف چوبدار

ہٹاتے تھے خلقت کو وے راہ سے
کہ تھے متہم آگے وے شاہ کے

وہ دیکھا جو نکلا ہوا دن کو چاند
ہوا نور آنکھون کا ہر اک کے ماند

لگی کرنے خلقت وہ سجدہ تمام
زمین پر گرے دیکھ اوسے خاص و عام

زمین پر گرے ہو کے یحیوٰ و سبھی
کسی مین نہ اوٹھنے کی طاقت رہی

دیا اوسکو کرسی پر لا کر بٹھا
مکان کے دیے سارے پردے اوٹھا

گیا مالک اوس پاس اور عرض کی
کہ خلقت اکٹھی ہوئی ہے ابھی

جو مشہور اونمین با آفاق ہین
ترے دیکھنے کے وہ مشتاق ہین

کیا سُن کے یوسف نے اوسمین سکوت
کہا حق کو حی الذی لا یموت

مجھے کس لیے اب یہ جاتا ہے لے
خدا جانے کس شخص کو مجھکو دے

کہا پھر یہ مالک نے دیکر کے دام
خریدا نہین تجھکو کیا اے غلام

تھا جنگل مین کنعان کے ازدن پہاڑ
لیا تجھکو اوس جا پہ مین جان آڑ

کہا پھر یہ یوسف نے تحقیق ہے
جو چاہے سو کر مین ہوا تیری شے

تعجب مین سنکر یہ مالک رہا
بہت ہو کے عاجز یہ اوسسے کہا

کہ تو خوف کچھ اپنے دلمین نکر
ترے گھر کو تو جان اپنا ہی گھر

پھر اوسکو دیا غسل پانی منگا
حریر اور دیبا دیا تھا پہنا

مرصع کیے سارے زلفون کے بال
ہوا موتیون سے یہ بالونکا حال

جو عمدہ تھے موتی وہ سب ذات مین
ستارے سے ظاہر ہوئے رات مین

اور اک تاج شاہانہ سر پر دھرا
وہ دیکھو تو نور علی نور تھا

اور اک زر کا کانون مین بالا پڑا
گویا ماہ کے گرد ہالہ پڑا

سنہرا گلے مین پڑا ایک طوق
کہ خوبی ہوئی اوسکی ہر اک پر فوق

اور اوسمین تھے موتی چمکتے ہوئے
ستارون کی صورت دمکتے ہوئے

کہ سینے تلک اونکا پہونچا تھا نور
چمک اونکی پڑتی تھی جا دور دور

کہا اوسکو کیا ہے تری شان کی ہے عجب
خدا نے تری ذات مین بھی ہے سب

کہا ہان پڑا تھا کوئی مین بھی جب
اوتارا مجھے بیچنے کے لیے

اسی بیچ مین جبرئیل بھیجا تھا ایک
کہ تو ہو تو اوسکا ہو یہ بھی نیک

کہین کان مین بات کو گر پکار — سنے کون وہ سب تھے بے اختیار
یہ کچھ شاعری کا تکلف نہین — سمجھ لے یہ قصہ ہوا ہے یونہین
ہوا دو سو دینار تو دینار دو — دیے سب نے اور بولے ہے آرزو
ذرا دیکھ لین پھر بھی ہم اک نگاہ — ہمین قتل کرتی ہے یوسف کی چاہ
اسی طرح مالک کے گھر جا کر — دکھانیکا یوسف کو دس دن رہا
وہان اک زمین خشک اونچی سی تھی — اوسے خوب مالک نے وان صاف کی
بنایا پھر اوسپر بلند اک مکان — نہایت ہی خوش قطع مثل شہان
ستون اوسکے رنگین بنائے تمام — لگا اونکو یک لخت اوسجا رخام
پڑا خز و دیبا کا اوسپر غلاف — وہ قبے کی صورت نظر آئی صاف
اور اک چوب صندل سے کرسی بنا — جواہر ہر اک طرف اوسکے جڑا
ستون چار سونے کے اس گھر کے تھے — جسے دیکھکر دنگ انسان رہے
ہر اک اوس ستون پر کھنچی شکل مور — ستونون پر اوس کے تماشا تھا اور
عجب طرح بیٹھے تھے بازو کو کھول — وہ گویا پڑینگے ابھی منہ سے بول
وہ کرسی کے اوپر تھا ڈیرا رکھا — اور اوسمین سبھی مشک و عنبر بھرا
بٹھانے کو یوسف کے تیار کی — کہون تجھسے علت مین اس کار کی
کہ تا عزت و شان یوسف کی ہو — عزیز اور سب خلق کے رو برو
منادی یہ کی شہر مین پھر تمام — کہ حاضر ہون اس جا پہ سب خاص و عام

عشق کا ہوا خلق کو دان گمان
جو دیکھا تو مردہ ہے وہ نوجوان

ہوے دیکھ مضطر صغیر و کبیر
بہت رویا اوسپر امیر و فقیر

یہ دیکھ ابن آدم نے نزدیک جا
لپاگود مین اوسکے سر کو اوٹھا

کہا ہاے اے میرے لخت جگر
دغا سے مری تو گیا جلد مر

محبت تری اور اللہ کی
نہو جمع دل مین مرے اے اخی

یہ سنکر جماعت نے وان سو دیا
غم مال و زر دل سے سب کھو دیا

کہا مصریون سے یہ پھر کر کے غور
کہ حاجت تمھین مجھسے ہو اب کچھ اور

کہا سب نے ہے ہمکو اک آرزو
اوسی کی ہمین ہے بڑی جستجو

کہ طالب ہین یوسف کے دیدار کے
طلبگار ہین اوسکے انوار کے

جو بیچے تو جو مانگتا ہے سو دین
نہین اک نگاہ اوسکو ہم دیکھ لین

کہا آج تو رکھیو مجھکو معاف
یہی تمسے کہتا ہون مین صاف صاف

کہا اوسکا وعدہ ہے ہم سے کرو
کہ تا کوئی محروم اوس سے نہو

کہا جمعے کے روز اوسکو نکال
دکھاؤن گا البتہ تمسکو جمال

نکالونگا مین بیچنے کو اوسے
وہ آوے یہان دیکھنا ہو جسے

ہوئی صبح پھر در پہ مالک کے آ
ہوے جمع اور ازدحام اک ہوا

لگے کرنے سب اوسکے گھر کا طواف
یہ کہتے تھے مجنون ہین کر معاف

کہا پھر یہ مالک نے خلقت سے یون
عزیزو ہوا ہے یہ تمسکو جنون

جو دیکھا تو مردہ ہے وہ نوجوان
ہوا کس سے یہان آکے یہ امتحان

بہت رویا اوسپر امیر و فقیر
لگا کرنے دل مین عجب بات ہر

لپاگود مین اوسکے سر کو اوٹھا
یہ بوسف ہے دل مین عجب طرح کا

دغا سے مری تو گیا جلد مر
نہین صورت اوسکی کسیکو خبر

نہو جمع دل مین مرے اے اخی
خدا جانے کیا چیز ہے یہ جہان

غم مال و زر دل سے سب کھو دیا
یہ سنکر جماعت نے وان سو دیا

کہ حاجت تمھین مجھسے ہو اب کچھ اور
کہا مصریون سے یہ پھر کر کے غور

اوسی کی ہمین ہے بڑی جستجو
کہا سب نے ہے ہمکو اک آرزو

طلبگار ہین اوسکے انوار کے
کہ طالب ہین یوسف کے دیدار کے

نہین اک نگاہ اوسکو ہم دیکھ لین
جو بیچے تو جو مانگتا ہے سو دین

یہی تمسے کہتا ہون مین صاف صاف
کہا آج تو رکھیو مجھکو معاف

کہ تا کوئی محروم اوس سے نہو
کہا اوسکا وعدہ ہے ہم سے کرو

دکھاؤن گا البتہ تمسکو جمال
کہا جمعے کے روز اوسکو نکال

وہ آوے یہان دیکھنا ہو جسے
نکالونگا مین بیچنے کو اوسے

ہوے جمع اور ازدحام اک ہوا
ہوئی صبح پھر در پہ مالک کے آ

یہ کہتے تھے مجنون ہین کر معاف
لگے کرنے سب اوسکے گھر کا طواف

عزیزو ہوا ہے یہ تمسکو جنون
کہا پھر یہ مالک نے خلقت سے یون

یوسف کا خریدار ہونا اور اوسکا اوسکو دیکھنا

یوسف کا بیچنا مالک کا اوسکو مصر مین لیجانا

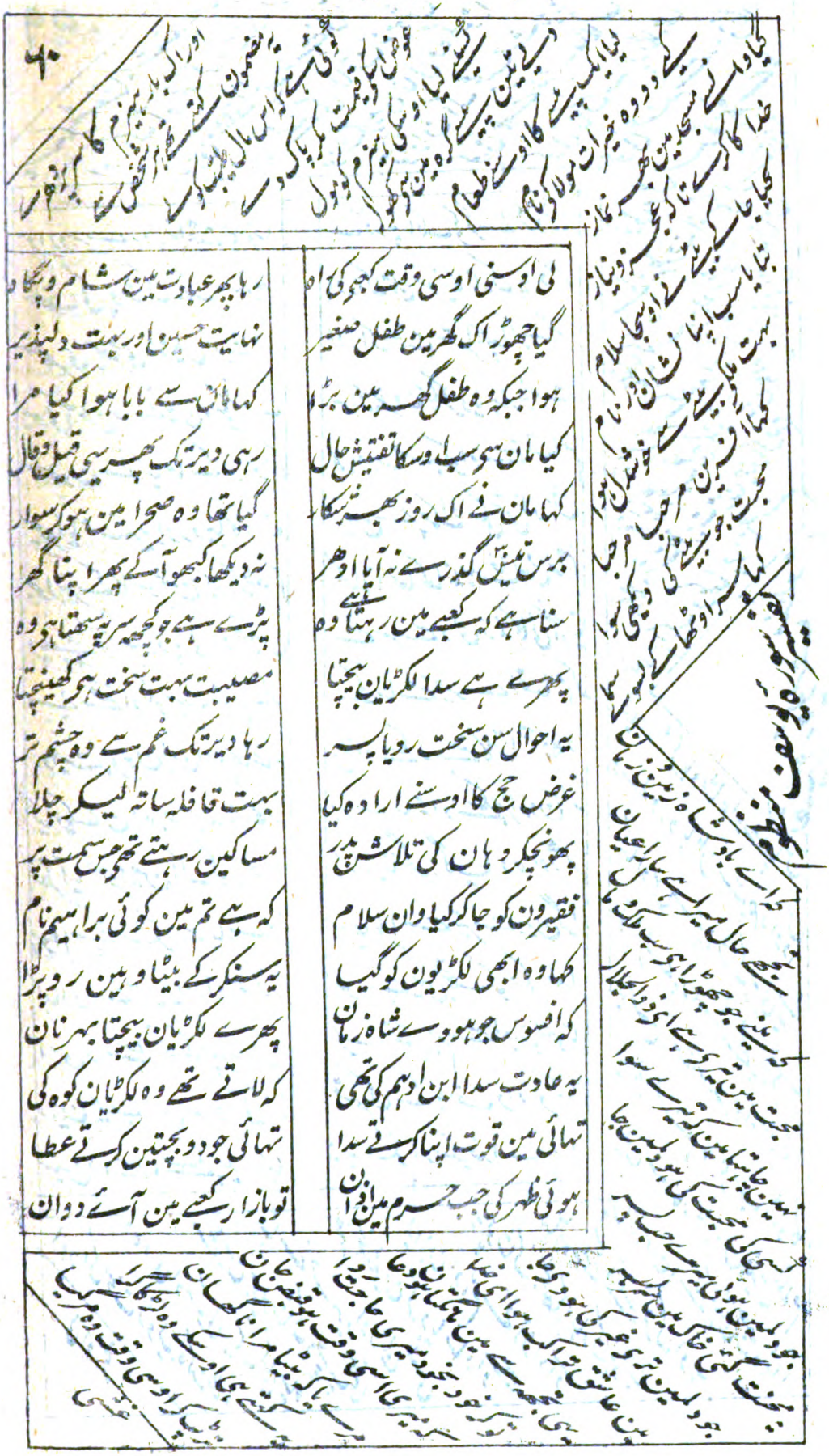
یوسف کا بیان لانا اوسکے حق مین

یوسف کا قید ہونا

یوسف کا قید سے چھوٹنا

یوسف کا مصر کا بادشاہ ہونا

یوسف کا بھائیون سے ملنا



ہوا دوسرے روز خلقت کا جوش
گئے در پہ مالک کو کر کے خروش

تکلف کی پوشاک مالک نے پھر
اور اک تاج سونیکا تارک پہ دھر

سنہری چھڑی ہاتھ مین اپنے لی
اور اک تخت ستھرا بچھا کر تلے

ہوئی صحن خانے مین اوسکی نشست
ہر اک طرف کا کر دیا بند و بست

سبھون نے کیا جا کے اوسکو سلام
کہا مرحبا سبکو اوسنے تمام

بچھایا حریر اور دیبا کا فرش
زمین سے چمک اوسکی تھی تا بعرش

جواہر کے کاسو من بھر کر طعام
کھلاتا تھا کھانا بہر خاص و عام

دیا پینے کو سرد پانی اونھین
نئے سر سے دی زندگانی اونھین

دیے تحفے اونکو بہت شام کے
رکھے سامنے میوے اقسام کے

روایت ہے یون ابن ادہم تھا شاہ
بلخ اوسکے رہنے کا تھا تختگاہ

گیا ایک دن وہ جو بہر شکار
ہوئے ساتھ اوسکے ہزارون سوار

نظر آیا صحرا مین اک گور خر
دبا اپنا گھوڑا گیا وہ اودھر

ہوا اپنے لشکر سے سارے جدا
یہ چاہا اسے تیر سے دون گرا

کہا اوسنے سن ابن ادہم ذرا
ہوا ہے یہی تجھکو حکم خدا

اسی واسطے تجھکو پیدا کیا
کرے قتل ہم سے ضعیفونکو تا

وہین غیب سے پھر یہ آئی ندا
قسم کھا کے ہاتف نے اوسے کہا

نہین واسطے اسکے پیدا کیا
نہ یہ حکم اوسکو خدا نے دیا

اور اک بخت ژولیدہ کنہ کلاہ
سکو نی غم کملی سر پہ ڈالا جا رہا

سکو نی غم کملی سر پہ ڈالا جا رہا

ہوا جبکہ داخل وہ بستی مین آ — زمین اور فلک سارا روشن ہوا
گھرون کے وہ آنگن اوجاگر ہوے — منور سب اندر اور باہر ہوے
مجالس مین مردون کی تھا جمع نور — ہر اک طرف مین نور کا تھا ظہور
یہ دیتا تھا اک دوسرے کو خبر — خدا جانے کیا شے ہوئی جلوہ گر
کہ تھا ابر سے دن کا سب نور ماند — فلک پر یہ کیا آج نکلا ہے چاند
بہت روشنی کا ہوا جب ظہور — لگے دیکھنے سب وہ نزدیک و دور
جو دیکھین تو تاجر ہے اک شام کا — ہے اوسپر گذر خاص اور عام کا
غلام اوسکا ہے جو خوبی کا ماہ — وہ ہے حسن کے ملک کا بادشاہ
اوسی کا ہے یہ نور چھایا ہوا — زمین آسمان مین سمایا ہوا
خبردار اس سے ہوا پھر عزیز — وہ تھا خوش مزاج اور صاحب تمیز
مکان سے وہ اپنے چلا ہو سوار — سوار اوسکے ہمراہ ستر ہزار
نظر جبکہ یوسف پہ سبکی پڑی — وہ خلقت رہی سب کھڑکی کھڑی
ہوا دیکھکر سخت حیران عزیز — کسی شے کی اوسکو نہ تھی کچھ تمیز
کہا پھر یہ مالک سے اے ذی شعور — فرشتہ ہے یہ آدمی یا کہ حور
خدا نے دیا حسن سارا اوسے — نبی کرکے ہمپر اوتارا اوسے
کہا یہ فرشتہ نہ یہ حور ہے — یہ یوسف مرا عبد مجبور ہے
ارادہ ہے یہ اسکو بیچونگا مین — خزانہ بہت اس سے کھینچونگا مین

لگا دونکی ہر وقت رہنے نجم — سے آیا اوسے اور یوسف کو غم
نہین دان کسی بات کا کچھ خلل — کیا پھر یہ مالک کو مکر مین سے حل
تب اوسنے مجھے بھائیون نے کہا — یہ کہتا ہے دیکھا ہے اوسکو بھلا
یہ کیا بولتا ہے کہا اوسنے یہ — یہ کیا ہے یہ کہتا ہے دیکھا ہے یہ
یہ سنکر کہا اوسنے یوسف سے یہ — یہ کیا بولتا ہے کہا اوسنے یہ

سکے تین دن پاس خط شگفتہ گلزار — ہوئین نیکنامی مین جاری ہر اک جا یہ اوسکی
نگہبانی اوسکی کرین بیشمار — ہوئی تھی جو مشہور اوسکی یہ خوبی
نہ آیا تھا جبتک کہ یوسف یہان — کہ ہر اک شخص کی تھی بڑی چشم اوسپر
برائی مین تھا مصر مشہور دان — ہوا غلہ اوسکے دان سب کو سبب
درشتہ اوسکے ہوئی کم یہ کار دین — ہوا عدل سکے اور مرضی سب کو سبب
امیر و غنی نیست مین بالکل خلل — ہوئی تھی جو مشہور اوسکی یہ خوبی
شیاطین کا دخل دان بیشتر — ہوا غلہ اوسکے دان سب کو سبب
ہر اک شخص کی تھی بڑی چشم اوسپر — ہوا غلہ اوسکے دان سب کو سبب

کہ یوسف سورہ یوسف منظوم

ہوا دوسرے روز خلقت کا جوش
گئے در پہ مالک کو کر کے خروش

تکلف کی پوشاک مالک نے پھر
اور اک تاج سونیکا تارک پہ دھر

سنہری چھڑی ہاتھ مین اپنے لی
اور اک تخت ستھرا بچھا کر تلے

ہوئی صحن خانے مین اوسکی نشست
ہر اک طرف کا کر دیا بند و بست

سبھون نے کیا جا کے اوسکو سلام
کہا مرحبا سبکو اوسنے تمام

بچھایا حریر اور دیبا کا فرش
زمین سے چمکے اوسکی تھی تا بعرش

جواہر کے کاسو من بھر کر طعام
کھلاتا تھا کھانا بہر خاص و عام

دیا پینے کو سرد پانی اونھین
نئے سر سے دی زندگانی اونھین

دیے تحفے اونکو بہت شام کے
رکھے سامنے میوے اقسام کے

روایت ہے یون ابن ادہم تھا شاہ
بلخ اوسکے رہنے کا تھا تختگاہ

گیا ایک دن وہ جو بہر شکار
ہوے ساتھ اوسکے ہزارون سوار

نظر آیا صحرا مین اک گور خر
دبا اپنا گھوڑا گیا وہ اودھر

ہوا اپنے لشکر سے سارے جدا
یہ چاہا اسے تیر سے دون گرا

کہا اوسنے سن ابن ادہم ذرا
ہوا ہے یہی تجھکو حکم خدا

اسی واسطے تجھکو پیدا کیا
کرے قتل ہم سے ضعیفونکو تا

وہین غیب سے پھر یہ آئی ندا
قسم کھا کے ہاتف نے اوسسے کہا

نہین واسطے اسکے پیدا کیا
نہ یہ حکم اوسکو خدا نے دیا

سنکر شہنشاہ شہ سوار
اور اک آہ بھر کر زمین پر گرا

رہی مطلقا کچھ نہ بھاگنے کی اس
دیا چھوڑ گھوڑا گیا وہ جدھر

جدھر دیکھتا تھا وہ خالی پڑا
سوا وان اک عجب وحشت ناک

سوا وحشی غم سے کہ پھرتا تھا وان
سوا وحشی خاک سر پہ اڑاتا تھا وان

سوا وحشی کے اور کوئی نہ تھا
سوا وحشی کے اور کوئی نہ تھا

سنکر یہ ماجرا اوسکی طرف
ہوا ابن ادہم کا دل بیقرار

گیا پاس اوسکے وہ شہ خوش خصال
کہا تو کہان کا ہے کیا ہے سوال

کہا اوسنے مین ہون اک مفلس غلام
پہنتا ہون اسکے تئین صبح و شام

پہنتا ہون اسکے تئین صبح و شام
پوشاک مجھکو مبارک ہو سب

پوشاک مجھکو مبارک ہو سب
کہا ابن ادہم نے آزاد سے

کہا ابن ادہم نے آزاد سے
قبا سات قیمتی بخشین کر دیا شاد اوسے

قبا سات قیمتی بخشین کر دیا شاد اوسے
سکلاہ مین چوپوشاک دیکھی نئی

سکلاہ مین چوپوشاک دیکھی نئی
وہ دی اوسکو لی ایک کملی سیاہ

اور اک بخت ژولیدہ کنہ کلاہ
لی اوسنے

حکایت سوم منتخب یوسف

غلام ایک دیکھا وہ اوسکا مطیع
چلا دشت غربت مین چھوڑا قلمرو

گیا دور کر بادشاہ اوسکے پاس
دسے در دباطن سے چہرہ اودس

کہا اوس نے پوشاک کیہ ہے یہ
تو کر ٹکڑے پرا سنے مجھے اوڑھنے

یہ سن دست بستہ ہوا اوسنے کہا
یہ گلا ہے ہم کا ہی سب شاہ کا

مین اسکے کار کا ہون قدیمی غلام
چرا تا ہون اسکے تئین صبح و شام

ہوا جبکہ داخل وہ بستی مین آ — زمین اور فلک سارا روشن ہوا
گھرون کے وہ آنگن اور جاگر ہوے — منور سب اندر اور باہر ہوے
مجالس مین مردون کی تھا جمع نور — ہر اک طرف مین نور کا تھا ظہور
یہ دیتا تھا اک دوسرے کو خبر — خدا جانے کیا شے ہوئی جلوہ گر
کہ تھا ابر سے دن کا سب نور ماند — فلک پر یہ کیا آج نکلا ہے چاند
بہت روشنی کا ہوا جب ظہور — لگے دیکھنے سب وہ نزدیک و دور
جو دیکھین تو تاجر ہے اک شام کا — ہے اوسپر گذر خاص اور عام کا
غلام اوسکا ہے جو رخ خوبی کا ماہ — وہ ہے حسن کے ملک کا بادشاہ
اوسی کا ہے یہ نور چھایا ہوا — زمین آسمان مین سمایا ہوا
خبردار اس سے ہوا پھر عزیز — وہ تھا خوش مزاج اور صاحب تمیز
مکان سے وہ اپنے چلا ہو سوار — سوار اوسکے ہمراہ ستر ہزار
نظر جبکہ یوسف پہ سبکی پڑی — وہ خلقت رہی سب کھڑی کی کھڑی
ہوا دیکھکر سخت حیران عزیز — کسی شے کی اوسکو نہ تھی کچھ تمیز
کہا پھر یہ مالک سے اے ذی شعور — فرشتہ ہے یہ آدمی یا کہ حور
خدا نے دیا حسن سارا اوسے — نبی کرکے ہمپر اوتارا اوسے
کہا یہ فرشتہ نہ یہ حور ہے — یہ یوسف مرا عبد مجبور ہے
ارادہ ہے یہ اسکو بیچونگا میں — خزانہ بہت اس سے کھینچونگا مین

گلا دونگی کھو وقت رکھنا تم — لے آیا اوسے اور یوسف کو گھر
نہین دان کسی بات کا کچھ خلل — کیا گھر پہ مالک نے سب کو بھی حل
نہ آیا تھا جبتک کہ یوسف یہان — برائی مین تھا نصب مشہور دان
اور اوسکا ہوگا کیونکر کچھ خلل — امیر دنیا نیت مین پاکل خلل
شیاطین کا دخل دان بیشتر — ہر اک شخص کی تھی بری پر نظر

ہوا جبکہ یوسف غلام

یہ کہتے ہین یارب دکھا دی جمال
تجھے دیکھہ لین شوق ہے اب کمال

اوترا اپنے گھوڑے سے یوسف نے آ
جناب الٰہی مین سجدہ کیا

کہا مین خدایا گنہگار ہون
مین توبہ ترے آگے دل سے کرون

ہوا حکم یوسف کو سنتے ہی اوٹھا
جو دیکھے تو خلقت ہے بے انتہا

چلے آتے ہین پاس یوسف کے سب
ہر اک کو ہے یوسف کی چاہ و طلب

براہیم ادہم کی سن واردات
اوٹھا طوف کعبے کو وہ ایک رات

عجب چاندنی کا تھا اوس شب ظہور
جدھر دیکھو اودھر چمکتا تھا نور

یہ دلمین کہا آج مطلع ہے صاف
اکیلا کرون کعبے کا مین طواف

جب آکر کے کعبے مین پکڑا قرار
جو دیکھے تو طائف ہین ستر ہزار

ہوا سخت حیران یہ دلمین کہا
کہ آیا ہون مین شب یہان بارہا

کبھی ملنے خلقت یہ دیکھی نہین
کہا ایک بوڑہے نے اوس سے وہین

کہ چلتے ہی سب کا ارادہ یہ تھا
کہ تنہا ملے ہمکو کعبہ ذرا

یہ خلوت کے طالب ہوئی جمع سب
نہ پایا اکیلا کبھی بیت رب

روایت کری مالک ابن دغر
نہ تھی کوئی منزل کہ میرے اوپر

نہ ظاہر ہو یوسف کا اوسمین کمال
عجب طرح کا دیکھتا تھا مین حال

فرشتے تمام آکے کرتے سلام
قریب آکے یوسف کے ہر صبح و شام

اور اک ابر ہوتا سفید اوس اوپر
چلے تھا وہ جاتا تھا یوسف جدھر

نظر اونکی یوسف پہ جسدم پڑی
ہوے آکے بیہوش سب اوسگھڑی

پڑے اپنے گھوڑونکو سب نے ہین سے
نہ پہلے اوٹھا کوئی دن تین سے

وہ سب دیکھہ یوسف کا حسن و جمال
ہر اک کو وہان آگیا غش کمال

پری کا سا ہر اک پہ سایہ ہوا
پڑے جیسے افیون کھایا ہوا

گیا وانسے پھر مالک ابن ذغر
کسی کا نہ دلمین رہا کچھہ خطر

حکایت ہوی یون بو سعید ایکبار
اک عورت کو جنگل مین دیکھا نزار

نہ ہاتہ اوسکے تھے اور نہ تھے اوسکو پا
خدا کی وہ کرتی تھی حمد و ثنا

یہ کہتی تھی حق کا جو احسان ہے
مجھہ اوپر سو خارج ز امکان ہے

کہا مینے ہے تجھپہ احسان کیا
کہا معرفت دی ہے مجھکو بتا

محبت مین اپنی کیا ہے مجھے
محبت کا رستا دیا ہے مجھے

کہا معرفت کی علامت ہے کیا
مجھے بھی کسی طور سو دے بتا

کہا کر ذرا میری جانب کو غور
ہوا پر اوڑی وہ پرندی کی طور

کہا معرفت کی نشانی ہے یہ
مین مدت مین تھوڑی سی جانی ہے یہ

ہوئی کہہ کے غائب نظر سے مری
وہ سکّے مین پھر مجھسے آکر ملی

تعجب مجھے آیا اس بات کا
لگی کہنے اسکا تعجب ہے کیا

قوی نے اوٹھایا اگر اک ضعیف
بھلا اسمین کیا ہے عجب اے نحیف

خدا نے اوٹھایا مجھے بیگمان
تو اوسکو بھلا کچھہ تعجب نہ جان

کہا تو بتون کے تئین توڑ کر
دل اپنے کو اب نار سے نور کر

کہا چل تو بت پاس میرے اگر
تجھے اوسنے سجدہ کیا سر بسر

تو اس شرط پر توڑتا ہون انھین
ہین دل سے ابھی چھوڑتا ہون انھین

کہا اوسکو یوسف نے قادر ہے حق
اگر تجھکو اس بات کا ہے قلق

تو چل ساتھ میرے دکھاؤن تجھے
ہین اس راہ پر پھیر لاؤن تجھے

یہ کرتا تھا یوسف سے باتین کھڑا
وہ یوسف کے پیچھے سے دیکھے ہے کیا

کہ لشکر ہے پیچھے پڑا بے شمار
چلی آتی ہے وان بندھی اک قطار

کہا کس کا لشکر ہے یوسف بتا
مرا گھر ہے چھوٹا کب اسمین سما

نہ کھانا ہے اتنا کھلاؤن انھین
نہ پانی ہے اتنا پلاؤن انھین

کہا سن یہ لشکر ہے اللہ کا
یہ مخصوص ہے اوسکی درگاہ کا

نہ کھاتے ہین کھانا نہ پانی پیتین
یہ تسبیح و تہلیل پڑھ پڑھ جیتین

فرشتے ہین اللہ کے سبکے سب
نگہبان میرے یہ رہتے ہین اب

ہوا دیکھ حیران یوسف کی شان
منور کیا اوس یکین سے مکان

ہوا جبکہ داخل توبت ہو ہر اس
گرا آکے یوسف کے قدمونکے پاس

خدا پر پھر ایمان لایا امیر
ہوے اوسکے تابع صغیر و کبیر

پھر آگے تب یوسف کے کھانا دھرا
اور اوسمین سے یوسف نے لقمہ اوٹھا

وہ اہل مجلس کو جتنے کہ تھے
اوسے دیکھکر سب وہ حیران ہوے

ہوا ایک مجلس کو سارا سنسان دیا
ہوے ایک لقمہ مین سارے مہمان کیا

اس احوال کو دیکھ بولا امیر
کہ سنتے ہو تم اسے صغیر و کبیر

یہ یوسف نہین ہے ہمارا غلام
کہا اوسنے سچ ہے یہ مالک کا نام

یہ کس طرح ہوگا سن اے نیکنام
خدا نے دیا عقل کو اوسکی کام

نہ کچھ حال یوسف کا اوسنے کہا
وہ سنکے سب بات چپ ہو رہا

کہ مالک کو یہان سے دیکھے ہے کیا
کہ مالک چلا

ارادہ کیا جبکہ یوسف کو لین
اور اوس قوم پر جا کے چھاپا دین

گئے سال اوس قوم پر اک ہزار
پرستش مین یوسف کی تھی دلفگار

خدا کے ہے کامون سے کسکو خبر
وہ تھی شکل یوسف کی جو جلوہ گر

کوئی دیکھکر اوسکو کافر ہوا
وہ تصویر کو اوسکی پوجا کیا

کوئی دیکھکر اوسکو مسلمان ہوا
ولے بندۂ خاص سبحان ہوا

وہان سے گیا قافلہ قدس کو
کہ سمجھا سبھون نے بھلا قدس کو

امیر اوس مدینے کا سوتا تھا شب
نظر خواب مین اوسکو آیا عجب

کوئی اوسکو کہتا ہی اوٹھ اے امیر
کہ آیا ہے اس جا پہ مہر منیر

تو جا لیکے جو کچھ ترے پاس ہے
کہ آیا یہان افضل الناس ہے

ضیافت کا اوسکی تو سامان کر
اوسے آج اپنا تو مہمان کر

کہے جو کہ تجھکو کر اوسپر عمل
یہان سے تو اوٹھ کر کے اوس پار چل

ہوئی صبح جب جلد اوٹھکر امیر
ضیافت کا سامان لیکر کثیر

ہوا شہر سے آگے بڑھکر کھڑا
کہا تم مین سردار ہے کونسا

کہا سب نے یہ مالک ابن ذعر
ہے سردار ہم سبکا باور تو کر

ہوا دلمین حیران سنکر امیر
اسے جانتے ہین صغیر و کبیر

یہ آتا ہے دو بار ہر سال مین
مرے شہر کی طرف ہر حال مین

نہ کچھ اوسکی تعظیم کا حکم تھا
یہ آتا رہا اس طرف کو سدا

یہی دل مین کرتا تھا اپنے بچار
کہ نزدیک اوسکے ہوا اک سوار

کہا تو بتون کے تئین توڑ کر — دل اپنے کو اب نار سے موڑ کر
کہا چل تو بت پاس میرے اگر — تجھے اوسنے سجدہ کیا سر بسر
تو اس شرط پر توڑتا ہون انھین — مین دل سے ابھی چھوڑتا ہون انھین
کہا اوسکو یوسف نے قادر ہے حق — اگر تجھکو اس بات کا ہے قلق
تو چل ساتھ میرے دکھاؤن تجھے — مین اس راہ پر پھیر لاؤن تجھے
یہ کرتا تھا یوسف سے باتین کھڑا — وہ یوسف کو پیچھے سے دیکھے ہے کیا
کہ لشکر ہے پیچھے پڑا بے شمار — چلی آتی ہے وان بندھی اک قطار
کہا کس کا لشکر ہی یوسف بتا — مرا گھر ہی چھوٹا کب اسمین سما
نہ کھانا ہے اتنا کھلاؤن انھین — نہ پانی ہے اتنا پلاؤن انھین
کہا سن یہ لشکر ہے اللہ کا — یہ مخصوص ہے اوسکی درگاہ کا
نہ کھاتے ہین کھانا نہ پانی پیتین — یہ تسبیح و تہلیل پڑھ پڑھ جیتین
فرشتے ہین اللہ کے سبکو سب — نگہبان میرے یہ رہتے ہین اب
ہوا دیکھ حیران یوسف کی شان — منور کیا اوس یکین سے مکان
ہوا جبکہ داخل تو بت ہو ہر اس — گرا آکے یوسف کے قدمونکے پاس
خدا پر پھر ایمان لایا امیر — ہوے اوسکے تابع صغیر و کبیر
پھر آگے تب یوسف کے کھانا دھرا — اور اوسمین سے یوسف نے تھوڑا اٹھا
دیا اہل مجلس کو جتنے کہ تھے — اوسے دیکھکر سب وہ حیران ہوے

اور اس نقمہ سے اپنے منہ مین لیا
ہوے ایک مجلس کو سارے دیا
ہوے اس سے ایک نقمہ مین سارے سیر
اس احوال کو دیکھ بولا امیر
کہ یوسف تو ہے ہم سے صغیر و کبیر
ہمارا اسے کیا ہے ڈر کیا ہے خوف
یہ سنکے کہا اوسنے مالک کا بار
کہ ہے ہے عجب مالک ہے گرامت کا اوج
کہا اوسنے یوسف کی اس سے زیاد
کہ افضل ہوا میرا مجھسے غلام
یہ کس طرح ہوگا سن اے نیکنام
لگا کہنے مالک اس احوال کو
خدا نے دیا عقل کو اوسکی محو
نہ کچھ حال یوسف کا اوسنے کہا
وہ سنکے کے سب بات چپ ہو رہا
لگا کہنے پھر دل مین اپنے امیر
کہ مالک کو یہان سے دیکھا ہے کب

گئے سال اوس قوم پر اک ہزار
خدا کے ہے کامون سے کسکو خبر
کوئی دیکھکر اوسکو کافر ہوا
کوئی دیکھکر اوسکو مسلمان ہوا
وہان سے گیا قافلہ قدس کو
امیر اوس مدینے کا سوتا تھا شب
کوئی اوسکو کہتا ہی اوٹھ اے امیر
تو جا لیکے جو کچھ ترے پاس ہے
ضیافت کا اوسکی تو سامان کر
کہے جو کہ تجھکو کر اوسپر عمل
ہوئی صبح جب جلد اوٹھکر امیر
ہوا شہر سے آگے بڑھکر کھڑا
کہا تم مین سردار ہے کونسا
کہا سب نے یہ مالک ابن دغر
ہوا دلمین حیران سنکر امیر
یہ آتا ہے دو بار ہر سال مین
نہ کچھ اوسکی تعظیم کا حکم تھا
یہی دل مین کرتا تھا اپنے بچار

پرستش مین یوسف کی تھی دلفگار
وہ تھی شکل یوسف کی جو جلوہ گر
وہ تصویر کو اوسکی پوجا کیا
ولے بندۂ خاص سبحان ہوا
کہ سمجھا سبھون نے بھلا قدس کو
نظر خواب مین اوسکو آیا عجب
کہ آیا ہے اس جا پہ مہمان پذیر
کہ آیا یہان افضل الناس ہے
اوسے آج اپنا تو مہمان کر
یہان سے تو اوٹھ کر کے اوس پار چل
ضیافت کا سامان لیکر کثیر
کہا تم مین سردار ہے کونسا
ہے سردار ہم سبکا باور تو کر
اسے جانتے ہین صغیر و کبیر
مرے شہر کی طرف ہر حال مین
یہ آتا رہا اس طرف کو سدا
کہ نزدیک اوسکے ہوا اک سوار

تفسیر سورۂ یوسف منظوم

کرو ملکے سب حق کے آگے دعا
ہلاکت سے ہم سب کو لے وہ بچا

کہا جسنے مارا تھا یوسف کو آ
کہ مین ہون ہوا جسسے جور و جفا

طمانچہ مین مارا تھا یوسف کو آج
خدا نے ہمارا کیا یہ علاج

سنا مینے کرتا تھا یوسف دعا
دعا سے ہوا ہم پہ یہ ماجرا

کہا جب یہ مالک نے سنکے بیخرد
نہین دیکھتا اپنا تو نیک و بد

لے اب ساتھ اپنے ڈبویا ہمین
غرض دونون عالم سے کھویا ہمین

تو اب عاجزی جاکے کر اوسکے پاس
کہ راضی ہو تجھسے نہو ہی اوداس

ہوا جاکے یوسف کے آگے کھڑا
کہ مجھسے ہوا ظلم تجھپر بڑا

مین دیتا ہون سر تیری پاؤن پہ ڈال
یہ منہ ہے طمانچون سے کر اسکو لال

مین ظالم ہون مارا تجھے جا نکر
کیا ظلم مین تجھپہ پہچان کر

کہا پھر یہ یوسف نے تمکو حلال
نہین یہ کہ دون تجھکو ایذا کمال

مین بخشا ترا جرم بخشے خدا
مجھے اور تجھے ہے یہی مدعا

کہا پھر کہ اے رب تواب درگذر
نکر انکے فعلون پہ ہرگز نظر

مرے جرم پر مت کر انکو عذاب
یہ بندے ہین تیرے نہوئین خراب

یہ کہتے ہی سب ابر وہ چھنگیا
عذاب اس دعا کے سبب ہٹ گیا

لگا کہنے یہ مالک ابن ذغر
کہ یوسف ملک ہی نہین یہ بشر

کیا طوق و زنجیر کو اوس سے دور
کھڑا رہتا ہر وقت اوسکے حضور

اوتھا رادسکا صوف اور کپڑے دیئے
کہ یہ خوب تمارا اوسکے لیے

سواری کو اک خوب گھوڑا دیا
کہ اسپہ کرے سیر جب جی چہے

ہر اک قافلے کو تو آگے بڑہو
کہ اسکے تلے مین یوسف کے پیچھے ہو

سر راہ بالیس آگے ہوا
وہان قافلہ آکے دار ہوا

نہین اوسکے کفار سے کچھ خبر
غریب اور زر دار سب بیخبر

اوتھون سے جو یوسف کو دیکھا مقام
پوچھا کہ کیا ہے یہ کس کا غلام

کہا قافلہ والون نے یہ اوسنے سن
کہ ہے یہ تو یوسف ہمارا رفیق

وہ اشتر سے اوسکے اتر کر پڑا
نہین اور دوسرا کوئی اوسکا شریک

یہ سنکر وہ یوسف سے کہنے لگا
خدا پر ترے لائے ایمان ہم

بتون کو دیا توڑ سب سے تمام
عبادت ہے لگ کر تری ہی مدام

چلا یہان سے پھر قافلہ قصد کر
ہوا شہر بلبان پہ اوسکا گذر

اکٹھے ہوئے آکے خلقت وہان
جو یوسف کے تھا نقش حسن عیان

اوسے دیکھکر سارے حیران رہے
وہ تصویر کی طرح بیجان رہے

بلا کر مورخ کو تاریخ پوچھی
لکھون نے وہ یوسف کی تصویر کھینچی

عبادت سے لگ کر تری اوسکی تمام
ہوے اوسکی تصویر کے سب غلام

کہا یہ کہ یوسف ہی ہے بیشک
رکھے ہے جو اوسکو قدم دو دہا

تھا اک مالک ابن ذعر کا غلام
ملیح اوسکا مالک نے رکھا تھا نام

سپرد اوسکو یوسف تھا اوس راہ مین
وہ یوسف کی رہتا سدا چاہ مین

ندا کرکے مالک کو پھر یون کہا
کہ تیرا غلام آج جاتا رہا

ندا اوسنے دی قافلہ مین تمام
کہ گم ہوگیا ہے ہمارا غلام

لگے ڈھونڈھنے ہر طرف اوسکو سب
ہر اک کو تھی یوسف کی اوس طلب

کسی نے لیا دیکھ اوسے قبر پر
کہا پھر یوسف سے اے بیخبر

خبر تیرے مولا نے پہلے سے دی
کہ مت اعتبار اسکا کیجو کبھی

اگر اس جگہ سے نہ تو بھاگتا
نہ آتا یقین ہمکو اس بات کا

لگا کہنے یوسف مین بھاگا نہین
تمھین چھوڑ کر مین نہ جاتا کہین

مگر قبرمان کی مری آگئی
مرے دل پہ الفت بہت چھاگئی

زیارت کو اوسکی مین ٹھہرا یہان
سوا اوسکے مین اور جاتا کہان

یہ سنکر کے اوس شخص نے ہو خفا
طمانچہ دیا اوسکے منہ پر لگا

طمانچہ سے یوسف کو غش آگیا
بہت اوسکے لگنے سے گھبرا گیا

افاقت جو آئی تو سجدے مین ہو
جناب خدا مین کہا اوسنے رو

خدایا تو کر رحم میرے اوپر
ذرا صبر سن پر مرے کر نظر

اکیلا غریب اور بیکس ہون مین
نہایت ذلیل اور بے بس ہون مین

اگرچہ سراپا گنہگار ہون
ترے در پہ اب آیا ناچار ہون

قصہ یوسف و زلیخا نظم

پڑی اپنی اپنی دکان جان کی
ہوا چلنا ہر اک جنس پر عاشقی کی راہ
وہ یوسف کی صورت کا بیچنے کے رنگ
اور اوس کے خریدار سب کامیاب ہوئے
جب اوسکا خریدار کوئی نہ تھا
غلام اوسکو یوسف نہ بیچا گیا
سنا جب یہ مالک نے اوسکا حال
کہا اوسنے یہ غلام میرا نہین
اگر ظالم اک شخص نے کہا
غلام اوسنے اوسکا نہ مانا کہا
جب آیا اوسے غصہ مین اوسنے مار
کہ جسکے بلا سے سب آیا گیا
خدا اوسکے غضب مین گرفتار ہو

فرحت کے واسطے اے ارحم الراحمین
ہوا ملک مین سب انجام اتمام
یہی اس طرح کی ہوا بیشمار
جہان مین پھر آئے گے دو چار
لگا گرنے رعد چمکی برق
اندھیرا ہوا غرب سے تا شرق
کسیکو کسی کی خبر نہ رہی
بڑی قافلہ مین مچی کھل بلی
کہ بھاگے گھوڑے سے ہو بیقرار
ہوئے گرد یوسف کے جمع سب
وہ پروانون کی طرح بیخبر

کہا تم پہ رحمت خدا کی رہے ۔ اگرچہ مین دکھ اسنے تمنے دیے
نہ ضائع کرے تمکو ہرگز خدا ۔ اگرچہ مجھے تم نے ضائع کیا
ندے تمکو اللہ ہرگز عذاب ۔ مرا دل کیا گو جلا کر کباب
بس اب تمکو پہونچے ہمارا سلام ۔ جدا تمسے ہوتا ہون اے نیکنام
پھر آکر کے مالک پکڑ اوسکا ہاتھ ۔ گیا مصر کو لے اوسے اپنے ساتھ
روایت یہ ہے ابن عباس سے ۔ جدا جبکہ یوسف ہوا پاس سے
وہ رونے لگا اور بھائی تمام ۔ لگے رو کے کرنے یہ اوس سے کلام
کہ یوسف ہمین ہے ندامت کمال ۔ نہوتا اگر باپ کا کچھہ خیال
ہٹا تجھکو لیچلتے سب گھر کو ہم ۔ جدائی کا تیری ہوا سخت غم
جو مالک وہان سے سفر کر گیا ۔ وہ کنعان سے یوسف کو لیکر گیا
چلا وان سے وہ قافلہ زود زود ۔ ہوئی قبر یوسف کی ماں کی نمود
وہین دیکھکر قبر کو رو دیا ۔ غمین ہوکے سب جان و دل کھو دیا
جو نزدیک اوس قبر کے ہو گیا ۔ وہ ناقے سے اوس قبر پر گر پڑا
نہ طاقت رہی اوسمین کچھہ صبر کی ۔ لگا لوٹنے خاک پر قبر کی
وہ روتا تھا راحیل کو کر کے یاد ۔ کہ میری نہین کوئی دیتا ہے داد
اوٹھا سر کو اپنے ذرا خاک سے ۔ مجھے دیکھہ اس جان صد چاک سے
مجھے گر تو دیکھے گی اس حال مین ۔ کہ کیسا پھنسا ہو مین جنجال مین

کیا پھر یہ مالک نے اونسے کلام
نہین کوئی مجھہ پاس حجت تمام

مجھے لکھہ دو اک اپنی جانب سے خط
اور مضمون اوس خط کا ہو اس نمط

کہ ہے یہ غلام اوسکو بیچا ہے اب
بری اوسکے دعوے سے ہین سبکو سب

طلب کرکے شمعون نے کاغذ قلم
کیا جو کہا اوس طرح سے رقم

ثمن اوس سے لیکر کے کاغذ دیا
نگین اوسپہ یعقوب کا بھی کیا

دیا اوسکو مالک نے یوسف کو سونپ
بہت اوسکی مالک کو دلپر تھی چوپ

وہ خط پاس یوسف کے تب تک رہا
کہ پھر مصر مین بھائیو نسے ملا

دیا بھائیون کو وہی خط نکال
ہوئی اونکو اوس وقت خفت کمال

کہا بھائیون نے یہ مالک سے پھیر
کرو تم نہ چلنے مین اب اپنے دیر

نصیحت تمھین اور کرتے ہین ہم
کہ یہ شخص دیتا ہے ہر اک کو دم

یہ جھوٹا، بھگوڑا ہے اور چوٹٹا
فریبی ہے مکار اور پر دغا

اسی طوق و زنجیر کرکے رکھو
بہر طور تدبیر کرکے رکھو

نہ جا بھاگ تمسے کہین یہ غلام
جہان مین بہت بد ہمارا ہو نام

یہ کہکر کے بھائی وہین ہٹ گئے
وہ آگے سے یوسف کو سب بھیٹ گئے

جو دیکھا یہ یوسف نے بھائی چلے
لگا اوسکا دل ہونے اوپر تلے

لگا رو کے آواز دینے اونھین
جواب اوسکو بھائی وہ ہرگز نہین

کہا اوسکو مالک نے یوسف تو آ
وہ نزدیک لبیک کہکر گیا

اجازت اگر مجھکو اک دم کی ہو
کہی میرے اس رو دو غم کی ہو

کرون بھائیون سے مین جا کر کلام
مین دون پھر چھوڑ بھائی کو اپنے پیام

کہا جا تو اور وہ چلا وان سے کھا
جو بھائیون نے دیکھا تو پاؤن اوٹھا

چلے جلد تا وہ نہ آوے کہان
ہوئے اوس سے وہ بھائی اوجھل روان

جو دیکھا کہ بھائی جانب ہمارے نہین
نظر اوسکی جانب اور روے نہین

پکارا اونھین اور نہین سنتے ہو
کہان جا رہے ہو نہین بولتے ہو

قدم راہ مین تیز نہین اٹھاتے
گلے طوق زنجیر کیون ہین سجاتے

برآنے نہ آتی تھی اوسکی پکار
کہ جا بیٹھے سب سے وہ ہو کر بیزار

اوجھل سے بھائیون کے جب ہو گیا
دل اوسکا دل ہو گیا

وہ جا پاس ہر اک کے بھائی کے پاؤن پڑا
کہا سب سے اور اونکی آنکھون مین آنسو بھرا

کہا پاؤن پر اوسکے سب نے دیا
سب اوسکو گلے سے لگا کر لیا

کہا پھر یہ یوسف نے تجار سے | کہ سچے ہین یہ اپنی گفتار سے
مین ہون عبد اسمین نہین شک ذرا | کہا دلمین بندہ ہون اللہ کا

وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ○

اور اللہ خوب جانتا ہی جو کچھہ وہ کرتے ہین ف

اور اللہ جانے ہے جو کچھہ کرین | وہ سب ساتھہ یوسف کی خبر رکھین
کہا پھر یہ مالک نے دواوسکو بیچ | کرو ہمسے زیادہ نہ کچھہ ایچ پیچ
کہا بیچ ڈالین گے اب اسکو ہم | کہا لوگے کیا مول دو بیش و کم
کہا اسمین ہین گے بڑی سخت عیب | کہ جانے ہے اون سبکو دانا غیب
خریدو اوسے اوسکے عیبونکے ساتھہ | تو بیچین اسے ہم تمھارے ہی ہاتھہ
کہا عیب کیا ہین ہمین دو بتا | کہا چور ہے اور جھوٹا بڑا
بنا کرکے کہتا ہے جو ٹھی یہ خواب | بھری اسمین باتین ہین سب ناصواب
کہا ساتھہ عیبون کے کیا مول ہے | کہو اسکا جو کچھہ بھلا مول ہے
کھڑا یوسف اوسجا کرے تھا نظر | یہ دیکھے تھا دونونکو بایکدگر
کہے تھا یہ دلمین نہین کچھہ گمان | کہ قیمت مری دی سکے یہ جوان
اگرچہ ہے مالک بہت مال کا | ولیکن یہ قیمت نہو گی ادا
جو راضی ہو دیکھو بہت کم ہین کچھہ | مرے پاس تھوڑیسی درہم ہین کچھہ

وَشَرَوْہُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاھِمَ مَعْدُوْدَۃٍ ۚ

اور بیچ آئے اوسکو ناقدر مول کو گنتی کی کئی ہاو لیکر ی

عوض لین اسکے کہ خطا و حرام
وہ بیچ یوسف کو بیخوف و غم
کہون بخس کے معنی ہے حرام
یہی ابن عباس سے ہے کلام
عوض لین ہمسے اوسنے لیا
روایت ہی ایسی ہمسے اوس نے یہ بھی
وہ بیچے درہم اوکی تھوڑی سی دام
کہ گنتی کے تھے اوس مین بیس درہم
وہ سب بھائی یوسف کو اوس دم نکال
روایت ہی ایسی ہمسے اوس نے یہ بھی
کہ چندی درہم کو اوس نے لیا
ہوے موسی علیہ السلام
کہ سجدہ نہ آدم کو تونے کیا
بھلا اسمین دیکھا تھا کیا فائدہ
کہا مین ہون عاشق خدا کا تمام
تجھے غیر کو سجدہ کرنا حرام
تجھے اون کہا دیکھے کے طور کو
جو قائم رہے دیکھے اوس طور کو
تری عقل اوس وقت جاتی رہی
نظر طور کی طرف تو نے جو کی
اگر بند کرتا تو آنکھون کو تب
تو پاتا اوسی وقت دیدار رب
نظر تیری تیغہ کی تھا کس طرف جا
نہ دیکھا خدا کے سوا طور کو
ظاہر کیا کچھہ اوس نور کو
کیا

ف

امانت کا حیلہ کیا اس لیے
کہ کوئی نصیب اس سے ہرگز نہ لے

کہا ہے یہ بعضی حکیمون نے یار
کہ ہی قیمتی چیز کا دل سے پیار

اور وہ چیز کچھ جسکی قیمت نہو
ذرا اوسکی کچھ دلمین الفت نہو

صدف مین ہی موتی و ناقہ مین مشک
وہ نافہ کہون تجھ سے ہی کہان خشک

ہی پتھر مین چاندی و سونے کا گھر
ہوا شہد مٹھی مین باور تو کر

ہو کپڑے کے اندر سے ریشم نمود
جو دیکھو تو ہی اصل ریشم کی دود

بڑی جسکی قیمت ہوا ایمان ہے
مقام اوسکا دل بیچ قرآن ہے

نظر غوطہ گر کی ہی موتی اوپر
صدف سے نہین اوسکو اصلا خبر

اور عطار کو مشک سے کام ہی
نہ نافہ سے کچھ اوسکو آرام ہے

جو ریشم کے کیڑونکو پہچانتا ہی کوئی
نظر اوسکی ریشم پہ آخر ہوئی

جو کوئی طالب ہوا شہد کا
نگہ اوسکی مٹھی پہ اصلا نہ جا

اسی طرح حق دیکھے ایمان کو
نہ دلکو وہ دیکھے نہ وہ جان کو

خدا نے رکھین پانچ چیزین چھپا
نہین اونپہ واقف کسیکو کیا

ہی پانچون نمازون مین وسطی نماز
وہ ہی کون سی کچھ نہ کھولا ہی راز

اور آیات مین اسم اعظم چھپا
نہین جانتا کوئی ہے کونسا

ولی خدا مومنون بیچ جان
ولی کا بھی ظاہر نہین کچھ نشان

اور جمعے مین ہے ایک ساعت چھپی
کوئی اوس سے واقف نہین ہی کبھی

بیان ابن عباس رضی اللہ عنہ کا اون چار کو
کہ بھائی جو یوسف کو اون نے کہا
نہین اوسکا ملنا پتا کچھ کہین
یا گھر جا کر کے بخار کو
ہمارا تم مین سے اک غلام ہی کہو
کوے مین پڑا تھا ہمارا غلام
نکالا ہے تنے او سے لا کلام
جو دیکھو تو دو روز کا واسطہ
کرین اس طرح سے کہ اوہ جا رہے

بیان کچھ کہ کرون اوسکے اجمال کو
کہ یوسف کے مین حال کو

نہین کوئی ساعت مقرر وہان
بجز یہ کہ شوق اونکو غالب ہوا

ایک وقت شخص اوسکا طالب ہوا

بیان ابن عباس رضی اللہ عنہ کا اون چار کو
کہ بھائی جو یوسف کو اون نے کہا
نہین اوسکا ملنا پتا کچھ کہین
یا گھر جا کر کے بخار کو
ہمارا تم مین سے اک غلام ہی کہو
کوے مین پڑا تھا ہمارا غلام
نکالا ہے تنے او سے لا کلام
جو دیکھو تو دو روز کا واسطہ
کرین اس طرح سے کہ اوہ جا رہے

تمہاری عقل جا رہی ہے
زبانی کہے کچھ کرے کچھ تمہارا شان
نکالا جو تم نے یوسف کو اوسکے
لے آئے وہان سے نہ پھر اوسکو
نکالا پھر یوسف وہان کنعان سے
منگوا لیے کوئی دن مین کنعان کی طور
لیے ساتھ اوسکا عامی بجز فقہ کر اور
نکالی کی تہمت مذاہب پہ اور
خدا کی پناہ کی ہے یہ اول دین
سہا جو نہ گیا یہ ظلم عظیم
نہین اور کچھ یوسف ہی شمعون مین
خلافی کی اوسکا مقصد ہی کیا
نہین اور کچھ یوسف ہی شمعون مین

جو مالک کا تھا ایک مائل غلام
کوے پر اوسی نے کیا اہتمام
کوے مین کیا ڈول جس دم دراز
وہین آئے جبریل باصد نیاز
کہا اون سے اب جلد تیار ہو
یہ ہے ڈول تم اسپہ جا بیٹھ لو
کہا پھر کہان کو اخی جبرئیل
ہوا کس طرف کو ہمارا رحیل
کہا تجھکو ہے یاد بھی آرسی
مُنہ اپنے کو دیکھا ہے اوسمین کبھی
کہا تب یہ یوسف نے ہان یاد ہے
کہا دلمین تیری کچھہ آئی تھی شے
کہا دل مین اپنے کہا تھا مین یون
کسی شخص کا گر مین مملوک ہون
تو قیمت مری ہووے بے انتہا
کسی سے کسی ڈھب نہووے ادا
کہا آج بکنے نکلتا ہے تو
یہ مول اپنا مت بھولیو پھر کہو
کیا آپ بندے نے گر اپنا مول
نہ کچھہ اوسکی قیمت نہ کچھہ اوسکا تول
خدا صورت و چشم و اعمال کو
نہین دیکھتا اور نہ اقوال کو
دل اور نیتون پر رکھے ہے نظر
نبی کا یہ ہے قول باور تو کر
ہوا ڈول جس وقت یوسف کے پاس
گیا ڈول مین بیٹھہ وہ بدحواس
لگا ڈول کو کھینچنے جس گھڑی
کہا بخت نے کی ہے کچھہ یاوری
جو دیکھا تو ہے ڈول بھاری بڑا
لگا دیکھنے ڈول کو سر چھکا
جو دیکھے تو ہے چاہ بیخشب کا چاند
مہ و مہر بھی اوسکے آگے ہی ماند
ندا کی خوشے کہ ھذا غلام
جسے ڈھونڈھتے عمر گذری تمام

مثنوی در قصۂ یوسف و یوسف منظوم

قال یا بشری ھذا غلام

دلا کیا خوشی کی بات ہے ہری ایک لڑکا
کہا اوسنے خوش ہو کے ہنا غلام
یہ مائل سے اوسنے سوفت نکلا کلام
کہا جا کے بشری نے مالک سے آج
مبارک ترے گھر مین آیا ہے راج
وہ آسکے ہوا خوش وہ بیضاعۃً
اور چھپا لیا اوسکو پونجی سمجھ کر

غلامونکو مالک نے پھر یون کہا
اسے اپنے اسباب مین دو چھپا
امانت کسی کی ہے تا ہو نہ گم
کہا اور لوگون سے کہنا تھا ہم
اگر ایک کے نصیب ہم غنیمت ہے
ہر ایک اور سیم اسمین ہووے بہا
امانت

کہ تھے جانور سب سفید اور صاف
کوے کو وہ جاکر کے کرتے طواف

فرشتے تھے بھیجے وہ اللہ کے
کہ پھرتے تھے سب گرد اوس چاہ کے

وہ آئے تھے یوسف کے اکرام کو
کوے پر فقط اور نہ کچھ کام کو

یہ مالک نے جانا کہ ہین جانور
نہ سمجھا فرشتے ہین باکر و فر

کہان یان جو اوڑتے ہین اتنے طیور
کہین بھی کنوان ہوگا نزدیک و دور

اور اس قافلہ بیچ تھا اک حمار
وہ بھاگا سب اسباب اپنا اوتار

گئی بو ہی یوسف کی جو ناک مین
لگا لوٹنے جاکے وہ خاک مین

کویے کی گیا خاک پر آکے لوٹ
ہوا عشق یوسف مین وہ لوٹ پوٹ

پکڑا ہی گدھے اس گدھے سے تو ہوش
کہ خالی کیا بوجھ سے اپنا دوش

تب آکر کے یوسف سے وہ مل گیا
خدا پر اگر ہے ترا دل گیا

اوتار اپنے مونڈھو نسی دنیا کا بار
سبک ہو تو پاویگا اوس جا پہ بار

وہ مالک جو تھا دیکھہ ابن ذغر
نہ اسلام تھا اوسمین باور تو کر

طلب مین وہ یوسف کی مدت سے تھا
پھر آخر کو حاصل ہوا مدعا

مسلمان طلب جو خدا کی کرے
بھلا اوس سے محروم کیونکر رہے

رہے تین دن اوسمین یوسف پڑے
کویے کے ہوے بخت اس سے بڑے

ہوا جبکہ چوتھا دن ایام سے
وہان آگیا قافلہ شام سے

رئیس اوسکا تھا مالک ابن ذغر
ادھر آگیا راہ کو بھول کر

یہ آیت کا مطلب ہی تو جان لے
کہا بنے جس طرح سے مان لے

اب آگے کرون تجھسے اوسکا بیان
مسافر تھا کون اور رہو تھا کہان

وہ تھا ساکن مصر مالک تھا نام
کہون اوسکا تجھسے مین قصہ تمام

وہ تھا جبکہ لڑکا یہ دیکھا تھا خواب
کہ کنعان مین آیا بعد شباب

فلک پر سے سورج جو نازل ہوا
تو وہ آسمین بیچ داخل ہوا

نکال اوسکو آگے کیا ہے کھڑا
پھر اک ابر آیا بہت زور کا

لگا اوسپہ برسانے یاقوت و در
رکھا اوسنے چن چن کے صندوق پر

اوٹھا نیند سے پھر کہا اوسنے جا
کسی شخص سے اوسکی تعبیر کیا

کہا اوسنے گر دو تو دینار دے
مین تعبیر اوسکی بتاؤن تجھے

جو مانگا تھا اوسنے دیا اوسکو لا
وہین اوسنے تعبیر دی یون بتا

کہ کنعانمین تجھکو ملے اک غلام
کہ ہووے غلام اوسکی خلقت تمام

غنی ہو تو اوسکے سبب سے کمال
قیامت تلک کم نہو پھر وہ مال

بچے اوسکی برکت سے دوزخ سے تو
ملے تجھکو جنت بلا گفتگو

قیامت تلک نام تیرا رہے
بنا خوب سب کام تیرا رہے

سنا جبکہ مالک نے یہ ماجرا
کیا قصد دل مین وہین شام کا

سفر کا ہوا اوسکے سن نے سے عشق
بہت کرکے کوشش گیا وہ دمشق

وہان سے وہ کنعان کو آیا شتاب
اقامت یہان کی بصد اضطراب

سنتے ہی اوسکے یہ بھائی تمام
کہا آؤ دیکھین یہ خواب خام

سنا جبکہ یوسف نے یہ ماجرا
کیا قصد دل مین وہین شام کا

بہت کرکے کوشش گیا وہ دمشق
وہان سے وہ کنعان کو آیا شتاب

اقامت یہان کی بصد اضطراب
کیا اوسنے تا ہووے مطلب حصول

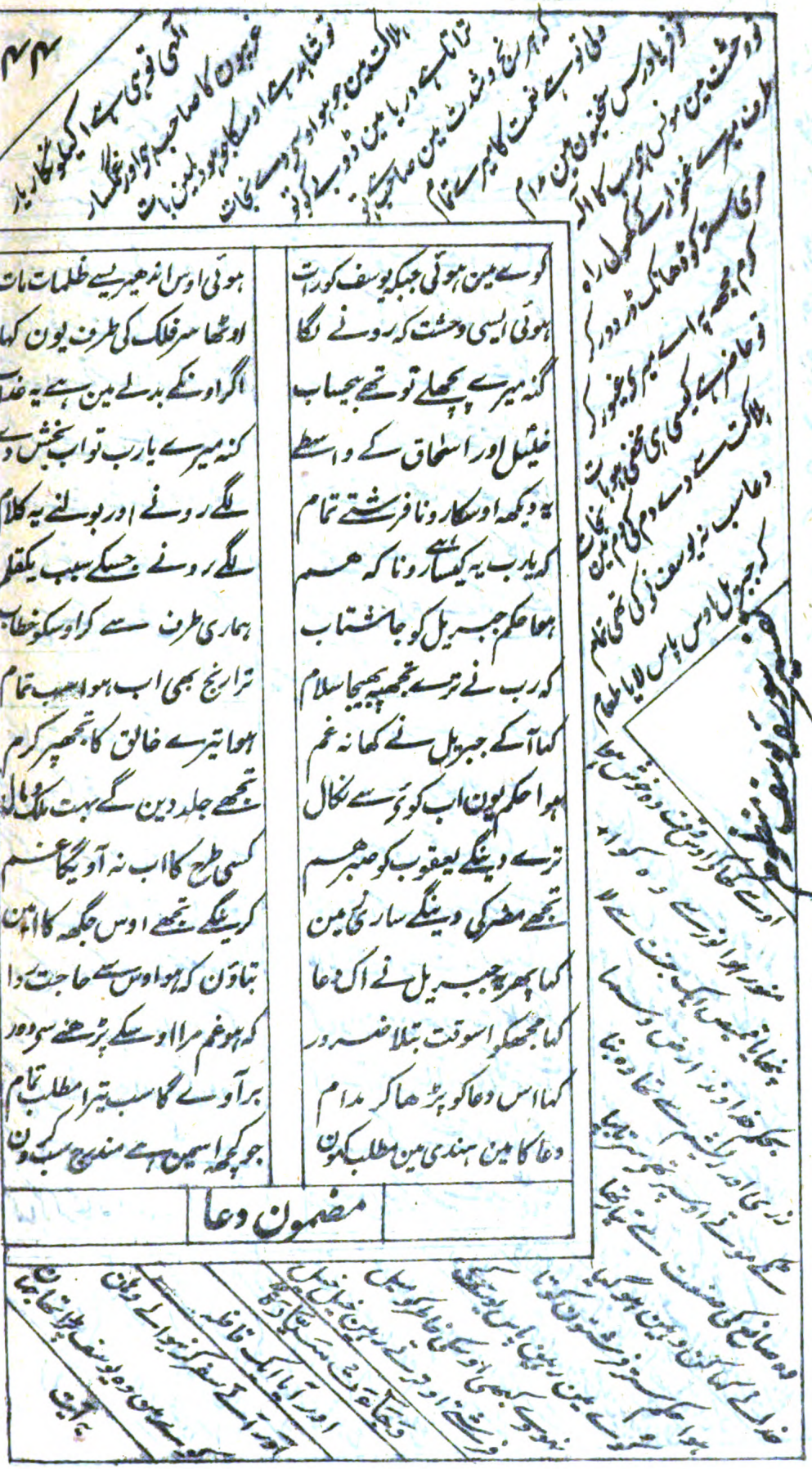
اوسی چاہ کے پاس اوترون دل
اوترا قافلہ ساز تھا اور بجی

ٹھاتا ہوا اوسمین کیا اور بیچی

مضمون دعا

کوسے مین ہوتی جبکہ یوسف کو رہات	ہوئی اوس اندھیر سے ظلمات مات
ہوئی ایسی وحشت کہ رونے لگا	اوٹھا سر فلک کی طرف یون کہا
گنہ میرے پچھلے توتھے بیحساب	اگر اونکے بدلے مین ہے یہ عذاب
خلیل اور اسحاق کے واسطے	کنہ میرے یارب تو اب بخش دے
یہ دیکھ اوسکا رونا فرشتے تمام	لگے رونے اور بولنے یہ کلام
کہ یارب یہ کیسا رونا کہ ہم	لگے رونے جسکے سبب یکقلم
ہوا حکم جبریل کو جانشتاب	ہماری طرف سے کر اوسکو خطاب
کہ رب نے ترے تجھپہ بھیجا سلام	ترا رنج بھی اب ہوا سب تمام
کہا آکے جبریل نے کھا نہ غم	ہوا تیرے خالق کا تجھپر کرم
ہوا حکم یون اب کوئے سے نکال	تجھے جلد دینگے بہت ملک و مال
ترے دینگے یعقوب کو صبر ہم	کسی طرح کا اب نہ آویگا غم
تجھے مصر کی دینگے سارنی مین	کرینگے تجھے اوس جگہ کا امین
کہا پھر جبریل نے اک دعا	بتاؤن کہ ہو اوس سے حاجت روا
کہا مجھکو اسوقت بتلا ضرور	کہ ہو غم مرا اوسکے پڑھنے سے دور
کہا اس دعا کو پڑھا کر مدام	بر آوے گا سب تیرا مطلب تمام
دعا کا مین ہندی مین مطلب کہون	جو کچھ اسمین ہے مندرج سب کہون

الٰہی تو ہی ہے اکیلا نگاہ
غیبون کا صاحب ہے اور غمگسار
تو شاہد ہے اوسکا تو موجود ہین بات
ہلاکت مین جو ہو اوسے دے نجات
تو تا ہے دریا مین ڈوبے کو تو
کہ ہر رنج و شدت مین صاحب ہے تو
ولی تو ہے نعمت کا ہم سے سوا
تو فریاد رس بیکسون مین ہے
تو وحشت مین مونس ہے سب کا الٰہ
طرف تیرے غمخوار کے ہے نگاہ
مری بیکسی کو تو اچھا نگ دور کر
کرم مجھپہ اسے میرے غفور کر
تو حافظ ہے کسی ہی تنہی ہو بات
ہلاکت سے دے دم کی دم مین نجات
دعا سب نے یوسف کی سنی تھی تمام
کہ جبریل اوس پاس لایا سلام



کہا ابن سماک نے واہ واہ — قسم مین تو سچا ہے ای بادشاہ
بلاشک تو جنت مین اب جائیگا — نہ دوزخ کی ایذا کبھو پائے گا
فقیہون نے سنکر کیا شور و غل — کہ یہ ابن سماک دیتا ہے جُل
لگے پوچھنے اوس سے تو نے بھلا — کہان سے تو اس ڈھب کا فتوٰی دیا
کہا اوسنے اللہ نے یون کہا — کہ جسنے دیا چھوڑ حرص و ہوا
تو ہو باغ جنت کا اوسکا مقام — سمجھ یہ اسے ہے خدا کا کلام
سبھی سنکے خاموش ہو ہٹ گئے — طرح چاند کے عمر سے گھٹ گئے

حکایت

حکایت ہے اسپر کہون اور بھی — سمجھ اسکو گر ہے تجھے غور بھی
کہ حجاج کی قید مین ایک مرد — پھنسا اوسکو پونچھا بصد سوز و درد
کہ کیون قید مین میری تو آگیا — خطا کیا ہوئی تجھسے مجھکو بتا
کہا ایک میرا بڑا تھا رفیق — بغایت محب اور نہایت شفیق
اور ایک اوسکی عورت تھی صاحب جمال — بلایا مجھے اوسنے کہہ کر یہ حال
کہ اک خط ہے پڑھ جا اسی آن کر — گیا وان مین گھر دوست کا جانکر
لگی کرنے ایدھر اودھر کی وہ بات — کہ اتنے مین جاتی رہی کتنی رات
پکڑ ہاتھ میرا لگی کھینچنے — محبت کے رشتے مین وہ اینچنے
کہا گر کریگا تو انکار اب — نہ حاصل ہو گر تجھسے میری طلب

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى
قولہ تعالے
اتباق
الصادقین
آمین

دیا چھوڑ بھڑیے کو یعقوب نے
یہ سنکر کے اوس حق کی محبوب نے

خبر مین یہ آیا ہے مین پانچ چیز
وہ جنت مین جاوینگی سن اے عزیز

نہ وہ جن سے ہین اور نہ انسان سے
کہون انکو ہین جنس حیوان سے

ہی اوّل تو بھیڑا وہ یعقوب کا
کہ جسنے سب احوال اوس سے کہا

دوّم ناقہ سوّم سگ اصحاب کہف
کہ چھ شخص تھے سب وے ارباب کہف

وہ چوتھا تھا گدھا ہے کہ عیسے سوار
ہوا کرتے اوسپر سن اے ہوشیار

ہے خچر نبی کا تو سن پانچوین
پھر اور جانور کوئی ایسا نہین

سوا انس و جن کر ہے جنت نصیب
اسے سُن لے ہے یہ حکایت عجیب

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ط

بولا کوئی نہین بلکہ بنادی ہے تمکو تمہاری جیون نے ایک بات

کہا ہے تمہاری یہ نفسونکا کام
ہوے اپنے نفسونکے تم ساری رام

کیا نفس نے تمکو آخر خراب
نہ تھا قتل یوسف کا تمکو صواب

کیا نفس کا اِسلیے یان بیان
کہ ہوتی ہے اوس سے بدی سب عیان

حکایت

کرے ہے روایت حسن ابن زید
کیا باپ کو موت نے اوسکی قید

مرے پر گئے تھے برس دو گذر
پڑا خواب مین باپ اوسکی نظر

بدن پر تھے کپڑے پڑی رال کے
بری شکل کے اور بری حال کے

[illegible]

کہا ابن سماک نے واہ واہ — قسم مین تو سچا ہے ای بادشاہ
بلاشک تو جنت مین اب جائیگا — نہ دوزخ کی ایذا کبھو پائے گا
فقیہون نے سنکر کیا شور و غل — کہ یہ ابن سماک دیتا ہے چُل
لگے پوچھنے اوس سے تو نے بھلا — کہان سے تو اس ڈھب کا فتوٰی دیا
کہا اوسنے اللہ نے یون کہا — کہ جسنے دیا چھوڑ حرص و ہوا
تو ہو باغ جنت کا اوسکا مقام — سمجھ لو اسے ہے خدا کا کلام
سبھی سنکے خاموش ہو ہٹ گئے — طرح چاند کے عمر سے گھٹ گئے

حکایت

حکایت ہے اسپر کہون اور بھی — سمجھ اسکو گر ہے تجھے غور بھی
کہ حجاج کی قید مین ایک مرد — پھنسا اوسکو پوچھا بصد سوز و درد
کہ کیون قید مین میری تو آگیا — خطا کیا ہوئی تجھسے مجھکو بتا
کہا ایک میرا بڑا تھا رفیق — بغایت محب اور نہایت شفیق
اور ایک اوسکی عورت تھی صاحب جمال — بلایا مجھے اوسنے کہ کر یہ حال
کہ اک خط ہے پڑھ جا اسی آن کر — گیا وان مین گھر دوست کا جانکر
لگی کرنے ایدھر اودھر کی وہ بات — کہ اتنے مین جاتی رہی کتنی رات
پکڑ ہاتھ میرا لگی کھینچنے — محبت کے رشتے مین وہ ایچنے
کہا گر کریگا تو انکار اب — نہ حاصل ہو گر تجھ سے میری طلب

وَاللّٰہُ وَرَسُولُہٗ اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ وَعَلٰی مَا یَصِفُونَ ۝

دیا چھوڑ بھڑیے کو یعقوب نے
یہ سنکر کے اوس حق کی محبوب نے

خبر مین یہ آیا ہے مین پانچ چیز
وہ جنت مین جاوینگی سن اے عزیز

نہ وہ جن سے ہین اور نہ انسان سے
کہون انکو ہین جنس حیوان سے

ہی اوّل تو بھیڑا وہ یعقوب کا
کہ جسنے سب احوال اوس سے کہا

دوم ناقہ سوم سگ اصحاب کہف
کہ چھ شخص تھے سب وے ارباب کہف

وہ چوتھا گدھا ہے کہ عیسے سوار
ہوا کرتے اوپر سن اے ہوشیار

ہے خچر نبی کا تو سن پانچوین
پھر اور جانور کوئی ایسا نہین

سوا انس و جن کو ہے جنت نصیب
اسے سُن لے ہے یہ حکایت عجیب

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ط

بولا کوئی نہین بلکہ بنادی ہے تمکو تمھاری جیون نے ایک بات

کہا ہے تمھاری یہ نفسونکا کام
ہوے اپنے نفسونکی تم ساری رام

کیا نفس نے تمکو آخر خراب
نہ تھا قتل یوسف کا تمکو صواب

کیا نفس کا اِسلیے یان بیان
کہ ہوتی ہے اوس سے بدی سب عیان

حکایت

کرے ہے روایت حسن ابن زید
کیا باپ کو موت نے اوسکی قید

مرے پر گئے تھے برس دو گذر
پڑا خواب مین باپ اوسکی نظر

بدن پر تھے کپڑے پڑی رال کے
بری شکل کے اور بُری حال کے

کہا ابن سے تیرے ہون مین یہان
مجھے ایسا ہوا ہے کہ جیسے گمان

کہ ہے ہے ایک عورت تھی جو مہربان
مرا دل ہوا عشق مین اوسکے غرق

بلا کر ارادہ کیا دل مین بد
وہ بھی میرے دل کی سمجھ گئی خود

کہا اوسنے جا اپنے گھر کو پھر
کہ ہے ہے یہ کیا کرنے لگا تھا تو شر

بھلا بھلکے کیا نفس کا اتباع
جو پوچھون ہون مین تجھے سب بیان

کہ ہر سے تو آیا کدھر جائیگا
سنا حال اپنا مجھے بھی ذرا

کہا مصر سے مین چلا طرف شام
کیا مینے ملے یون یہ رستہ تمام

کہ اک بھائی میرا ہوا ہے جدا
زیارت کرون اوسکی بہر خدا

کہا پھر یہ یعقوب نے کس لیے
بتا مجھکو جاتا ہے تو جس لیے

کہا میرا دادا جو ہو کر اودہس
گیا ایک دن تیری دادا کے پاس

وہ دادا ترا ہے براہیم نام
کیا میرے نے ادا سے تھا یہ کلام

جو کوئی زیارت کو بھائی کی جاے
خدا کے لیے وہ قدم کو اوٹھاے

وہ اوسکا ہو بھائی دیا ہو قریب
دیا دوست اوسکا ہو یا ہو جیب

تو دیوے خدا اوسکو نیکی ہزار
اور اوتنی بدی اوس سے دیوے اوتار

اور اتنے ہی درجے خدا اوسکو دے
بلا شک اوسے باغ جنت ملے

جو البتہ بھائی سے کوئی ملا
ملے اوسکو دیدار اللہ کا

ملا جو کوئی بھائی سے بھائی جا
ملا دیگا اس طرح اونکو خدا

وہ اس طرح سے دونون کو جا ملے
شہادت کی اونگلی سے وسطی ملے

سنا اپنے دادا سے مین یہ کلام
سوا سوا سطر مین چلا طرف شام

کہ بھائی سے اپنے مین جا کر ملون
یہ درجہ بڑا و انپہ جا کر کے لون

کہا باپ نے پھر یہ اولاد کو
کہ تم یہ حدیث اس سے جلدی لکھو

کہا بھڑیے کو کہ پھر پڑہ اسے
ہے بہتر کہ کچھ فائدہ ہو جسے

کہا تبری اولاد سے پیغمبر نے
حدیث اوسکو کیونکر بتا دو نہین آہ

کہا بھیڑیے نے سنو ہو تمامین بھی
ملا اور بھیڑیون سے تمامین بھی

سنا حال اوسکا کہ کیونکر ہوا
بھیڑیون مارڈالا اوسے

کہا جبکہ یوسف کو بھائی نے
بھیجا جبکہ بستہ ہوا ظلم سے

کہ روتا ہوا یون غم و سوز مین
گزرتا ہے یعقوب روز و شب

یہ سنتے ہی یعقوب جان اپنی کھو
اسی غم سے جان اپنی کھو

کہا جبکہ بھڑیے نے یہ حال ہو
مین اب کیون نہ روون کہ انسان ہو

نہایت ہی اس غم سے بیجان ہوا
کہا پھر یوسف کی کچھ ہے خبر

کہا تب یہ بھڑیے نے با چشم تر
قسم مجھکو ہے ایک کہنا نہین

پہ کہنا مرے دل کو بہتا نہین
کہا کس لیے تجھکو کہنے سے ہون

کہا مجھکو کہنے سے انکار ہے
کہا بھیڑیے کا کھانا ہے ہم سب پہ عار

فصل سورہ یوسف منظوم

سورہ

فصل قدر ہر طرح ہوتا ہے رد
اور رحمت اوسے حق کی حاصل نہو

بی اب مین عصمت بی اپنی کھوتا نہین
مین عصمت بی اپنی کھوتا نہین

فصل قدر بھڑیے کی کہنے سے یکبار

عذا اور ادم سے کمتر دیکھ

دیا

بہت عمر سے ہو گیا تھا ضعیف — نہایت ہی بوڑھا تھا وہ اور نحیف
پکڑ کر اوسے باندھکر دست و پا — کیا سامنے باپ کے لا کھڑا
کہا اوسنے اے بھیڑیے سنگدل — تو ہوتا نہین میرے آگے خجل
کہ یوسف تھا میرا وہ بدر منیر — کیا تو نے جنگل مین کیونکر اسیر
نکی تو نے پیری پہ میری نظر — گیا اوسپہ تو دانت کو تیز کر
گیا بھیڑیا سر جھکائے ہوئے — کوئی جیسے ہو شرم کھائے ہوئے
وہ بڑھکے تھوڑا سا آگے ہوا — لگا دردسے رونے سر کو جھکا
پھر آخر کو یعقوب نے یون کہا — سر اپنا طرف آسمان کے اوٹھا
کہ اے میرے خالق خدای کریم — نہین کوئی تیرا شریک و سہیم
برائے براہیم و اسحاق تو — کر اس بھیڑیے کو ذرا طاق تو
برائے محمد کہ ہے اوسکا نام — فلک اور زمین بیچ روشن تمام
ذرا اس درندے کو دی تو زبان — کہ ہے حال جو کچھ کرے سب بیان
ہوا اوسکو اوس وقت حکم خدا — کہ ہاتہ اپنا تو اوسکے سر پر لگا
پھر اوس سے یہ کہہ بول از حکم حق — وہی کہیو جو کچھ کہ ہے راست و حق
کیا اوسنے جس طرح حق نے کہا — لگا بھیڑیا بولنے مرحبا
لگا بھیڑیا کہنے لبیک نیک — کہا یا نبی ہے سلام علیک
کہا اوسکو یعقوب نے دی قسم — کہ سچ کہیو اسکو نہو بیش و کم

قسم ہے تجھے اوسکی جسنے جہان
کہ یوسف کا مجھکو صاحب بیان
مرے کہا گیا فتنہ انگیز کو
مری تو نے ٹھوکر ہی سب چین کو
مجھے رنج و غم مین دیا تو ڈال
ہوا خون یوسف کا تجھپر حلال
دیا اوسکو بھیڑیے نے سنکر جواب
روان کر کے آنکھون سے سیل دموع
کہ یعقوب تجھکو نہین کچھ بھی غم
جو کہنا ہون مین اب کرونگا رقم

قصہ سرگذشت یوسف مع برادران نامہ

درندہ ہو یا خاک و خاشاک سب پر ہوا
مین نبی حق ہی پکڑ کر لے گیا قعر چاہ مین
چلا ایک جنگل سے یوسف کی اب بو لیکر ہون
مین اب اوسکے غم مین ہی جاکر ہون
مین ہون اور بیتابی و آہ و فغان
قیامت مین جا کر ہے اب دنگا
مرا اون کا حاکر ہے ایذا دنگا
یہ طوفان باندھا ہے بھیجا کہان
خبر ہو اسا ری اولاد کو
کہ حیوان کو ہے قدرت یہ گویا
زبان مین سب اپنے لو اوس سے بون
قیامت سے سر کو نہ کرنا ہے
کہا پھر یعقوب نے اوس سے یون
بتا اپنے بھائی کا تو نشان

بٹھاتا تھا چھاتی پہ اپنی تجھے
سولاتا تھا زانو پہ تجھکو مدام
یہ جاکے پھر کوہ پر کی ندا
کہ اے جتنے ہو تم وحوش و طیور
مرے تمنے یوسف کو کیون کھالیا
سُنا ہے کہ جتنے تھے وحش و طیور
پرند اور چرند اور درندے تمام
قمیص اوسکا چھاتی سے اپنی لگا
نہ شیخ پنجونکا اوسپر نشان
وہ مکر اونکا اوس وقت ظاہر ہوا
یہ جانا کہ ہے یہ بناوٹ تمام
کہا پھر یہ اولاد سے کھاکے غم
کہ یوسف کو پھاڑا درندون نے آ
وہ تھا بھیڑیا تم سے زیادہ شفیق
بدن کو نہ چیرا نہ کپڑا پھٹا
پھٹی کچھ نہ جلد اور نہ ٹوٹی ہے رگ
کہا دل سے اب کیون تو انجان ہے

پر اب چین کس طرح آوے مجھے
حفاظت مری تیرے آئی نہ کام
بلند اپنی آواز سے یون کہا
درندے ہو جنگل کے نزدیک دور
مجھے کس لیے تمنے یہ دکھ دیا
جہان تک کہ رہتے تھے نزدیک و دور
وہ اوس دن مین روتے رہے تا بشام
ہر اک جا پہ دیکھے تھا آنکھین جھکا
نہ دانتون کا لگنا کچھ اوسپر عیان
فریبون سے اونکے وہ ماہر ہوا
جو کہتے ہین ہے جھوٹ سارا کلام
ستم ہے ستم ہے ستم ہی ستم
قمیص اوسکا کس طرح ثابت رہا
اور یوسف کا تھا اپنے دل سے فقیق
نہایت ہی الفت سے کھا کر ہٹا
بھلا کس طرح کھا گیا یون اُنگ
بندھا بھیڑیے پر یہ طوفان ہے

یہ قصہ ہے یوسف پیغمبر کا جسکو
یہ قصہ ہے یوسف پیغمبر کا جسکو
یہ قصہ ہے یوسف پیغمبر کا جسکو

بٹھا سامنے یوسف کو کپڑون کو پاس
گیے دوڑتے سب کو سب بے ہراس

کہ اتنے مین بھیڑیا اوسے کھا گیا
یقین تجھکو ہوگا کب اس بات کا

وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ

اور تو باور نکرے گا ہمارا کہنا اگرچہ ہم سچے ہون

اگرچہ ہم آپس مین ہین راست گو
دے اوسکو کب اعتبار ہے تو

یہ آیت کے معنی ہوئے ہین بیان
اب آگے سنو اوسکی ہے داستان

سنا جبکہ یعقوب نے یہ کلام
ہوا کام گویا کہ اوسکا تمام

گرا کھا کے غش اور گیا دل دھڑک
غشی مین رہا شام سے صبح تک

لگی رونے اولاد اوسکی تمام
کہا سب نے بیجا ہوا ہم سے کام

کیا قتل بھائی کو اور باپ کو
گنہگار ہمنے کیا آپ کو

قیامت کو کیا دین گے اسکا جواب
خدا جبکہ لیوے گا ہمسے حساب

یہ کہہ کر کے روتے تھے چھوٹے بڑے
اور آگے تھے یعقوب اونکے پڑے

جو دیتے تھے جنبش نہ ہلتے تھے وہ
کسی طرح سے نا سنبھلتے تھے وہ

کہا بعض نے ایک بارہ سے گم
ہوا اوسکا بیٹا یہ دیکھو ہو تم

عجب اسکی حالت ہے مرتا ہے یہ
نہ بولے ہے نے سانس بھرتا ہے یہ

وہ جسکی فقط ایک اولاد ہو
وہ مرجا تو پھر کیون نہ برباد ہو

حکایت

فقط وحی کا ہو گیا یہ بیان
سبب اسکا کیا تھا کرو نمین عیان

کہ یوسف کی کچھ اسمین تسکین ہو
اور اوسکی ذرا غمزدگی کم ہو

لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ هٰذَا

کہ تو جتاویگا اونکو اونکا کام

کہ البتہ تو اونکو دیگا خبر
اونھون نے کیا ہی جو کچھ تجھسے شر

وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ

اور وہ نجانین گے ۱۱

نجانین گے بھائی تجھے دیکھکر
جب اس کام کی اونکو دیگا خبر

یہ آیت کا مطلب ہوا اسکو بوجھ
مین تفصیل بھی تجھسے کہتا ہون سوجھ

کہا ابن عباس نے یہ کلام
کہ بھائی اکٹھے ہوے پھر تمام

اور اک لائے بکری چراگاہ سے
ٹیا ذبح اوسکو بہت چاہ سے

جو کرتا تھا یوسف کا دل شاد ہو
لیا خون مین سب نے اوسکو ڈبو

پھر اوس گوشت کو بھونکر کھا گئے
کوئے مین اوسے چھوڑ تنہا گئے

ہوے وان سے گھر کی طرف کو روان
بہت روتے اور پیٹتے اور دوان

رہا جبکہ یعقوبؑ چھ کوس پر
بہت ہی مچانے لگے شور و شر

ہوے جبکہ نزدیک یعقوب کے
بہت پاس اوس حق کی محبوب کے

سر اپنے کو ہاتھون سے پیٹا بہت
تن اپنا زمین پر گھسیٹا بہت

۱۱

خدا کی جو خالص عبادت کرے	تو رتبہ نہ کیون پھر زیادت کرے
یہ رہتا تھا عابد کوئے مین مدام	خدا کی عبادت مین تھا صبح و شام
یہان تک کہ یوسف گرا چاہ مین	زمین تک پہونچا تھا وہ راہ مین
کہ عابد نے ہاتھونپہ اوسکو لیا	لیا اوسکو چھاتی سے اپنی لگا
بھری اوسنے پھر دل سے اک آہ سرد	کہ اوس غم سے تھا اوسکا سب رنگ زرد
کہا شوق تیرا تھا یوسف مجھے	خدا سے برین نے دکھایا تجھے
خدا سے نکر بھائیون کا گلا	کہ تو شوق سے میرے مجھکو ملا
وہ بھائی ترے ہوگئے ہین سبب	کہ مجھسے کوی مین ملا ہی تو اب
تجھے گر کوئے مین نہ وی ڈالتے	تجھے اپنے سے گر نہ وی ٹالتے
مین محروم ہوتا ملاقات سے	نہ سنتا تری کچھ حکایات سے
یہ کہکر کیا حق کے اوسکو سپرد	ہوا اوسکا دفتر وہ سب گاؤ خرد
کھڑا ہوکے بیہوش اور مرگیا	حیات اپنی پوری جو تھی کر گیا
سوا اسکے تھا اک سبب اور بھی	لگا ہیگا اور اسمین اک طور بھی
کہ آئینہ مین دیکھ حسن و جمال	ہوا اپنا یوسف کو غرہ کمال
کہا مثل میرے جہان مین نہین	زمین پر تو کیا آسمان مین نہین
کیا اس بلا مین اوسے مبتلا	پڑی سر پہ اوسکے کوئی کی بلا
تواضع کا جاری کیا جس نے باب	بلند اوسکے درجے کری حق شتاب

کوے بیچ جسوقت یوسف گرا
یہ جبریل کو حکم خالق ہوا

کہ جا جلد تو میرے بندے کی پاس
نہایت ہی اسوقت اوسکو ہراس

کوے کی بلا کو تو یوسف سے ٹال
نہ اوسکی طبیعت کہین ہو منڈھال

یہ سنتے ہی جبریل واںسے چلے
پلک کر جھپکتے ہی وان تھے کھڑے

لیا اوسکو جبریل نے ایسا تھام
نہ آیا کہین چوٹ کا اوسپہ نام

دیا آکے پتھر پہ اوسکو بٹھا
نہ معلوم یوسف کو یہ حال تھا

کہ جبریل ہے یہ خدا کا رسول
خدا نے کیا ہیگا اسکو قبول

کیا حکم پانی کو حق نے الگ
کہ اونچا ہو یوسف کی ہونٹون تلک

ہوا حکم پانی کو شیریں ہوا
ہوا اور جنت کا سارا کنواں

دیے پاون یوسف نے پانمین ڈال
خوشی اسکی اوسکو ہوئی تب کمال

کیا بھائیون نے جب اپنا یہ کام
لگے پھینکنے پھر وہ پتھر تمام

کہ جاوے کوئی دم اوسکا نکل
یہودا کا دل پھر گیا وان پگھل

بلا کر کے یاوا اونکو یعقوب کا
وہ مشتاق اس حق کے محبوب کا

بٹھایا کوئے سے سبھونکو تمام
چراگاہ کو آئے خوش ہو تمام

کہون تجھ سے مین ایک شک ہو پڑا
سبب کیا کہ یوسف کوئی مین پڑا

سُدی نے کہا ہے کہ اسکا سبب
کہون تجھسو گر ہو سکے تجھکو طلب

نبی ہود کے وقت مین ایک مرد
عبادت مین تھا وہ زمانی کا فرد

عبادت سے اوسکو سدا کام تھا
وہ بہر وقت یاد خدا مین رہتا

صحیفے کو پڑھتا تھا اوسکو سدا
پڑھا اوسنے یوسف کا قصہ تمام

خدا اوسکو عقبی مین درجے دیا
صحیفے مین ذکر اوسکا تا حشر رہا

دعا اوسکی سب عرض ہوتی قبول
سدا اوسنے یوسف سے پایا وصول

مراد اوسکی ہر حاجت اوسکو ملی
نہ فیض میری نواب جان کو

دکھا بھی حکم اوس ماہ تابان کو
سنا حکم حاکم بلا ریب اوسنے

ہوا اوسکو وحی خالف غیب سے جان
نہ تیری مراد اب ہوگی پوری

کہ تیری صورت خاک بیجان ہوگی
زمانے نے کی یوسف کی پاسبانی

ملاقات کو اوسکے جاوے گا تو
ولیکن ہوشیار اوسکا ہے کہنا

نہ کرنا تو اوسکا کہا کچھ ذرا
وہ جا کر جو یعقوب کے پاس پہونچا

یہ مطلب وہین اوسکا حاصل ہوا
عبادت سے کرتا تھا اوسنے عبادت

وہ ہر وقت یوسف کی تھا جانمین
بھیجش نے اوسکے کہا یہ بہشت

ضیافت کیا اوسکی یہ حق نے
وہان ایک قندیل ہر شب روشن ہوا

وہان ایک قندیل ہر شب روشن ہوا
وہان شمع کی اوسکو حاجت نہ تھی

ضیا اوسکی روشنی وان پہ قندیل کی

یہودا کے بھائی پکڑتے تھے پاؤن
کہ لے مت بچانیکا یوسف کا ناؤن

جو دیکھا یہودا نہین مانتا
ہمین اپنے آگے نہین جانتا

کہا قتل دونونکو کر دیجیے
لہو مین گلا انکا تر کیجیے

جو سمجھا یہودا کہ دونون کا کام
کوئی دم مین ہوتا ہی بالکل تمام

کہا ایک آسان تدبیر ہے
سنو اوسکو کیا خوب تقریر ہے

نہین قتل مین اسکے کچھ فائدہ
غرض ہے کسی ڈھب ہو ہمسے جدا

اندھیری کوے مین اسے ڈال دو
اسی طرح سے یہ بلا ٹال دو

تو مرنے سے پہلے یہ مر جائیگا
یہ دنیا سے آخر گذر جائیگا

تمہارا بھی مطلب بر آوے تمام
کسیکا نہو خون کرنے مین نام

اگر موت آوے تو مر جاے گا
بچا گر تو پھر یہ نہ گھر جاے گا

ولیکن مجھے قول اک دو ابھی
کہ پتھر کوے مین نہ مارو کبھی

کیا سب نے اس بات کو پھر قبول
ہوا دل مین یوسف بہت پر ملول

یہودا کے دامن مین پھر جا چھپا
اور اوس سے یہ غمناک ہو کر کہا

کوے سے تو اب قتل ہی خوب ہو
یہی مجھکو اس وقت مطلوب ہے

گئے اوسکو لیکر کوے پر تمام
ہوا اوسپہ اوس وقت عجب اژدحام

قمیص اوسکا سب نے بدنسے اوتار
کیا سب نے ننگا اوسے مار مار

ستر اوسکو جب اپنا آیا نظر
ڈھنکا ہاتھ سے اپنے اوس وقت پر

کہا بھائیون سے دوڑکر تا
ڈھکون سر اپنا برائے خدا

مہان مین ڈھکون اوس اپنا پن
کوے مین یہی ہوگا میرا کفن

دیا اوسکو اس بات کا یون جواب
ڈرتا تجھے دیگا اب تیری جواب

تو سورج کو اور چاند کو اب پکار
گواہ ستارونکو اوتار

گئے بھول تجھکو وہ سب اسکگھڑی
تری جان پر آے گی آفت بڑی

قمیص اوسکا کیسے نہ گے جب جدا
دیا ڈس رہا تھا اوسے گا

جدا اوسکے ہوتا نہ تھا سانپ سے
بچھوڑے تھا کوے کو وہ پاپ سے

کہ شمعون نے کوے کے کیا تھا جتن
لیا پاؤن سے اوسکے کر تا جتن

یہ قصہ یوسف مظلوم کا

کنعان سے یوسف کو رستی کو ڈال
کوے کی طرف کو چلے جلد چال

کوے کے قریب آ کے ایک شخص وہ
کہا اوسنے کھولو اسے بھائیو

وہ یعقوب سے شاہزادہ تھا
کہا اوسنے تم نے یہ کیا کیا

کہا اوسنے دونون کہ ہم تجھ بن
کہا اوسنے کھولو اسے بھائیو

کہا اوسنے دونون کہ ہم تجھ بن
کہا اوسنے کھولو اسے بھائیو

کہا اوسنے دونون کہ ہم تجھ بن
کہا اوسنے کھولو اسے بھائیو

طمانچہ اوسے مار منہ کرکے لال | زمین پر اوسے ہر کوئی دیتا ڈال
کسی نے نہ اوسپر ترحم کیا | سبھون نے حق دوستی گم کیا
ہنسا دیکھکر پھر تو یوسف یہ حال | ہنسی اوسکو اوس وقت آئی کمال
یہودا نے پوچھا تو ہنستا ہے کیون | یہان تیرا اس جا پہ ہوتا ہی خون
یہ رونیکی جا ہی نہ ہنسنے کا وقت | یہ ہے تجھپہ آفت مین پھنسنے کا وقت
کہا میرے اور حق کے اب درمیان | بڑا بھید ہے اسکو چھوٹا نہ جان
کہا بھید سے ہمکو آگاہ کر | لگا کہنے وہ اوسسے اک آہ بھر
کہ یہ ہے جو دیکھا تمہارا یہ زور | کہ آگے تمہارے ہے ہاتھی بھی مور
کہا تھا مین دل مین کہ دیونگے آڑ | اگر آگیا آگے میرے پہاڑ
کوئی مجھپہ دشمن نہو دستیاب | جو آوے تو ہووے ذلیل اور خراب
کہ جسکے ولی ایسے بھائی ہون سب | کوئی دشمن اوسپر یہ قادر ہو کب
دیا دخل ظاہر کی تدبیر کو | گیا بھول مین حق کی تقدیر کو
خدا نے تمھین دشمن جان کیا | مجھے اس الم بیچ غلطان کیا
یہودا کا دل سنکے پانی ہوا | وہ تھا سنگ پر موم ثانی ہوا
کہا اوسنے آ میرے دامن تلے | بلا سر سے تیرے کسی ڈھب ٹلے
کہا بھائیون نے یہودا سے آ | کہ تو عہد سے اب ہمارے پھرا
کہا پھرنا اس عہد سے خوب ہے | مجھے اب یہی بات مطلوب ہے

مرے ساتھ روویگا تو عمر بھر
مجھے منع رونے سے تو اب نکر

خدایا ندے تو کسیکو فراق
بہت اسکا ہوتا ہے کڑوا مذاق

اگر موت آوے تو اک دم کی ہے
یہ اکدم کی تکلیف آدم کی ہے

ولیکن یہ کہتے ہین جسکو فراق
قیامت تلک اوسکا ہے اشتیاق

نظر مین تھے جبتک وہ یعقوب کی
مروت محبت بہت خوب کی

لیا گود مین اپنی اوسکو چڑھا
تھکا وہ لیا دوسرے نے اوٹھا

اسی طرح یوسف کو سب لیگئے
وہ آخر دغا باپ کو دی گئے

ہوئے باپ کی جبکہ آنکھون سے دور
پٹک کر زمین پر کیا اوسکو چور

طمانچون سے منہ کو کیا لال لال
زمین پر دیا اوسکو مونڈھون سے ڈال

سبھون نے پکڑ پاون کھینچا اوسے
زمین سخت پر سب نے اینچا اوسے

وہ کھانا جو یعقوب کا تھا نکال
دیا آگے کتون کو سب اوسکو ڈال

دیا پھینک پانیکو ایدھر اودھر
لگا غم سے یوسف کا جلنے جگر

اسی طرح تو عبد مؤمن کو جان
رہا گر وہ مولا پہ ہے با ایمان

وہ جب تک کہ مولا کی ہے اپنے پاس
نہین اوسکو ابلیس سے کچھ ہراس

جدا جبکہ مولا سے اپنے ہوا
ہوا بندہ آخر وہ ابلیس کا

گیے لیکے یوسف کو بھائی تمام
طرف کوہ کنعان کے وہ عقل خام

ہوئی جاکے وان سبکی یہ گفتگو
کرو قتل یوسف کو جو ہو سو ہو

کہ یوسف پہ مفتون یعقوب ہو — سوا حق کے کیون اور محبوب ہو
جو مومن ہوا دوست اللہ کا — اوسے اور چیز و نسب مطلب ہو کیا
خدایا جو پیارا ہے بندہ ترا — تو پھر واسطے اوسکے کیون ہو قضا
پھر آکر کے یعقوب اوس راہ مین — گیے بیٹھ یوسف کی وہ چاہ مین
کہ جبتک نہ آویگا یوسف یہان — اسی جا پہ بیٹھا رہون جاودان
ہوئی اوسمین اوسوقت یہ وارد ات — کہون تم سے اوسکی سنو مجھ سے بات
بھن ایک یوسف کی تھی اپنے گھر — وہ یوسف کے جانے سے تھی بیخبر
یکایک وہ حجرے مین بیٹھک سو گئی — اوسی وقت وہ خواب مین ہو گئی
دکھایا قضا نے اوسے ایک خواب — نہایت پریشان و حال خراب
جو دیکھے تو ہے صاف سی اک زمین — نہین نام کو اوسپہ سبزہ کہین
کھڑا اوسکا بھائی ہو یوسف وہان — اور آنکھون سے آنسو ہین اوسکے رواں
یہ دیکھا کہ بھیڑین ہین گرد اونکے دس — نہین اونپہ چلتا ہے یوسف کا بس
ہر اک طرفسے اونپہ کرتے ہین زور — اوسے کاٹتے ہین مچاتے ہین شور
گئی اسمین تھوڑی زمین وانکی پھٹ — نگل کر کے یوسف کو آئی سمٹ
اوٹھی چونک پھر ہو کے وہ بیقرار — لگی رونے جلدی سے اک چیخ مار
اوسی وقت آئی وہ پھر باپ پاس — نہایت ہی غمناک چہرہ اوداس
جو دیکھا تو جاتے ہین بھائی تمام — کھڑے ہین گے یعقوب علیہ السلام

سنا جب کہ یوسف پہ مفتون یعقوب ہو — سوا حق کے کیون اور محبوب ہو
جو مومن ہوا دوست اللہ کا — اوسے اور چیز و نسب مطلب ہو کیا
خدایا جو پیارا ہے بندہ ترا — تو پھر واسطے اوسکے کیون ہو قضا
پھر آکر کے یعقوب اوس راہ مین — گیے بیٹھ یوسف کی وہ چاہ مین
کہ جبتک نہ آویگا یوسف یہان — اسی جا پہ بیٹھا رہون جاودان
ہوئی اوسمین اوسوقت یہ وارد ات — کہون تم سے اوسکی سنو مجھ سے بات
بھن ایک یوسف کی تھی اپنے گھر — وہ یوسف کے جانے سے تھی بیخبر
یکایک وہ حجرے مین بیٹھک سو گئی — اوسی وقت وہ خواب مین ہو گئی
دکھایا قضا نے اوسے ایک خواب — نہایت پریشان و حال خراب
جو دیکھے تو ہے صاف سی اک زمین — نہین نام کو اوسپہ سبزہ کہین
کھڑا اوسکا بھائی ہو یوسف وہان — اور آنکھون سے آنسو ہین اوسکے رواں
یہ دیکھا کہ بھیڑین ہین گرد اونکے دس — نہین اونپہ چلتا ہے یوسف کا بس
ہر اک طرفسے اونپہ کرتے ہین زور — اوسے کاٹتے ہین مچاتے ہین شور
گئی اسمین تھوڑی زمین وانکی پھٹ — نگل کر کے یوسف کو آئی سمٹ
اوٹھی چونک پھر ہو کے وہ بیقرار — لگی رونے جلدی سے اک چیخ مار
اوسی وقت آئی وہ پھر باپ پاس — نہایت ہی غمناک چہرہ اوداس
جو دیکھا تو جاتے ہین بھائی تمام — کھڑے ہین گے یعقوب علیہ السلام

کہا اوسنے کیا ہے پسر کیا ہوا — کہان ہے ترا بھائی یوسف کہان
کہا اوسنے ابا جی ہم سب گئے — دوڑ میں تھے آگے نکل سب گئے
رہا پاس یوسف ہمارے نہ جا — کہا اوسنے تو ہمراہ اونکے نہ جا
ذرا ہم سے اوپر تو کرنا نظر — کہا ہم نے ہم ہونگے جنگل کے پار
نہ تھا غم نہ کھٹکا کہ ہونگے کہان — گران جان پر اور ہو دل پریشان
نہین کوئی دنیا مین غیر از فراق — مرض ہے نہ اسکی دوا ہے کہین
دوا اسکی جز لقاء یوسف کو جلدی بھیجا — کہا اوسنے بھائیون سے بہن کو بہتا
وہ رونے لگی دردسے زار زار — نہایت دل اوسکا ہوا بیقرار
کہا اوسکو یعقوب نے تو بھلا — کہ کیا کل کھڑی ہو جدائی کا رونا
کہا اوسنے کیا تو کہتا ہے رو دونگا باپ — ہوا کیا جو ہونگے جدا چند روز

نوٹ — یہ قصہ سورہ یوسف سے لیا گیا ہے

اگر تیری مرضی نہوتی ابھی
یہ تجھکو اجازت نہ دیتا کبھی

خدا چاہے کل ہو تو جاو انکے ساتھ
پڑا ہے تو اب آپ سو اونکے ہاتھ

چلا جانکر دلمین کچھ خوف و بیم
نگہبان ترا ہے خدائے علیم

دیا حکم یوسف کو جانے کا جب
ہوے دلمین خوش انپر وہ سبکو سب

سنی باپ سے جبکہ رخصت کی بات
خوشی مین کٹی ساری یوسف کی رات

کیا صبح نے جب گریبان چاک
لگائی تھی بھڑیون نے بکری پہ تاک

دعا کرکے یوسف کے حق مین کمال
دیا غسل یوسف پہ پانی کو ڈال

سر اوسکا دھلا اور کپڑے پنہا
دیا ایک ٹپکا کمر سے بندھا

لگاکر کے خوشبو بدنمین تمام
معطر کیا باپ نے لا کلام

کیا بھائیون کے پھر اوسکو سپرد
کہ وے تھے بزرگ اور یوسف تھا خرد

زمرد کی جو تھی چھڑی اسکے پاس
چلا لیکے وہ ہاتہ مین بے ہراس

اور اک جسمین رکھتے ہین زاد سفر
خلیل اوسکو رکھتا رہا بیشتر

دیا کوچ کے وقت زاد اوسمین دھر
براہیم نے آکے بھر پور

اور اسحٰق نے زاد یعقوب کو
اوسی مین دیا تھا تم اسکو سنو

رکھا اوسمین یعقوب نے کچھ طعام
اور انواع میوی کی اوسمین تمام

اور اک سانہ پانیکا برتن کیا
اوسے بھر کے پانی سے اونکو دیا

چلا ساتہ یعقوب چند اک قدم
کہ دیکھے سے یوسف گھٹ جای غم

جو چالیس اور سو کی ہے درمیان
اسے جان امت کہین بیگمان

عدد ہون اگر تین اور نو کے بیچ
اسے رہط کہتے ہین بڑا وچ نیچ

اِنَّا اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝

تو تو ہمنے سب کچھہ گنوایا

ہم اس وقت البتہ ہوین تمام
زیان کار عاجز ذلیل اور خام

قیامت تلک سب کا بدنام ہو
اگر ہمسے اس طرح کا کام ہو

یہ آیت کا مطلب ہی اے نیکذات
سن اب آگے یعقوب کی مجھسے بات

کہا اوسنے یوسف سے اے میری جان
تو اس بات مین کیا کرے ہے گمان

کہا تب یہ یوسف نے اے میرے باپ
مجھے سانہ جانیکی رخصت دین آپ

کہ بھائی کرین ہین بہت مجکو پیار
مجھے کچھہ نہین وان کے جانمین عار

یہ سنکر کے یعقوب رونے لگے
وہ آنسو کے موتی پرونے لگے

کہا پھر یہ یوسف سے کہا کر کے غم
کہ مجکو اب اس بات کا ہی الم

کہ تو پاس میرے جو ہر دم رہا
مجھے صبر تو بھی بہت کم رہا

رہون زندہ کیونکر جو تو جاوے دور
کہ تو ہے مری آنکھہ کا بلکہ نور

حکایت

کہا ہی براہیم نے اک جوان
نظر مجھکو آیا بہت ناتوان

نحیف اوسکا جسم اور ضعیف اوسکا تن
وہ تھا زرد رنگ اور لاغر بدن

طلاق تجھکو نہین کچھ عجب
قریب اور موافق سے ہے بخت ذ

موافق جو ہو دلربا اور قریب
ہو جلد اوس سے قتل عاشق ہی ب

مخالف کا اور دور کا ہے عذاب
نہین ہے جو ہے قرب مین اضطراب

دور نزدیک دلبر کی عاشق ہوا
اوسے قتل کرتی ہین موسو بلا

یہ سر قتل عاشق کی اوسکے ہین
لیکن زلف و ابرو لیکن خط و خا

لیکن ناز و غمزے لیکن رنگ لال
لیکن ارزے کردہ جاسے بجا

فقط دور سے ہے جدائی کا در
کسی ناکسی طرح جاوے گذر

کی یاد سے بھی اگر تی دنی رات
کی پاس سے بھی پر وہ ہی بات

ذلیل اوسکے آگے ہوئے سات تین
ہوئے اوسکے محتاج سب آٹھ تین
نو تین اونکی حرمت سو غافل تھے سب
وہ دستوان حسد اونکا تھا یہ غضب

حکایت

کسی نے جو اوستاد کو خواب مین
لیا دیکھ پوچھا پھر اس باب مین
کہا تیرے نزدیک حسرت بڑی
بتا مجھکو دنیا مین ہے کونسی
کہا کار دین سے جو غافل تمام
رہا اوسکو حسرت رہیگی مدام

حکایت

اسی طرح اک اور سے رات کو
لگا پوچھنے کوئی اس بات کو
کہ حق نے تری ساتھ کیا کیا کیا
تجھے مرتبہ کس طرح کا دیا
کہا سامنے اپنے کر کے کھڑا
مجھے حقتعالے نے ایسا کیا
محبت کا میری تو تھا مدعی
بھلا پھر یہ غفلت تو کیون مجھسے کی
اسی طرح اک شخص نے باپ کو
جو رویا مین دیکھا کہا آپ کو
مین پوچھون ہون بتلاؤ کیا حال ہے
کہا ہمکو عقلت کا جنجال ہے

حکایت

سنا ہے کہ اک شخص اک شخص پاس
عبادت کو آیا تو دیکھا اوداس
وہ ہے خود مریض اور تیمار دار سب
ہین گرد اوسکے بیٹھے ہوئے باادب
ولیکن وہ ہے رو رہا زار زار
کہا اوسنے اتنا ہے کیون بیقرار

جو چالیس اور سو کی ہے درمیان — اسے جان امت کہین بیگمان
عدد ہون اگر تین اور نو کے بیچ — اسے رہط کہتے ہین بڑے اونچ نیچ

اِنَّا اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝
تو تو ہمنے سب کچھہ گنوایا

ہم اس وقت البتہ ہوین تمام — زیان کار عاجز ذلیل اور خام
قیامت تلک سب کا بدنام ہو — اگر ہمسے اس طرح کا کام ہو
یہ آیت کا مطلب ہی اے نیکذات — سن اب آگے یعقوب کی مجھسے بات
کہا اوسنے یوسف سے اے میری جان — تو اس بات مین کیا کرے ہے گمان
کہا تب یہ یوسف نے اے میرے باپ — مجھے سانہ جانیکی رخصت دین آپ
کہ بھائی کرین ہین بہت مجکو پیار — مجھے کچھ نہین وان کے جانمین عار
یہ سنکر کے یعقوب رونے لگے — وہ آنسو کے موتی پرونے لگے
کہا پھر یہ یوسف سے کہا کر کے غم — کہ مجکو اب اس بات کا ہی الم
کہ تو پاس میرے جو ہر دم رہا — مجھے صبر تو بھی بہت کم رہا
رہون زندہ کیونکر جو تو جاوے دور — کہ تو ہے مری آنکھہ کا بلکہ نور

حکایت

کہا ہی براہیم نے اک جوان — نظر مجھکو آیا بہت ناتوان
نحیف اوسکا جسم اور ضعیف اوسکا تن — وہ تھا زرد رنگ اور لاغر بدن

طبائع تجھکو نہین کچھ خبر
قریب اور موافق سے ہے بدتر
موافق جو ہو دلربا اور قریب
ہو جسکا اوس سے قتل عاشق نصیب
مخالف کا اور دور کا ہے عذاب
نہین ہے جو ہے قرب مین اضطراب
دور نزدیک دلبر کی عاشق ہوا
اوسے قتل کرتی ہین موسو بلا
یہ سب قتل عاشق کی کرتی ہین
نہین زلف و ابرو کہین خط و خال
نہین ناز و غمزہ کہین ترک گان
لگاوٹ کی باتین کہین دلستان
فقط دور سے ہے جدائی کا درد
کسی ناکسی طرح جاوے گر
اگر

ذلیل اوسکے آگے ہوئے ساتوین ۷ | ہوئے اوسکے محتاج سب آٹھوین ۸
نوین ۹ اونکی حرمت سے غافل تھے سب | وہ دستوان حسد اونکا تھا یہ غضب

حکایت

کسی نے جو اوستاد کو خواب مین | لیا دیکھہ پوچھا پھر اس باب مین
کہا تیرے نزدیک حسرت بڑی | بتا مجھکو دنیا مین ہے کونسی
کہا کار دین سے جو غافل تمام | رہا اوسکو حسرت رہیگی مدام

حکایت

اسی طرح اک اور سے رات کو | لگا پوچھنے کوئی اس بات کو
کہ حق نے تری ساتھ کیا کیا کیا | تجھے مرتبہ کس طرح کا دیا
کہا سامنے اپنے کر کے کھڑا | مجھے حقتعالے نے ایسا کہا
محبت کا میری تو تھا مدعی | بھلا پھر یہ غفلت تو کیون مجھسے کی
اسی طرح اک شخص نے باپ کو | جو رویا مین دیکھا کہا آپ کو
مین پوچھون ہون بتلاؤ کیا حال ہے | کہا ہمکو غفلت کا جنجال ہے

حکایت

سنا ہے کہ اک شخص اک شخص پاس | عبادت کو آیا تو دیکھا اوداس
وہ ہے خود مریض اور شاگرد سب | ہین گرداوسکے بیٹھے ہوئے باادب
ولیکن وہ ہے رو رہا زار زار | کہا اوسنے اتنا ہے کیون بیقرار

اسے بھیجنا ساتھ ہم سب کے کل
چلین سارے جنگل کو گھر سے نکل

وہ کھیلے وہان جاکے اور کھائے بھی
خوشی اوسکی خاطر کی ہو جائیگی

وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝

اور ہم سب اوسکے نگہبان ہین

ہم البتہ اوسکے نگہبان ہین
نہ ہم اوسکے کچھہ دشمن جان ہین

سنا جبکہ یعقوب نے اونکا حال
کہا اوسکا جانا ہی مجھپر وبال

وہ پتلی ہے آنکھونکی اور ہی حبیب
نہو مجھکو اوسکی جدائی نصیب

کہا ابن عباس نے یون کہا
سبھی بھائیون نے یہ گردن جھکا

کہ اے باپ یوسف کی ہے آرزو
کہ کھیلی وہ ہم سب کو آرو برو

کہا اوسنے یوسف ہے لڑکا صغیر
نہو ہاتھ بھیڑیونکے وہ دستگیر

کہا سب نے جس طرح لیجائین گے
اسی طرح تم پاس لے آئین گے

قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ

بولا مجھکو غم پکڑتا ہے اس سے کہ لیجاؤ اوسکو اور ڈرتا ہون کہ کھا جاوے اوسکو بھیڑیا

کہا میں یہ ڈرتا ہون لیجاؤ تم
مرے پاس اوسکو نہ پھر لاؤ تم

یہ ڈر ہے کہ بھیڑیا نکھاوے اوسے
کسی طرح کا درد آوے اوسے

کہا ہے یہ تفسیر والون نے یون
کیا باپ نے ذکر بھیڑیے کا کیون

سبب یہ کہ دیکھا تھا اک اوسنے خواب
اور اوس خواب سے اوسکو تھا اضطراب

اور افعال سے اپنے اور اپنے پاس سے
اوسی خواب سے اوسکو ڈر ہوا کہ

کہا بعض نے بھیڑیا تھا اک آدمی
کہ بھیڑیے کا دل پر خطا ہو گیا

اوسی آدمی نے یہ حیلہ کیا
کہ بھیڑیے کا باپ کو ڈر ہوا

اور انکو غفلت سے غافل ہوا
دیکھا بھیڑیے نے یہ موقع بھلا

اور آخر اوس سے یہ غافل ہوا
وہان جاکے سب نے یہ حیلہ کیا

وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

اور بھیجا ہم نے اوسکو یہ کہ تو البتہ جتا دیگا انکو یہ کام انکا اور وے نہ سمجھینگے

اور ہم نے اوسکو یہ بھیجا پیام
کہ البتہ تو جتا دیگا یہ کام

سب اپنے کیے کا جتا دیگا تو
نہو کچھ کسی کا تجھے خوف جو

اور آخر کو یوسف سے یہ کام ہو
کہ کھیل کھانے مین اوسکی جگہ آگئے

اور اوس سے وہان جا ملے شامل ہو
ہوا یوسف سے جو کام اوسکا تمام

وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ۝

اور آئے اپنے باپ کے پاس رات کو روتے ہوئے

وہ آئے پدر پاس جس رات کو
کیا تھا بہانہ جو رونے کا یون

کہا ہم گئے تھے کھیلنے دور کو
ہوا یوسف اپنے کے نزدیک ہی

ہوا ہم سے غافل ہوا ہم سے دور
کہ ہم نے اوسے چھوڑا اسباب پر

کہ ہم نے اوسے چھوڑا اسباب پر
کہ ہم نے اوسے چھوڑا اسباب پر

قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ۝

بولے اے باپ ہم گئے تھے دوڑنے کو اور چھوڑا تھا یوسف کو ہمارے اسباب کے پاس سو کھا گیا اوسکو بھیڑیا اور تو ہرگز نہ یقین کریگا ہمارا اگرچہ ہم سچے ہون

بولے اے پدر ہم گئے تھے کہین
کہ دوڑین ہم آپس مین کھیل کے

چھوڑا تھا یوسف کو اسباب پاس
کہ اوسکو بھیڑیا گیا کھا اداس

نہ تو ہم پہ کریگا یقین اے پدر
اگرچہ ہین ہم سچے اور راستگر

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۚ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۚ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝

اور لائے اوسکے کرتے پر لہو جھوٹ موٹ کا بولا بلکہ سنوارا تمنے ایک کام اپنے جی سے سو صبر اچھا ہے اور اللہ سے مدد چاہتا ہون اوسپر جو تم بیان کرتے ہو

اور لائے اوسکے کرتے پر خون جھوٹ
کہا باپ نے یہ بنایا ہے تم نے

کہ کھایا ہے اوسکو بھیڑیے نے لوٹ
کیا ہے یہ تم نے بنا کر فسوں

کیا ہے یہ تم نے بنا کر فسوں
کیا ہے یہ تم نے بنا کر فسوں

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ۚ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ۚ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور آئی ایک قافلہ سو بھیجا انہون نے اپنا پانی بھرنے والا سو ڈالا اوسنے اپنا ڈول کہا خوشی ہے یہ تو لڑکا ہے اور چھپایا اوسکو سوداگری کی جنس کے طور پر اور اللہ کو خبر ہے جو کچھ وے کرتے تھے

اور آئی ایک قافلہ سو بھیجا
کہ پانی بھرنے والا اپنا انہون نے

سو ڈالا اوسنے اپنا ڈول جب
کہا خوشی ہے یہ تو لڑکا عجب

چھپایا اوسکو سوداگری کی جنس
کہ ہے یہ بھی اک مال کی طرح نفس

اور اللہ کو خبر ہے جو کچھ وے کرتے تھے
اور اللہ کو خبر ہے جو کچھ وے کرتے تھے

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ۝

اور بیچ ڈالا اوسکو کم دام گنتی کے روپیہ پر اور تھے اوسکی قدر نہ جاننے والے

اور بیچ ڈالا اوسکو کم دام پر
گنے چند روپیہ پہ وے بیدرد

اور اوسکی قدر کچھ نہ جانی ذرا
کہ یوسف ہے کیا چیز کیا ہے بہا

اور اوسکی قدر کچھ نہ جانی ذرا
اور اوسکی قدر کچھ نہ جانی ذرا

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ۚ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

اور کہا اوسنے جس نے خریدا اوسکو مصر سے اپنی جورو کو عزت سے رکھہ اوسکو شاید وہ ہمکو فائدہ دے یا ہم اوسکو بیٹا بنا لین اور یون ہم نے جگہ دی یوسف کو ملک مین اور تاکہ سکھلائین اوسکو تعبیر خوابون کی اور اللہ غالب ہے اپنے کام پر لیکن بہت لوگ نہین جانتے

اور کہا اوسنے جس نے خریدا اوسے
کہ رکھہ عزت سے اوسکو اے زن

شاید وہ ہمکو فائدہ دے کبھی
یا ہم اوسکو بیٹا بنا لین کہین

یون ہم نے جگہ دی یوسف کو ملک مین
کہ سکھلائین اوسکو تعبیر خواب

اور اللہ غالب ہے اپنے کام پر
اور اللہ غالب ہے اپنے کام پر

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور جب پہنچا اپنی جوانی کو دیا ہم نے اوسکو حکم اور علم اور یون بدلہ دیتے ہین نیکوکاروں کو

اور جب پہنچا اپنی جوانی کو وہ
دیا ہم نے اوسکو حکم اور علم

یون ہی بدلہ دیتے ہین ہم نیکوکار
کو ہم نے دیا حکم اور علم بار

یون ہی بدلہ دیتے ہین ہم نیکوکار
یون ہی بدلہ دیتے ہین ہم نیکوکار

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ۚ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

اور پھسلایا اوسکو اوسکی عورت نے جسکے گھر مین وہ تھا اوسکے جی سے اور بند کر لیے دروازے اور بولی آ تو میرے پاس بولا پناہ اللہ کی وہ میرا مالک ہے اوسنے اچھا رکھا میرا ٹھکانا بیشک ظالم لوگ مراد نہین پاتے

اور پھسلایا اوسکو اوسکی زن نے
کہ جسکے گھر مین وہ تھا اوسکے جی سے

اور بند کر لیے دروازے سب
اور بولی آ تو میرے پاس اب

بولا پناہ اللہ کی وہ میرا
ہے مالک اوسنے اچھا رکھا

بیشک ظالم لوگ مراد نہین پاتے
بیشک ظالم لوگ مراد نہین پاتے

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۚ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ۚ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝

اور البتہ اوسکا قصد کیا اوسنے اور وہ قصد کرتا اوسکا اگر نہ دیکھتا سند اپنے رب کی یون ہوا تاکہ پھیر دین ہم اوسپر سے برائی اور بیحیائی بیشک وہ ہمارے خالص بندون مین ہے

اور البتہ اوسکا قصد کیا اوسنے
اور وہ قصد کرتا اوسکا اگر

نہ دیکھتا سند اپنے رب کی مگر
یون ہوا تاکہ پھیر دین ہم

اوسپر سے برائی اور بیحیائی کو
بیشک وہ ہے ہمارے خالص بندون مین

بیشک وہ ہے ہمارے خالص بندون مین
بیشک وہ ہے ہمارے خالص بندون مین

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ۚ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

اور دوڑے دونون دروازے کی طرف اور پھاڑا اوسنے اوسکا کرتا پیچھے سے اور پائے اوسنے اوسکے مالک کو دروازے کے پاس بولی کیا سزا ہے اوسکی جو برا چاہے تیری گھر والی کا سوا اسکے کہ قید ہو یا مار دردناک

اور دوڑے دونون دروازے کی طرف
اور پھاڑا اوسنے اوسکا کرتا پیچھے

اور پائے اوسنے اوسکے مالک کو
دروازے کے پاس بولی کیا سزا ہے

کیا ہے جو برا چاہے تیری زن کا
سوا اسکے کہ قید ہو یا مار

دردناک ہو یا مار دردناک
دردناک ہو یا مار دردناک

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ ۚ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

بولا وہ پھسلاتی تھی مجھکو میرے جی سے اور گواہی دی ایک گواہ نے اوسکے گھر والون مین سے اگر کرتا اوسکا پھٹا ہے آگے سے تو سچ کہتی ہے اور وہ جھوٹا ہے

بولا وہ پھسلاتی تھی مجھکو میرے جی سے
اور گواہی دی ایک گواہ نے اوسکے گھر والون مین سے

اگر کرتا اوسکا پھٹا ہے آگے سے
تو سچ کہتی ہے اور وہ جھوٹا ہے

اگر کرتا اوسکا پھٹا ہے آگے سے
اگر کرتا اوسکا پھٹا ہے آگے سے

وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

اور اگر کرتا اوسکا پھٹا ہے پیچھے سے تو جھوٹ کہتی ہے اور وہ سچا ہے

اور اگر کرتا اوسکا پھٹا ہے پیچھے سے
تو جھوٹ کہتی ہے اور وہ سچا ہے

اور اگر کرتا اوسکا پھٹا ہے پیچھے سے
اور اگر کرتا اوسکا پھٹا ہے پیچھے سے

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۚ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ۝

پھر جب دیکھا اوسکا کرتا پھٹا ہے پیچھے سے بولا یہ تم عورتون کا فریب ہے بیشک تمہارا فریب بڑا ہے

پھر جب دیکھا اوسکا کرتا پھٹا ہے پیچھے سے
بولا یہ تم عورتون کا فریب ہے

بیشک تمہارا فریب بڑا ہے
بیشک تمہارا فریب بڑا ہے

يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ۝

یوسف منہ پھیر لے اس سے اور تو اے عورت بخشوا اپنے گناہ سے تو ہی تھی خطاوار

یوسف منہ پھیر لے اس سے اور تو اے عورت
بخشوا اپنے گناہ سے تو ہی تھی خطاوار

یوسف منہ پھیر لے اس سے اور تو اے عورت
یوسف منہ پھیر لے اس سے اور تو اے عورت

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۚ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

اور کہا عورتون نے شہر مین عزیز کی جورو پھسلاتی ہے اپنے نوکر کو اپنے جی سے اوسکی محبت نے اوسکو بیقرار کر دیا ہے ہم تو اوسکو صریح بھول مین دیکھتے ہین

اور کہا عورتون نے شہر مین
کہ عزیز کی جورو پھسلاتی ہے

اپنے نوکر کو اپنے جی سے
اوسکی محبت نے اوسکو بیقرار کر دیا ہے

ہم تو اوسکو صریح بھول مین دیکھتے ہین
ہم تو اوسکو صریح بھول مین دیکھتے ہین

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ۭ اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۝

پھر جب سنا اوسنے اونکا فریب بھیجا اونکو بلوا اور تیار کیا اونکے واسطے ایک مجلس اور دی ہر ایک کو ان مین سے چھری اور کہا نکل اوسکے سامنے پھر جب دیکھا اونہون نے اوسکو بڑا جانا اور کاٹ لیے اپنے ہاتھ اور بولین پاکی اللہ کو یہ آدمی نہین یہ تو کوئی فرشتہ ہے بزرگ

پھر جب سنا اوسنے اونکا فریب
بھیجا اونکو بلوا اور تیار کیا

اونکے واسطے ایک مجلس
اور دی ہر ایک کو ان مین سے چھری

اور کہا نکل اوسکے سامنے
پھر جب دیکھا اونہون نے اوسکو

بڑا جانا اور کاٹ لیے
اپنے ہاتھ اور بولین

پاکی اللہ کو یہ آدمی نہین
یہ تو کوئی فرشتہ ہے بزرگ

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ۭ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ۭ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝

بولی یہ ہے وہ جسکے بارے مین تم مجھکو ملامت کرتی تھین اور البتہ مین نے پھسلایا تھا اوسکو اپنے جی سے پھر وہ بچا رہا اور اگر نہ کریگا جو مین اوسکو حکم کرتی ہون البتہ قید ہوگا اور البتہ ہوگا ذلیل

بولی یہ ہے وہ جسکے بارے مین
تم مجھکو ملامت کرتی تھین اور

البتہ مین نے پھسلایا تھا اوسکو
اپنے جی سے پھر وہ بچا رہا

اور اگر نہ کریگا جو مین
اوسکو حکم کرتی ہون البتہ

قید ہوگا اور البتہ ہوگا
ذلیل

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝

بولا اے رب قید مجھکو پسند ہے اس سے جسکی طرف مجھکو بلاتی ہین اور اگر نہ پھیر دے تو مجھسے اونکا فریب تو مین اونکی طرف جھکونگا اور ہونگا نادانون مین

بولا اے رب قید مجھکو پسند ہے
اس سے جسکی طرف مجھکو بلاتی ہین

اور اگر نہ پھیر دے تو مجھسے
اونکا فریب تو مین اونکی طرف

جھکونگا اور ہونگا نادانون مین
جھکونگا اور ہونگا نادانون مین

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

پھر قبول کی اوسکی دعا اوسکے رب نے پھیر دیا اوسپر سے اونکا فریب بیشک وہ سنتا جانتا ہے

پھر قبول کی اوسکی دعا اوسکے رب نے
پھیر دیا اوسپر سے اونکا فریب

بیشک وہ سنتا جانتا ہے
بیشک وہ سنتا جانتا ہے

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ۝

پھر سوجھی اونکو یوسف ہی کی قید اسکے پیچھے بعد اسکے کہ دیکھ چکے تھے نشانیان کہ قید کرین اوسکو کچھ دنون

پھر سوجھی اونکو یوسف ہی کی قید
اسکے پیچھے بعد اسکے کہ دیکھ چکے تھے

نشانیان کہ قید کرین اوسکو
کچھ دنون

کچھ دنون
کچھ دنون

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ۭ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۭ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور داخل ہوئے اوسکے ساتھ قید مین دو جوان بولا ایک اونمین سے مین نے دیکھا ہے اپنے تئین نچوڑتا ہون شراب اور بولا دوسرا مین نے دیکھا ہے اپنے تئین اٹھائے ہوئے ہون اپنے سر پر روٹی کھاتے ہین پرندے اوسمین سے بتا ہمکو تعبیر اوسکی ہم دیکھتے ہین تجھکو نیکوکاروں مین

اور داخل ہوئے اوسکے ساتھ قید مین
دو جوان بولا ایک اونمین سے

مین نے دیکھا ہے اپنے تئین
نچوڑتا ہون شراب اور بولا

دوسرا مین نے دیکھا ہے اپنے تئین
اٹھائے ہوئے ہون اپنے سر پر روٹی

کھاتے ہین پرندے اوسمین سے
بتا ہمکو تعبیر اوسکی

ہم دیکھتے ہین تجھکو
نیکوکاروں مین

قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ۭ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ۭ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

بولا نہین آتا تم دونون کو کھانا جو تمکو ملتا ہے مگر خبر دیتا ہون تمکو اوسکی تعبیر پہلے اسکے کہ آوے تمکو یہ اس سے ہے جو سکھایا مجھکو میرے رب نے بیشک مین چھوڑ چکا ہون دین اوس لوگون کا جو یقین نہین رکھتے اللہ پر اور وے آخرت سے منکر ہین

بولا نہین آتا تم دونون کو کھانا
جو تمکو ملتا ہے مگر خبر دیتا ہون

تمکو اوسکی تعبیر پہلے
اسکے کہ آوے تمکو یہ

اس سے ہے جو سکھایا مجھکو
میرے رب نے بیشک مین

چھوڑ چکا ہون دین اوس لوگون کا
جو یقین نہین رکھتے

اللہ پر اور وے
آخرت سے منکر ہین

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَي النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝

اور پیرو ہوا دین کا اپنے باپ دادون ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کا ہمکو لائق نہین کہ شریک ٹھہرائین اللہ کا کسی چیز کو یہ اللہ کا فضل ہے ہم پر اور لوگون پر لیکن بہت لوگ شکر نہین کرتے

اور پیرو ہوا دین کا اپنے باپ دادون
ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کا

ہمکو لائق نہین کہ شریک ٹھہرائین
اللہ کا کسی چیز کو

یہ اللہ کا فضل ہے ہم پر
اور لوگون پر لیکن

بہت لوگ شکر نہین کرتے

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

اے قید کے ساتھیو بھلا جدا جدا رب اچھے ہین یا اللہ اکیلا زبردست

اے قید کے ساتھیو بھلا جدا جدا
رب اچھے ہین یا اللہ اکیلا

زبردست
زبردست

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَاۗءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

جو پوجتے ہو اوسکے سوا نہین پوجتے مگر نام جو تم نے اور تمہارے باپ دادون نے رکھ لیے ہین اونکی سند نہین اتاری اللہ نے کسی چیز کی حکم نہین ہے مگر اللہ کا اوسنے حکم کیا ہے کہ نہ پوجو مگر اوسکو یہی ہے دین سیدھا لیکن بہت لوگ نہین جانتے

جو پوجتے ہو اوسکے سوا نہین پوجتے
مگر نام جو تم نے اور تمہارے باپ دادون نے

رکھ لیے ہین اونکی سند نہین
اتاری اللہ نے کسی چیز کی

حکم نہین ہے مگر اللہ کا
اوسنے حکم کیا ہے کہ نہ پوجو

مگر اوسکو یہی ہے دین سیدھا
لیکن بہت لوگ نہین جانتے

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۭ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ۭ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ۝

اے قید کے ساتھیو رہا تم مین ایک سو پلائیگا اپنے رب کو شراب اور رہا دوسرا سو سولی دیا جائیگا پھر کھائینگے پرندے اوسکے سر سے ٹھہر چکی بات جسکی تم پوچھتے تھے

اے قید کے ساتھیو رہا تم مین ایک سو
پلائیگا اپنے رب کو شراب اور

رہا دوسرا سو سولی دیا جائیگا
پھر کھائینگے پرندے اوسکے سر سے

ٹھہر چکی بات جسکی
تم پوچھتے تھے

وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۝

اور کہا اوسنے جسکی نسبت جانا کہ وہ بچیگا اونمین سے یاد کر مجھکو اپنے رب کے پاس پھر بھلا دیا شیطان نے اوسکو یاد کرنا اپنے رب کے پاس سو رہا قید مین کئی برس

اور کہا اوسنے جسکی نسبت جانا کہ وہ بچیگا
اونمین سے یاد کر مجھکو اپنے رب کے پاس

پھر بھلا دیا شیطان نے اوسکو
یاد کرنا اپنے رب کے پاس سو

رہا قید مین کئی برس
رہا قید مین کئی برس

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۭ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ۝

اور کہا بادشاہ نے مین نے دیکھا ہے سات گائین فربہ کھاتی ہین اونکو سات دبلی اور سات بالین سبز اور دوسری سوکھی اے سردارو بتاؤ مجھکو میرے خواب کی تعبیر اگر تم خواب کی تعبیر جانتے ہو

اور کہا بادشاہ نے مین نے دیکھا ہے
سات گائین فربہ کھاتی ہین اونکو

سات دبلی اور سات بالین
سبز اور دوسری سوکھی

اے سردارو بتاؤ مجھکو
میرے خواب کی تعبیر

اگر تم خواب کی تعبیر جانتے ہو
اگر تم خواب کی تعبیر جانتے ہو

قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۭ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ۝

بولے یہ خواب پریشان ہین اور ہم خواب کی تعبیر نہین جانتے

بولے یہ خواب پریشان ہین
اور ہم خواب کی تعبیر

نہین جانتے
نہین جانتے

وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ۝

اور کہا اوسنے جو بچا تھا اونمین سے اور یاد آیا بعد ایک مدت کے مین بتاؤنگا تمکو اوسکی تعبیر سو بھیجو مجھکو

اور کہا اوسنے جو بچا تھا اونمین سے
اور یاد آیا بعد ایک مدت کے

مین بتاؤنگا تمکو اوسکی تعبیر
سو بھیجو مجھکو

يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

یوسف اے سچے مرد ہمکو بتا سات گائین فربہ کھاتی ہین اونکو سات دبلی اور سات بالین سبز اور دوسری سوکھی شاید مین جاؤن لوگون کے پاس شاید وے جانین

یوسف اے سچے مرد ہمکو بتا
سات گائین فربہ کھاتی ہین اونکو

سات دبلی اور سات بالین
سبز اور دوسری سوکھی

شاید مین جاؤن لوگون کے پاس
شاید وے جانین

قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ۝

بولا بوؤگے سات برس برابر سو جو کاٹو سو چھوڑو اوسکو بالون مین مگر تھوڑا جو کھانا ہے تمکو

بولا بوؤگے سات برس برابر
سو جو کاٹو سو چھوڑو اوسکو

بالون مین مگر تھوڑا
جو کھانا ہے تمکو

ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝

پھر آئینگے پیچھے اسکے سات برس سخت کھا جائینگے جو تم نے جمع کیا ہوگا اونکے لیے مگر تھوڑا جو تم بچا رکھو گے

پھر آئینگے پیچھے اسکے سات برس سخت
کھا جائینگے جو تم نے جمع کیا ہوگا

اونکے لیے مگر تھوڑا
جو تم بچا رکھو گے

ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ۝

پھر آئیگا پیچھے اسکے ایک برس اوسمین مینہ برسیگا لوگون پر اور اوسمین نچوڑینگے

پھر آئیگا پیچھے اسکے ایک برس
اوسمین مینہ برسیگا لوگون پر

اور اوسمین نچوڑینگے
اور اوسمین نچوڑینگے

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَاۗءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔـلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ۝

اور کہا بادشاہ نے لاؤ اوسکو مجھپاس پھر جب پہنچا اوسکے پاس قاصد بولا پھر جا اپنے رب کے پاس سو پوچھہ کیا حال ہے اون عورتون کا جنہون نے کاٹ لیے تھے اپنے ہاتھ بیشک میرا رب اونکے فریب کو جانتا ہے

اور کہا بادشاہ نے لاؤ اوسکو مجھپاس
پھر جب پہنچا اوسکے پاس قاصد

بولا پھر جا اپنے رب کے پاس
سو پوچھہ کیا حال ہے اون عورتون کا

جنہون نے کاٹ لیے تھے اپنے ہاتھ
بیشک میرا رب اونکے فریب کو جانتا ہے

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْۗءٍ ۭ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

بولا کیا حال تھا تمہارا جب پھسل

یہودا جو بیٹا تھا یعقوب کا	منع قتل سے اوسنے سبکو کیا

یَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝

کہ اوٹھالے جاوین اوسکو کوئی مسافر اگر تمکو کرنا ہے

مسافر کوئی اوسکو لیجا نکال	تم اس طرح سے اوسکو دو یا نٹال
اگر تمکو کرنا ہے اس کام کو	کرو جو ارادہ دلون بیچ ہو
کہا جبکہ یوسف کو کیجے تلف	گیے بھائی سب باندھکر صفیں صف
گیے سب اکھٹے ہو یعقوب پاس	بہت مضمحل اور بہت دل اداس

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ

بولے اے باپ کیا ہے کہ تو اعتبار نہین کرتا ہمارا یوسف پر

کہا سب نے ملکے کہ اے سبکے باپ	تجھے کیا ہے ہمسے نہین کچھ ملاپ
نہین ہمکو یوسف پہ رکھتا ہین	ہمین سے ہوا تجھکو یہ بغض و کین
تو بھیج اوسکو ہم پاس ای مہربین	تو ہر بات مین کر ہمارے یقین
یہ آیت کا مطلب ہوا ای عزیز	سمجھ اوسکو گر تجھکو ہے کچھ تمیز
سنا جبکہ یعقوب نے یہ کلام	ہوا اوسکا سب زرد چہرہ تمام
لگے کانپنے اوسکے تب ہاتھ پانو	سنا اوسنے جسوقت یوسف کا نانو
گویا پالیا دل کا مطلب تمام	بدی اور اونکی شرارت کا کام
ڈراست سے مومن کے ڈرجاہیے	نبی نے کہا ہے یہ سچ مانیے



خدا سے وہ غافل نتھا ایک نفس
عبادت مین گذرے تھے دو سو برس

اس عابد کے دلمین برس بیس سے
ارادہ تھا ملنے کا ابلیس سے

کہے تھا وہ اوسکو ہوا کیون خراب
لیا اپنے سر پر خدا کا عذاب

بہت غم تھا زاہد کو اس بات کا
ملا اوسکو شیطان محراب مین

کہا کون ہے بولا ابلیس ہون
بہت رنج اوٹھایا مین اب کیا کہون

ولیکن مین تجھ پر نہ قادر ہوا
اثر تجھ پہ میرا نہ ظاہر ہوا

تری عمر جتنی گئی اے فقیر
ہے اوتنی ہی باقی بحکم قدیر

سنا جب یہ زاہد نے خوش ہو گیا
کہا دلمین اپنے یہ ٹھہرا ہی کیا

تری عمر گذری عبادت مین سب
کچھ اب کیجیے عیش و دنیا طلب

یہ دو سو برس مین رہے جبکہ چار
عبادت مین دیجو اونھین تو گزار

گنا ہو نسے توبہ تو کر لیجیو
رہ حق مین اپنا تو سر دیجیو

لیا اپنے دلمین یہ جب اوسنے ٹھان
لگا فعل بد کرنے وہ بے گمان

اوسی رات کو کر زنا پی شراب
ہوا صبح ہوتے ہی مردہ شتاب

شقی ہے جو پہلے کرے سب گناہ
وہ پیچھے سے دیکھے نہ توبہ کی راہ

شقی ہے جو توبہ کرے رات کو
سحر ہو گنہ کی کرے بات کو

برابر ہے جسکی دو دن کی جان
نبی نے کہا ہے تو سچ اسکو مان

اوسے اس تجارت مین ٹوٹا رہا
عبادت کا مال اوسکا کھوٹا رہا

پیر کی رات جس شخص کا کل سے
گذرا دن اوسکا گناہون مین

پیر اوسکی گردن مین لعنت کا طوق
عبادت ہوئی جسکی اکارت سب

اوسے صالح اور اوسکے مصاحب فرق
اوسے صالح جو قرآن مین قول خدا

وہ صالح ہے اپنے پھر اس گناہ
سے ظاہر اور باطن اپنا جو ایک

وہ صالح ہے جسکو خدا کی رضا
ہو اوسکی عبادت سے مقصود یہ

وہ صالح ہے آنکھون مین جسکی خوف
بہین آنکھین اوسکی سب آنسو مین تر

زبان اوسکی ذاکر رہے صبح و شام
دل اوسکا خدا کی طرف ہو مدام

نہ خدمت ہے نفس اوسکا غافل رہے
محبت اوسے حق کی حاصل رہے

وہ صالح ہے جسنے طریق رسول
کیا جان اور دل سے اپنے قبول

قال قائل ادعوا ولا تقنطوا ولا تقنطوا ادعوا

تو ایک بوند تھا والا اون مین مرتبہ پایا

تو یوسف کو اوپر کنعان کے دوا سو گمان کو بہتون

تمام کنوئے نے اوسے ڈال دو

نوٹ

اللہم ارزقنی توبۃ قبل الموت

پڑھا ہے کہ مصر مین یوسف نام ایک بادشاہ

کہا بھائیون نے یہ یوسف سے آ — بہت اوسکو الفت سے چھاتی لگا
کہ یوسف ہمارا پیارا ہے تو — خرد کے فلک کا ستارا ہے تو
سنا ہمنے جھوٹا نہ تجھسے کلام — بتا خواب اپنے اب اے نیکنام
یہ یوسف نے سنکر تامل کیا — بہت دیر تک سر کو اپنے جھکا
کہا دل مین اپنے کہون گر یہ خواب — تو پھر باپ کو اسکا کیا دون جواب
اگر جھوٹ بولون تو لائق نہین — کہ دل جھوٹ پر میرا شائق نہین
کرون کیا مین یہ تو عجب پھیر ہے — کہا بھائیون نے کہ کیا دیر ہے
بحق براھیم و اسحاق تو — کہ ہے راست گوئی مین اب طاق تو
خبر اپنے اوس خواب کی ہمکو دے — نہین ہم کچھ آگاہ اوس خواب سے
کہا ہوکے ناچار یوسف نے خواب — دیا اونکو جس طرح پوچھا جواب
نبی نے کہا سب سے اکبر گناہ — سمجھ لے کہ ہین تین دوزخ کی راہ
ہے پہلا تو اونمین سے شرک خدا — دوم عاق کرنا ہے ماں باپ کا
ہوا عاق ماں باپ سے جو کوئی — تو کی سخت بیحکمی اللہ کی
نہو عاق کو بوے جنت نصیب — غضب مین خدا کے رہیگا قریب
نہ جنت مین جاوے کرے سو عمل — سب ارکان دین مین ہو اوسکے خلل
خدا کی رضا باپ ماں کی رضا — ہے خفگی سے اونکی خدا بھی خفا
عذاب عاق کو قبر مین ہو بڑا — کیا ہووے جس طرح شرک خدا

اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا

جب کہنے لگے البتہ یوسف اور اوسکا بھائی زیادہ پیارے ہیں باپکو ہمسے

کہا بھائیون نے جب آپس مین مل — کہ یامین و یوسف کو البتہ دل
بہت باپ کا چاہتا ہے مدام — پڑا دل پہ دونون کے الفت کا دام
اب ان دو کی ہمسے زیادہ ہی چاہ — نہین ہمسے الفت کی کچھ اسکو راہ
یہ آیت کا تو جان مطلب ہوا — بیان یہ جو آیت مین ہی سب ہوا
اب آگے کرون مین محبت کا ذکر — ذرا اس مین تو غور کر اور فکر
نبی نے کہا جو ہو محبوب رب — تو جبریل کو حکم ہوتا ہے تب
ہے بندہ فلانا ہمارا حبیب — محبت سے رہنا تو اسکے قریب
زمین آسمان مین جو ہین کی انام — ندا کردے اونکو بھی سن لین تمام
کہ اوسکو خدا نے کیا ہے قبول — جو کوئی ہے بے عقل یا ذی عقول
سب اوسکی محبت مین ہو جائین چور — ندا یہ پہونچتی ہے نزدیک و دور
نبی سے روایت اک آئی ہے اور — ذرا تم سنو اسکو ٹک کر کے غور
جو کوئی خدا واسطے قصد کر — مسلمان سے ملنے چلے اوسکے گھر
خدا اک فرشتے کو نازل کرے — فرشتہ پھر اوس شخص سے یون کہے
کہ جاتا ہے کس واسطے اوسکے پاس — تو کچھ اوس سے لینے کی رکھتا ہے آس
کہے مین چلا ہون خدا کے لیے — نہ دنیا کے کچھ مدعا کے لیے

بسم سورہ یوسف مع ترجمہ

فصل

سلف ربط سمجھتا تھا اگر سمجھ

کہ کی اپنی حکمت سے سب کا شناخت
نہ سمجھا تھا احوال تفصیل کا
کہ اس جا نہین کام ترتیب کا
ہوئین انکی ترتیب مین ساری خلق
اسے اپنے مطلب ہی پر تولتے
ان ابانا لفی ضلل مبین ۸ صلف
البتہ ہمارا باپ خطا مین ہے صریح

بتحقیق جانو ہمارا کلام
ہین ظاہر ضلالت مین والد کے کام
سب آیت کا اتنا ہی مطلب ہوا
ضلالت کے معنی سنجھ دون بتا
مراد اس جا ضلالت تو کہتے ہین کم راہ کو
جو یعقوب کو تھی محبت کمال
کہا اسلیے یون یہ لفظ ضلال

یوسف کے اور بھائیونکی قسم — حال حق تعالے نے بیان کیا ہے — فصحت مین سبحات اونکے — قسم دی ہے اوس طرح سوا یمین جان — قریون کی کہین عداوت کا حال — بسیدون کی الفت بی کمال

یوسف کا قصہ کا چھلا بیان

رسولون مین ثانی ہے اسکو مان
کہ بھائی تھے یوسف کے اکثر رسول
ہوا اونسے اسکو تو جو کچھ ملال
سوم بات سے اسکو مت بھولنا
کہون پانچوین کو سن اے ہوشیار

ہے دنیا مین اوسکا بڑا مرتبا — مین تفصیل اسکی تجھے دون بتا
عزامت ہے عبرت ہے ہیبت ہے زور — محبت امانت کو کر یہ تو غور
شرافت ثنا راستی اور وقار — کرون اب مین درجات عقبی شمار
عطا اور رضا اور اجر کبیر — بزرگی ورحم خدائے خبیر
شفاعت ہے نعمت ہے اور ہے ثواب — یہ درجات عالم کے ہین انتخاب
دیے علم دس انبیا کو جو ہین — بیان اونکا اب تجھسے کرتا ہون مین
جہان مین ہین سب جتنی چیزونکے نام — دیا علم آدم کو اونکا تمام
کتابت قلم دی ہے ادریس کو — شریعت کہا نوح کو حق نے دو
براہیم کو ہے جو علم جدال — دیا حق نے اس علم کا سب کمال
دلیل اور حجت اوسے دی بتا — کوئی اوسپہ حجت مین غالب نہ تھا
سلیمان کو سارے کلام طیور — سکھائے خدا نے ہے اسکا ظہور
مناجات کا علم موسیٰ مین تھا — خضر کو دیا علم باطن سکھا
فراست کا بھی علم تھا خضر کو — خدا نے کہا علم دو اسکو دو
نبی کو ہمارے دیے سب علوم — عرب اور عجم مین پڑی اونکی دھوم
دیا علم یوسف کو تعبیر کا — وہ ہے علم رویا کی تفسیر کا
یہ سب علم ثابت ہین قرآن سے — وہ سمجھین جو واقف ہین ایمان سے

اَلْقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ

البتہ ہین یوسف کے مذکور مین اور بھائیونکی نشانیان پوچھنیوالونکو

علم آدم الاسماء کلہا
ایتنا ھا الذین اٰمنوا
علی قوم قال یا قوم
الناس علمنا منطق الطیر
واوتینا من کل شیء
فوجد عبدا
مزعبدان
اتیناہ رحمۃ
مزعبدان
وعلمناہ من
لدنا علما

اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰى اَبِيْنَا مِنَّا

جب کہنے لگے البتہ یوسف اور اوسکا بھائی زیادہ پیارے ہیں باپکو ہمسے

کہا بھائیون نے جب آپس مین مل — کہ یامین و یوسف کو البتہ دل
بہت باپ کا چاہتا ہے مدام — پڑا دل پہ دونون کے الفت کا دام
اب ان دو کی ہمسے زیادہ ہی چاہ — نہین ہمسے الفت کی کچھہ اسکو راہ
یہ آیت کا تو جان مطلب ہوا — بیان یہ جو آیت مین ہی سب ہوا
اب آگے کرون مین محبت کا ذکر — ذرا اس مین تو غور کر اور فکر
نبی نے کہا جو ہو محبوب رب — تو جبریل کو حکم ہوتا ہے تب
ہے بندہ فلانا ہمارا حبیب — محبت سے رہنا تو اسکے قریب
زمین آسمان مین جو ہین کی انام — ندا کردے اونکو بھی سن لین تمام
کہ اوسکو خدا نے کیا ہے قبول — جو کوئی ہے بے عقل یا ذی عقول
سب اوسکی محبت مین ہو جائین چور — ندا یہ پہونچتی ہے نزدیک و دور
نبی سے روایت اک آئی ہے اور — ذرا تم سنو اسکو ٹک کر کے غور
جو کوئی خدا واسطے قصد کر — مسلمان سے ملنے چلے اوسکے گھر
خدا اک فرشتے کو نازل کرے — فرشتہ پھر اوس شخص سے یون کہے
کہ جاتا ہے کس واسطے اوسکے پاس — تو کچھہ اوس سے لینی کی رکھتا ہے آس
کہے مین چلا ہون خدا کے لیے — نہ دنیا کے کچھہ مدعا کے لیے

فصل دوم در بیان سورہ یوسف و شان نزول آن

سورہ یوسف کی شان نزول یہ ہے کہ یہود نے قریش کو آنحضرت کی نسبت سکھایا تھا کہ اگر وہ تین سوال کرے تو جان لینا کہ وہ سچا ہے اور اگر نہ کرے تو جان لینا کہ وہ جھوٹا ہے ایک سوال یہ کہ بنی اسرائیل کا مصر سے جانا کیا سبب ہوا دوسرا سوال یہ کہ ذوالقرنین کون تھا تیسرا سوال یہ کہ روح کیا چیز ہے پس جب آنحضرت سے قریش نے یہ سوال کیے تو آپ نے فرمایا کہ کل میں تمہارے سوالون کا جواب دونگا اور انشاء اللہ نہین کہا تو آپ نے وحی نہ آئی پندرہ روز تک پھر جبرئیل نازل ہوا اور یہ سورہ لایا جس مین ان سوالون کا جواب تھا

اِنَّ اٰبَآءَنَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ

البتہ ہمارا باپ ہمارا صریح گمراہی مین ہے

یہ تحقیق جانو ہمارا کلام — ہین ظاہر ضلالت مین والد کا کام
ضلالت کے معنی سنو تم کہ کیا ہین — کہ راہ سے بھٹکنا اور اسکو نہ پانا
ضلالت تو کہتے ہین گمراہی کو — مراد اس جا جان تو چاہ کو
جو یعقوب کو تھی محبت کمال — کہا اسلیے یان یہ لفظ ضلال

ہے دنیا مین اوسکا بڑا مرتبا — مین تفصیل اسکی تجھے دون بتا
عزامت ہی عبرت ہی ہیبت ہی زور — محبت امانت کو کریہ تو غور
شرافت شتاراستی اور وقار — کرون اب مین درجات عقبی شمار
عطا اور رضا اور اجر کبیر — بزرگی ورحم خدائے خبیر
شفاعت ہی نعمت ہی اور ہی ثواب — یہ درجات عالم کے ہین انتخاب
دیے علم دس انبیا کو جو ہین — بیان اونکا اب تجھسے کرتا ہون مین
جہان مین ہین سب جتنی چیزونکے نام — دیا علم آدم کو اونکا تمام
کتابت قلم دی ہے ادریس کو — شریعت کہا نوح کو حق نے دو
براہیم کو ہے جو علم جدال — دیا حق نے اس علم کا سب کمال
دلیل اور حجت اوسے دی بتا — کوئی اوسپہ حجت مین غالب نہ تھا
سلیمان کو سارے کلام طیور — سکھائے خدا نے ہے اسکا ظہور
مناجات کا علم موسیٰ مین تھا — خضر کو دیا علم باطن سکھا
فراست کا بھی علم تھا خضر کو — خدا نے کہا علم دو اسکو دو
نبی کو ہمارے دیے سب علوم — عرب اور عجم مین پڑی اونکی دھوم
دیا علم یوسف کو تعبیر کا — وہ ہی علم رویا کی تفسیر کا
یہ سب علم ثابت ہین قرآن سے — وہ سمجھین جو واقف ہین ایمان سے

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِّلسَّائِلِينَ

البتہ ہین یوسف کی مذکور مین اور بھائیونکی نشانیان پوچھنیوالونکو

بحث یوسف کے اور بھائیونکی جو یوسف کے ساتھ کی

ظہور حق تعالے نے بیان ہوا کے

فصیحت ہین سبحات اونکے پڑھنے

پر احوال حق نے دی ہے اوس طرح سے ہوا ہین جان

ہے بس پھر نکا اسکا اندر بیان

قرہون کی ایسین عداوت کا حال

بنیامین کی الفت بے کمال

ہے یوسف کا قصہ کا پھلا بیان

سولون مین ثانی ہے اسکو مان

کہ بھائی تھے یوسف کے اکثر رسول

کبیرہ ہوا اونسے انکو نہ بھول

ہے بھر ہے کا یعقوب سے بولنا

سوم بات ہے اسکو مت بھولنا

ہے ڈرکے پہ پوچھے دی کا اوتار

کہون پانچوین کو سن اے ہوشیار

قصہ یوسف علیہ السلام

یوسف کا گھر انتھا تھوڑا احوال

وہ روز و دیا باپ کو آپ سا م

بجز روز و دیا باپ نو سا تو مین

کلام خدا جان نو سا تو مین

سمجھے سن لے نو اب خاص عام

جو یوسف کو دیکھا تو سب نے کہا

تحیر مین مصری کے جکڑ آیا عقل

یہ بھی مال رکھتا تھا ہر وقت کی

نہ تھی مول لینے مین اوسکے کسر

وہ ہر اک سے یوسف کا کہتا تھا ور

بیان سے کیے قدرت حق قیاس

دسون یہ اشارات و آیات مین

سمجھے سے نصاح کی یہ بات مین

کہا

نہ مجھکو جدا آپ سے جاننا — جو کہتا ہون مین سچ اسے ماننا
ارادہ کیا اور بھی کچھ کہے — فریب اور دغا اوسمین موسیٰ کو دے
فرشتہ فلک پر سے اتنے مین آ — یہ موسیٰ سے اوس وقت کہنے لگا
کہ بس ہوگئی اوسکی حکمت تمام — نہین اور سننے کا اب تیرا کام
کہ شیطان دشمن ہے ظاہر ترا — ہر اک کام مین ہیگا ماہر ترا

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ
اور اسی طرح نوازیگا تجھکو تیرا رب

کہا جس طرح تو نے دیکھا ہی خواب — اسی طرح ہوئیگا ظاہر شتاب
کریگا تجھے تیرا رب اختیار — سمجھ انکو معنی مین آیت کے یار

وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ
اور سکھاوے گا کل بٹھانی باتون کی

سکھاوے تجھے ایزد ذوالجلال — حدیثون کی تاویل سیدھا مقال
کہا ابن عباسؓ نے سن ذرا — کہ مطلب ہی تاویل احادیث کا
سو تعبیر خواب اسکو تو جان لے — یہی علم یوسف کا تو مان لے

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِ يَعْقُوبَ
اور پورا کرے گا اپنا انعام تجھپر اور یعقوب کے گھر پر

کرے نعمتین اپنی تجھپر تمام — نبوت تجھے دے خدائے انام

نبوت کی نعمت اعلیٰ تجھکو جان — براہیم و اسحٰق تو انکو مان
اسی طرح ہو تو نبی اسکو مان — براہیم خلیل اور اسحٰق کو جان
بتا اسکے کام حکمت سے بھرے — ہر اک کام مین ہیگا ماہر ترا

فصل

مشتمل بر بیان علم یوسف و تاویل احادیث

سکھاوے گا اس فصل مین علم کا بیان — کہ دین اوسکی تفصیل کو مین جہان
خدا جل و اعلیٰ سکے دس انبیا — کہ دس طرح کا علم اونکو دیا
کہ یوسفؑ کی ہے سب سے چیدہ خبر — کہ درجہ بڑا سب مین عالم کو ہو
سمجھ لے تو اسکو کہی نے کہا — شفاعت کرین تین روز جسمین ۱۰
سے اول نبی اور عالم کو جان — شہیدون کی پھر تو شفاعت کو مان
سے علم دین کی جو کوئی طلب — کہ راہ جنت کی پھر اوپہ برس
سے ملائک رکھین اپنے بازو کو ۱۰ — قدم کے تلے عالمون کے کہا ۱۰
سے عالم اور عابد مین فرق تفاضل — کہ عالم ہے عابد سے سو درجہ افضل

نوازش الٰہی کی سمجھے اور کل — بٹھانی باتون کی تاویل
سے یعنی خواب یوسف — داخل ہے خواب کی تعبیر ان سے
ذہن کی اصابت — سے اور لیاقت — سے کہ یہان خواب — موزون دیکھا

موضع قرآن — اور اسحاق کا نام لیا پہلے یعقوب کا نام لیا پیچھے

ہوئے جمع یوسف پہ بھائی تمام — کسی کا نہ اونمین ہوا چت کام
یہ ساری جماعت ہراسان ہوئی — نہ مشکل کوئی اونکی آسان ہوئی
اسی طرح مومن پہ شیطان ہوے — بہت جمع آخر پریشان ہوے
ہوے بھائی یوسف کے یوسف سے — لگے کرنے یوسف پہ ہردم حسد
محبت تھی یعقوب کو بیشمار — نہ یامین و یوسفؑ کی بن تھا قرار
یہ کہتے تھے کیا حال ہی باپ کا — کہ یامین و یوسفؑ کا ہے آشنا
ذرا ہمسے الفت نہین باپ کو — جدا اوس سے رکھیو تم اب آپ کو
کہا ہے نبی نے حسد کا کلام — مٹاتا ہے یہ نیکیون کو تمام
حسد کو نکوئی سے ہے سخت لاگ — یہ کھاتا ہے جس طرح لکڑی کو آگ
خرابی مین رہتا ہے ہردم حسود — نہین دین و دنیا مین کچھہ اسکو سود
حسد کرنیوالا ہے منکر ہوا — نہین اوسکو حق کی قضا پر رضا
نہوتا ہی حاسد کی کچھہ دلمین نور — خدا کی رحمت سے ہر وقت دور
نہ مشرک مین اور اوسمین کچھہ فرق ہی — گناہون مین سرتا بپا غرق ہی
خدا کی ہین بخشش کو منکر یہ دو — انھین حقتعالی کی رحمت نہو
یہ سمجھو علامت ہین حاسد کی دو — بھلا آگے پیچھے رہی عیب جو

حکایت

حکایت ہے موسیٰ بن عمران سے — ملے ایک دن راہ مین شیطان سے

صفائی ہو دل کی کہ نکلے خلل — زمین پر ہوا سے اوٹھا یا نہ اوٹھا
تمہارے مین زور کا مجکو خوف و خطر — کہا اوسنے موسیٰ مین ڈرتا نہین
کہا پھر یہ موسیٰ نے مجکو بتا — کہ کیون دوسرے سے ہے تجھکو عداوت
مین دل کی صفائی کے اسباب کیا — کہا اک نتیجے کسی کا حسد
کہون دوسرا یہ ہے حفظ جسد — وہ ہے انتظار رصد بیشتر
مین یعنی اصد کو نتیجے دون بتا — غرض پل صراط اب صد کو تو جان
اسے ہونا برحق قیامت مین تان — کہا پھر یہ موسیٰ نے شیطان سے
شقیون کے سردار سلطان ہے

حسد سے ہوا ابلیس ملعون یوسف مظلوم

حسد سے بڑھا یا نہ قابیل کو — جسنے کیا قتل ہابیل کو
حسد سے سبب سے وہ کافر ہوا — جسنے بیچا یوسف کو اور بیچا خود
حسد سے ہوا ابلیس ملعون — جسنے کیا آدم سے انکار کو
حسد سے ہوا دار و گیر اور سزا — جسنے کیا یوسف مظلوم کو

نہ مجھکو جدا آپ سے جاننا — جو کہتا ہون مین سچ اسے ماننا
ارادہ کیا اور بھی کچھ کہے — فریب اور دغا اوسمین موسیٰ کو دے
فرشتہ فلک پر سے اتنے مین آ — یہ موسیٰ سے اوس وقت کہنے لگا
کہ بس ہوگئی اوسکی حکمت تمام — نہین اور سننے کا اب تیرا کام
کہ شیطان دشمن ہے ظاہر ترا — ہر اک کام مین ہیگا ماہر ترا

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ
اور اسی طرح نوازیگا تجھکو تیرا رب

کہا جس طرح تو نے دیکھا ہی خواب — اسی طرح ہوئیگا ظاہر شتاب
کریگا تجھے تیرا رب اختیار — سمجھہ انکو معنی مین آیت کریمہ

وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ
اور سکھاوے گا کل بٹھانی باتون کی

سکھاوے تجھے ایزد ذوالجلال — حدیثون کی تاویل سیدھا مقال
کہا ابن عباسؓ نے سن ذرا — کہ مطلب ہی تاویل احادیث کا
سو تعبیر خواب اسکو تو جان لے — یہی علم یوسف کا تو مان لے

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِ يَعْقُوبَ
اور پورا کرے گا اپنا انعام تجھپر اور یعقوب کے گھر پر

کرے نعمتین اپنی تجھپر تمام — نبوت تجھے دے خدائے انام

فصل

موضع سورہ اور منظم

ہے اس فصل مین علم کا بیان
کہ کون اوسکی تفصیل کو مین عیان
فضائل و اعلیٰ سے دس انبیا
کہ دس طرح کا علم اونکو دیا
ہوئی کی ہے سب چیز پر علم کو
کہ درجہ بڑا سب مین عالم کو ہو
سمجھ لے تو اسکی کوئی نے کہا
شفاعت کریں تین روز جزا

اور اسحاق کا نام لیا اپنا نام دیا
موضع قرآن عالمون کا امام

نبوت کا درجہ نہوا اوس سے کم
کہا آنکھا علی آبویک من قبل ابراہیم و اسحٰق ان ربک علیم حکیم ۝
قبل اپنے ابا ابراہیم و اسحٰق پر
جیسا پورا کیا ہے تیرے دو باپ دادون
الہٰی تیرا رب خبردار ہے حکمتون والا ہے

نبوت کی نعمت ہوئی انکو جن
براہیم و اسحٰق تو انکو جان
اسی طرح ہوئی نبی اسکو مان
ہے تحقیق رب تیرا علیم و حکیم

ہے کام حکمت سے وہ ہر جگہ
نوازش اللہ کی سمجھے اور سمجھ
بٹھانی باتون
کے یعنی اوسمین
داخل ہے خواب
کی تعبیران سے
ذہن کی رسائی
سے اور لیاقت
سے کہ یاں خواب
مونون دیکھا

ہے عالم اور عابد مین فرق اسقدر
کہ عالم ہے راہ جنت کی پھر اوپر بشر
شہیدون کی پھر تو شفاعت کہان
فرشتے ملائک رکھین اپنے بازو کہان
قدم سے کے تا عالمون کے سر ا
ستارون مین جیسا ہو دو نیر مہ

ہوئے جمع یوسف پہ بھائی تمام — کسی کا نہ اونمین ہوا چت کام
یہ ساری جماعت ہراسان ہوئی — نہ مشکل کوئی اونکی آسان ہوئی
اسی طرح مومن پہ شیطان ہوے — بہت جمع آخر پریشان ہوے
ہوے بھائی یوسف کو یوسف سے — لگے کرنے یوسف پہ ہردم حسد
محبت تھی یعقوب کو بیشمار — نہ یامین و یوسفؑ کی بن تھا قرار
یہ کہتے تھے کیا حال ہی باپ کا — کہ یامین و یوسفؑ کا ہے آشنا
ذرا ہمسے الفت نہین باپ کو — جدا اوس سے رکھیو تم اب آپ کو
کہا ہے نبی نے حسد کا کلام — مٹاتا ہے یہ نیکیون کو تمام
حسد کو نکوئی سے ہے سخت لاگ — یہ کھاتا ہے جس طرح لکڑی کو آگ
خرابی مین رہتا ہے ہردم حسود — نہین دین و دنیا مین کچھہ اسکو سود
حسد کرنیوالا ہے منکر ہوا — نہین اوسکو حق کی قضا پر رضا
نہوتا ہی حاسد کی کچھہ دلمین نور — خدا کی رحمت سے ہر وقت دور
نہ مشرک مین اور اوسمین کچھہ فرق ہی — گناہون مین سرتا بپا غرق ہی
خدا کی ہین بخشش کو منکر یہ دو — انھین حقتعالی کی رحمت نہو
یہ سمجھو علامت ہین حاسد کی دو — بھلا آگے پیچھے رہی عیب جو

حکایت

حکایت ہے موسیٰ بن عمران سے — ملے ایک دن رہ مین شیطان سے

صفائی ہو دل کی سے ظاہر مین ہو — کہا اوسنے موسیٰ مین ڈرتا نہین
ہمارے مین ماری ہو دم تا نہین — مین اوسکا نہ ہوا اور نہ ہوا مین اوسکا
چھپا پھر یہ موسیٰ سے شیطان نے — دیا کھول سب حال ایمان نے
مین دل کی صفائی کے اسباب کیا — کہا اک سے بچے کسی کا حسد
کہون دوسرا پہ ہے حفظ جسد — وہ ہے انتظار رصد بنکر ا
مین یعنی رصد کی بچے دون بتا — غرض پل صراط ایک صد کو نوجان
اسے ہونا برق قیامت مین تا — کہا پھر یہ موسیٰ سے شیطان نے
شقیون کے سردار سلطان نے

قصہ سورہ یوسف منظوم

دعا مین کرون مجکو ای بیگذار — نہ ہو مجھسے کبھی بیجو تو یہ بات
سنو پہلے تم یہ بیجو حسد — حسد سے نہایت برا اور بد
حسد سے پہلے جو ہابیل کو — حسد نے بڑھایا قابیل کو
حسد کے سبب سے وہ کلفت ہوا — حسد کا ہر دار اسکو سود افزا ہوا
جنم کا در دار اسکو دوزخ ہوا — نہ بیجو حسد سے دو عالم مین ہو
حسد سے ہوا دو فرشتے ہبوط — حسد سے ہوا دو فرشتے ہبوط
حسد سے ہوا دو فرشتے ہبوط — حسد سے ہوا دو فرشتے ہبوط

کہین اس مقرب کا تھا ایک یار
وہ بھید اوس ہوا اوسنے کہا ایک بار

کہا اوسنے یہ بھید جا اور سے
خبر شہ تک آئی کسی طور سے

کہا شہ سے یہ اسکے بدخواہ نے
دیا سولی اوسکو بلا شاہ نے

گلے مین دیا لکھ کے ڈال ایک خط
جو ظاہر کرے بھید شہ اس نمط

بلاشبہہ اوسکا یہی حال ہو
سزا اوسکی یہ ہے جو بد حال ہو

یہ ہے حال دنیا جو مینے لکھا
کہے بھید جو کوئی اللہ کا

خدا جانے پھر اوسکا کیا حال ہو
قیامت مین کیا اوسپہ جنجال ہو

فَيَكِيدُ وَلَكَ كَيْدًا ۝

پھر وہ بنا دین مگر تیرے واسطے کچھ فریب

کرین گے وہ تجھسے فریب اور دغا
کہا پھر یہ یوسف نے کیا انبیا

کیا کرتے ہین آکے مکر و فریب
کہا تو نہ سمجھا فراز و نشیب

اِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

البتہ شیطان ہے انسان کا صریح دشمن

یہ تحقیق شیطان انسان کا
عدو ہے کھلا یہ خدا نے کہا

یہی بیت آیت کی تفسیر ہے
پھر آگے بڑی اسکی تقریر ہے

کیا منع یوسف کو جب باپ نے
لگا خوف سے اوسکا دل کانپنے

کیا اوسنے ظاہر نہ احوال خواب
ولے مان لی شمعون کی سن شتاب

بہت اسمین یعقوب رونے لگے — اور آنسو سے مُنہ اپنا دھونے لگے
کہا اوسکو یوسف نے خوش کیون نہو — بھلا غم کی کیا بات ہے وہ کہو
کہا مجھکو اس بات کا ہے الم — خوشی جب گذرتی ہے ہوتا ہے غم
کہا پھیر یوسف نے یون باپ سے — کہ تعبیر پوچھون ہون اب آپ سے
کہا صبح کی خواب سچی ہی ہو — کسی سے بیان اوسکا تم مت کرو
یہ ڈر تھا کہین بھائیون سے کہے — پھر اک عمر بھر آپ دکھ مین رہے
کہا تمکو مجھسے ہے الفت کمال — کہو اسکی تعبیر کا کیا ہے حال
کہا بھائی تیری ستارے ہین جان — مجھے سورج اور چاند خالہ کو مان
خدا نے بزرگی اس امت کو دی — کہ ہے دین دنیا کی جس سے خوشی
بیان اسکا حضرت نے ایسا کیا — ملے دونون خوشیونکا جس سے پتا
خوشی یان کی ہے خواب نیک اسکو جان — خوشی آخرت کی ہے جنت نشان
رسول خدا نے کہا ہے سنو — کہ نیکون کی سچی سبھی خواب ہو
بہت خواب جھوٹی ہو بدکار کی — نبی نے خبر اس طرح ہمکو دی
رسول خدا نے یہ فرما دیا — کہ ہے چند باتونکا کرنا برا
برا ہے بہت جھوٹ کا بولنا — بڑا سب سے حضرت یہ ہے جوڑنا
نبی کی طرف سے کسینے اگر — کہی بات جھوٹی اوسے جان کر
کریگا اوسے حق تعالی عذاب — بن آویگا کچھ بھی نہ اوس سے جواب

عذاب اوسکو دوزخ کا الٹے پڑے — اسی طرح جو جھوٹے کاہن پڑے
سنے کر دیا باپ اور مان دونون — بہت اوسپر شاق
عذاب اوسپر بیشک خدا کا بڑا — کہ جو
کوئی خواب جھوٹی کسی کو کہے — اسی طرح مت کرے جو خواب کا
کریگا عذاب اوسکو بیشک خدا — کوئی خواب اپنی جو جھوٹی کہے
خدا اوسکو اس طرح تکلیف دے — کہ چنگا یون مین بٹھاوین اوسے
جو بیٹھا نجاوے کہ لاوین اوسے — پھر آتش مین دوزخ کی لاوین اوسکو ڈال
بہت ہی پھر آیا ہے اوسکا وبال

قال النبی صلعم من تحلم کاذبا کلف یوم القیامۃ ان یعقد بین شعیرتین ولن یفعل

کہا پھر حضرت نے کہ تعبیر کا — نکہ بھائیون سے کہا جس طرح حال
کہا تین خوابون کا جس طرح یہ مقال

حکایت بنا بر اس حدیث کے

حکایت ہے اسکی یہ سنکر کہا — کوئی شخص تھا عاشق کاندھار کا
بڑا ہی مقرب تھا شاہ کی درگاہ کا
وہ منظور نظر تھا شہنشاہ کا
ہوئی اسکو کیا اوس سے آگ دل کی بات
بلا کر کہا اوس سے اسکے ہاتھ
سنو تم کیا جیسے تمنا ہے دل
سنو تم کیا جیسے تمنا ہے دل

کہین اس مقرب کا تھا ایک یار
وہ بھیدا وس ہو اوسنے کہا ایک بار

کہا اوسنے یہ بھید جا اور سے
خبر شہ تک آئی کسی طور سے

کہا شہ سے یہ اسکے بدخواہ نے
دیا مولی اوسکو بلا شاہ نے

گلے مین دیا لکھ کے ڈال ایک خط
جو ظاہر کرے بھید شہ اس نمط

بلاشبہہ اوسکا یہی حال ہو
سزا اوسکی یہ ہے جو بد حال ہو

یہ ہے حال دنیا جو مینے لکھا
کہے بھید جو کوئی اللہ کا

خدا جانے پھر اوسکا کیا حال ہو
قیامت مین کیا اوسپہ جنجال ہو

فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا ۝

پھر وہ بنا دین مگر تیرے واسطے کچھ فریب

کرین گے وہ تجھسے فریب اور دغا
کہا پھر یہ یوسف نے کیا انبیا

کیا کرتے ہین آکے مکر و فریب
کہا تو نہ سمجھا فراز و نشیب

اِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝

البتہ شیطان ہے انسان کا صریح دشمن

یہ تحقیق شیطان انسان کا
عدو ہے کھلا یہ خدا نے کہا

یہی بیت آیت کی تفسیر ہے
پھر آگے بڑی اسکی تقریر ہے

کیا منع یوسف کو جب باپ نے
لگا خوف سے اوسکا دل کانپنے

کیا اوسنے ظاہر نہ احوال خواب
ولے مان نی شمعون کی سن شتاب

بہت اسمین یعقوب رونے لگے
اور آنسو سے مُنہ اپنا دھونے لگے

کہا اوسکو یوسف نے خوش کیون نہو
بھلا غم کی کیا بات ہے وہ کہو

کہا مجھکو اس بات کا ہے الم
خوشی جب گذرتی ہے ہوتا ہے غم

کہا پھیر یوسف نے یون باپ سے
کہ تعبیر پوچھون ہون اب آپ سے

کہا صبح کی خواب سچی ہی ہو
کسی سے بیان اوسکا تم مت کرو

یہ ڈر تھا کہین بھائیون سے کہے
پھر اک عمر بھر آپ دکھ مین رہے

کہا تمکو مجھسے ہے الفت کمال
کہو اسکی تعبیر کا کیا ہے حال

کہا بھائی تیری ستارے ہین جان
مجھے سورج اور چاند خالہ کو مان

خدا نے بزرگی اس امت کو دی
کہ ہے دین دنیا کی جس سے خوشی

بیان اسکا حضرت نے ایسا کیا
ملے دونون خوشیونکا جس سے پتا

خوشی یان کی ہے خواب نیک اسکو جان
خوشی آخرت کا ہے جنت نشان

رسول خدا نے کہا ہے سنو
کہ نیکون کی سچی سبھی خواب ہو

بہت خواب جھوٹی ہو بدکار کی
نبی نے خبر اس طرح ہمکو دی

رسول خدا نے یہ فرما دیا
کہ ہے چند باتونکا کرنا برا

بُرا ہے بہت جھوٹ کا بولنا
بڑا سب سے حضرت پہ ہے جوڑنا

نبی کی طرف سے کسینے اگر
کہی بات جھوٹی اوسے جان کر

کریگا اوسے حق تعالیٰ عذاب
بن آویگا کچھ بھی نہ اوس سے جواب

عذاب اوسکو دوزخ کا الٹے بتن پہ ہے
اسی طرح ہووے کا بن پڑھے

عذاب اوسکو پیشک خدا
کریگا جو ہو خواب کا

کوئی خواب اپنی جو جھوٹی کہے
خدا اوسکو اس طرح تکلیف دے

کہ پہنچا یون مین بٹھاوین اوسے
چو بیٹھا نجاوے لگاوین اوسے

پھر آتش مین دوزخ کی وین اوسکو ڈال
بہت ہی پھر آیا ہے اوسکا وبال

حکایت بنا بر مثل

کوئی شخص ہوا اسپر ایسی بلا
بڑا ہی مقرب تھا وہ شاہ کا

یہ خصومت تھا شہ کی درگاہ کا
ہوئی اکدن اوس سے آکر دل کی بات

بڑا کوئی حال اوس نے اسکا کہا
کہ اوسنے کیا بھیدنا محرم سے اسکے ظاہر

مین جب سی ہوا عاشق اس شکل کا ۔۔۔ دن اور رات مین نیند کا ذکر کیا
جب ایسا ہو دنیا کی الفت کا حال ۔۔۔ تو سو ویگا کب عاشق ذوالجلال
یہ یوسف نے کیون دن مین دیکھا تھا خواب ۔۔۔ بھلا اسمین حکمت تھی کیا سن جواب
کہ دوپہر مین آیا یوسف کا باپ ۔۔۔ سولایا اوسے گود مین لیکے آپ
وہ دیکھہ اوسکا اس طرح حسن و جمال ۔۔۔ اوٹھا دل مین یعقوب کے یہ خیال
کہ حسن و لطافت مین ہی ذی عیوب ۔۔۔ یہ یوسف ہی یا چاند سورج ہی خوب
یہ خطرہ گیا جبکہ دل مین گذر ۔۔۔ ہوا دل پہ یوسف کے سب جلوہ گر
دکھایا اوسی حق نے سب اوسکا جاہ ۔۔۔ کہ سجدہ کرین اوسکو خورشید و ماہ
کہا پھیر یوسف نے یون باپ سے ۔۔۔ کہ ہے عرض سنیے مری آپ سے
تو دیکھہ اب یہ ہے چاند و سورج کا حال ۔۔۔ کرین سجدہ آگے مرے سر کو ڈال
یہ ہین مثل پتھر کے دونون خموش ۔۔۔ خدا نے دیا ہے مجھے عقل و ہوش
مرے حسن مین اور اونمین ہی فرق ۔۔۔ بہت بلکہ جون غرب سے تا بشرق
کہا جب یہ یوسف نے قصہ تمام ۔۔۔ تو سنکر کے یعقوب علیہ السّلام
بہت ہوکے غمناک غش کر گیا ۔۔۔ سب آنکھونمین خون جگر بھر گیا
بہت اشک آنکھون سے گرنے لگے ۔۔۔ وہ موتی سے پلکون سی جھڑنے لگے
کہا پھر یہ یوسف نے ای میرے باپ ۔۔۔ ہوئے اس طرح کیون الم ناک آپ
کہا پھر یہ یعقوب نے خیر ہے ۔۔۔ بخودی سے خدا کو بڑا بیر ہے

وہ ہین جنکو عزت دی اور جنکو عزت دی ۔۔۔ کہا سب نے حق نے بلا اور سے
خدا کے غضب سے وہ جل کر گئے ۔۔۔ ہلاکت مین ڈالا ہے اوسکو خدا
خدا کے معنون مین سنے اوسکو کیا ہوگا ۔۔۔ نہ پوری اوترے آگ اور سب جل جائے
کہا اوسکو شیطان نے یون بہکا ۔۔۔ کہ سجدہ کرین سب تجھے اور عزی
قیامت تلک اوسپہ لعنت ہے ۔۔۔ اور عزی بھی قارون کو تھی کی
کہا اوسکو قارون نے جو اس سے ۔۔۔ خدا نے دیا مال ہے یہ مجھے
خدا کی بھی کچھہ راہ مین اسکو دے ۔۔۔ بلا دین دنیا کی تجھسے گئے

کہا قوم نے جب یہ قارون سے ۔۔۔ کہا قوم سے علم ہے میرے پاس
نہین مجھکو اللہ نے کچھ دیا ۔۔۔ بہت علم سے میرے حاصل ہوا
بنا جلد جو فرعون نے لفظ لی ۔۔۔ بلا جاوے وہ بھی اور اوسکا مال
لڑا دو بہت کی اوسی وقت فوج ۔۔۔ بہت

ذکر یوسف و یعقوب علیہما السلام

زمین کی ہین سب کنجیان میرے ہاتہ
اور اک بات ہی اور بھی اوسکے ساتہ

تہ اس خواب مین دیکھی اور ایک خواب
ستارے ہین اور دو مہ و آفتاب

ستارے ہین گیارہ مہ و مہراب
مجھے سجدہ کرتے ہین یہ سبکے سب

اِذْ قَالَ يُوسُفُ لِاَبِيهِ يَا اَبَتِ اِنِّي رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ

جسوقت کہا یوسف نے اپنے باپ کو ای باپ مینے دیکھے گیارہ

کہا جبکہ یوسف نے ای میرے باپ
مین گیارہ ستارونکو دیکھا ہی آپ

كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ۝

تارے اور سورج اور چاند دیکھے میرے تئین سجدہ کرتے

ستارے یہ سب اور شمس و قمر
مجھے سجدہ کرتے ہین باور تو کر

یہ الفاظ آیت کا مطلب ہوا
کرون اب بیان اسکی تعبیر کا

ستارون کو بھائی تو یوسف کی جان
یہ شمس و قمر باپ و خالہ کو مان

کہا جبکہ یعقوب سے یہ خیال
ہوا بھائیونکا خطر تب کمال

دن اور رات مین ایک دم کو جدا
نکرتے تھے یعقوب انکو ذرا

حکایت بنابر تمثیل

کرے ہے جنید ایک دنکا بیان
کہ بغداد مین مینے دیکھا عیان

کہ ہے ایک لڑکا پری کے مثال
اوسے حسن حق نے دیا ہی کمال

اور اک شیخ کی ہاتہ داڑھی مین ڈال
طمانچون سے اوسکے کیے سرخ گال

میں جب سے ہوا عاشق اس شکل کا ۔۔۔ دن اور رات میں نیند کا ذکر کیا
جب ایسا ہو دنیا کی الفت کا حال ۔۔۔ تو سو ویگا کب عاشق ذوالجلال
یہ یوسف نے کیون دن میں دیکھا تھا خواب ۔۔۔ بھلا اسمیں حکمت تھی کیا سن جواب
کہ دو پہر میں آیا یوسف کا باپ ۔۔۔ سولایا اوسے گود میں لیکے آپ
وہ دیکھ اوسکا اس طرح حسن و جمال ۔۔۔ اوٹھا دل میں یعقوب کے یہ خیال
کہ حسن و لطافت میں ہی بے عیوب ۔۔۔ یہ یوسف ہی یا چاند سورج ہی خوب
یہ خطرہ گیا جبکہ دل میں گذر ۔۔۔ ہوا دل پہ یوسف کے سب جلوہ گر
دکھایا اوسی حق نے سب اوسکا جاہ ۔۔۔ کہ سجدہ کرین اوسکو خورشید و ماہ
کہا پھیر یوسف نے یون باپ سے ۔۔۔ کہ ہے عرض سنیے مری آپ سے
تو دیکھا اب یہ ہے چاند و سورج کا حال ۔۔۔ کرین سجدہ آگے مرے سر کو ڈال
یہ ہین مثل پتھر کے دونون خموش ۔۔۔ خدا نے دیا ہے مجھے عقل و ہوش
مرے حسن میں اور اونمیں ہی فرق ۔۔۔ بہت بلکہ جون غرب سے تا بشرق
کہا جب یہ یوسف نے قصہ تمام ۔۔۔ تو سنکر کے یعقوب علیہ السلام
بہت ہو کے غمناک غش کر گیا ۔۔۔ سب آنکھو نمیں خون جگر بھر گیا
بہت اشک آنکھون سے گرنے لگے ۔۔۔ وہ موتی سے پلکون سی جھڑنے لگے
کہا پھر یہ یوسف نے ای میرے باپ ۔۔۔ ہوئے اس طرح کیون الم ناک آپ
کہا پھر یہ یعقوب نے خیر ہے ۔۔۔ خودی سے خدا کو بڑا بیر ہے

زمین کی ہین سب کنجیان میرے ہاتہ
اور اک بات ہی اور بھی اوسکے ساتہ

کہ اس خواب مین دیکھی اور ایک خواب
ستارے ہین گیارہ مہ و مہراب

ستارے ہین اور دو مہ و آفتاب
مجھے سجدہ کرتے ہین یہ سبکے سب

اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یٰٓاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ

جسوقت کہا یوسف نے اپنے باپ کو اے باپ مینے دیکھی گیارہ

کہا جبکہ یوسف نے اے میرے باپ
مین گیارہ ستارون کو دیکھا ہی آپ

کَوْکَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ ○

تارے اور سورج اور چاند دیکھے میری تئین سجدہ کرتے

ستارے یہ سب اور شمس و قمر
مجھے سجدہ کرتے ہین باور تو کر

یہ الفاظ آیت کا مطلب ہوا
کرون اب بیان اسکی تعبیر کا

ستارون کو بھائی تو یوسف کی جان
یہ شمس و قمر باپ و خالہ کو مان

کہا جبکہ یعقوب سے یہ خیال
ہوا بھائیونکا خطر تب کمال

دن اور رات مین ایک دم کو جدا
نکرتے تھے یعقوب انکو ذرا

حکایت بنابر تمثیل

کرے ہے جنید ایک دنکا بیان
کہ بغداد مین مینے دیکھا عیان

کہ ہے ایک لڑکا پری کے مثال
اوسے حسن حق نے دیا ہی کمال

اور اک شیخ کی ہاتہ داڑھی مین ڈال
طمانچون سے اوسکے کیے سرخ گال

کچھ آیا جو قدرت سے اوسپر ابال
ہوا نے دیا اوسکو دریا مین ڈال

کہی باپ سے جبکہ یوسف نے خواب
کہی اوسکی تعبیر اوسنے شتاب

ہوئی اوسکو یوسف سے الفت دوچند
یہ سمجھا کہ ہے اوسکا رتبہ بلند

کہا بھائیون سے جو ذکر اوسکا چل
درخت حسد کو لگا اونکے پھل

کہا ابن راحیل ہمسکو غلام
سمجھتا ہے اور خود بنا ہے امام

پھر اس بعد یعقوب کا تھا یہ حال
کہ یوسف کا ہر وقت رکھتے خیال

کسی سے نہ پہونچے کہین رنج و درد
لگی بھائیونکی اوسپہ آہ سرد

نہم سال مین پھر یہ دیکھا تھا حال
قضا نے دکھایا اوسی پہ خیال

خواب دیدن یوسف علیہ السلام بازدہم

جب اوس خواب دم سے گذرا برس
تو دیکھا کہ ہین گرگ جنگل کے دس

ہر اک کا ہے اونمین سے یوسف پہ دانت
ارادے مین ہین سبکے سب ایک بتات

پھر اونمین سے اک گرگ نزدیک آ
لیا اوسنے یوسف کو منہ مین اوٹھا

پڑا پھر زمین پر وہ منہ سے نکل
لگا آہ کرنے زمین پر سنبھل

کہی جاکے یعقوب سے پھر یہ خواب
کہ آیا تلے ابر کے آفتاب

سنا جب یہ یعقوب نے ماجرا
نگہبانی یوسف کی کرنے لگا

جدا اس سے ہرگز وہ ہوتا نہ تھا
سُلائے بغیر اوسکے سوتا نہ تھا

جو یعقوب کے تھا عبادتکا گھر
عبادت کو اوسمین وہ جاتے اگر

بلاتے تھے یوسف کو واں بار بار
نہ تھا اوسنے غیر ایکدم بھی قرار

دو رکعت کو پڑھ اور کرکے تمام
وہ تھے چومتے اونکا ماتھا مدام

برس سات کے جبکہ یوسف ہوئے
خدا نے دکھایا عجب خواب اوسے

خدا نے دکھایا عجب اوسکو خواب
ہوا جس سے ذی شان عالی جناب

حال خواب دیدن یوسف علیہ السلام مرتبۂ اوّل

سنو ماجرا خواب کا تم تمام
کہ سوتے تھے یوسف علیہ السلام

دھرے سر کو زانو پہ تھے باپ کو
ہوے اسمین مغلوب وہ خواب کے

جو دیکھین تو جنگل ہے اک لق و دق
نہین وان ہے بستی کا ذرہ رمق

گئے بھائیون ساتھ یوسف وہان
کہ جنگل سے تالاو مین سب لکڑیان

چلے وان سے پھر کر تو لکڑی کی بار
اوتارے وہان سبکو سب ایک بار

ہوا بار یوسف کا سر سبز سب
لگے اوسکو پھل اور پتے عجب

سب اون بھائیونکی بڑی تھی جو یار
گئے ساری سجدے مین بے اختیار

کیا سجدہ یوسف کو اوس بار کو
وہ بارون مین سب ملکی تیار ہو

پھر آئے مکانونکو سب اپنے ہٹ
گئی آنکھ یوسف کی اوسمین اوچٹ

کہا اوسکو یعقوب نے کیا ہوا
کہ سوتے سے تو یک بیک چونک اوٹھا

یہ انسان جو کچھ کہ کرتا ہے کام
وہی خواب مین دیکھتا ہے تمام

نہ سمجھا کوئی اسکی اس غیب کو
ہنسی سمجھے وہ اسکی تاویل کو

خواب دیدن یوسف علیہ السلام مرتبۂ دوم

ہوا آٹھوان سال یوسف کو جب

تو پھر اوسنے دیکھا کہ خورشید و ماہ

کہ ہے اوسکے پاؤن مین اک گرد راہ

زمین پر اوسے کوئی اوسکی سخت

نہ جانے پھر آیا اوسی وقت ہوش

اوسے خواب اپنا سنایا تمام

اور یعقوب ہوسکی سمجھ گئے سب

خدا اوسکو رکھے بدی سے بچا

یہ ہے اوسکے بھائیون سے ہوگا گزند

پھر اوسنے بھائیون سے کہا اس قدر

کہ بھائیو مجھے خواب یہ ہے دکھا

دلون مین سبکے کھٹکا اوس خواب کا

بھی بھائیون سے ہوگا نہ کچھ ضرر

تمہارے ہی مین مجھے سجدے کیے

بلاوے سبکو یعقوب نے بہ جواب

تمہارے ہی دیکھی ہے اسمین خطا

کچھ آیا جو قدرت سے اوسپر بال
ہوا نے دیا اوسکو دریا مین ڈال

کہی باپ سے جبکہ یوسف نے خواب
کہی اوسکی تعبیر اوسنے شتاب

ہوئی اوسکو یوسف سے الفت دوچند
یہ سمجھا کہ ہے اوسکا رتبہ بلند

کہا بھائیون سے جو ذکر اوسکا چل
درخت حسد کو لگا اونکے پھل

کہا ابن راحیل ہمسکو غلام
سمجھتا ہے اور خود بنا ہے امام

پھر اس بعد یعقوب کا تھا یہ حال
کہ یوسف کا ہر وقت رکھتے خیال

کسی سے نہ پہونچے کہین رنج و درد
لگی بھائیونکی اوسے آہ سرد

نہم سال مین پھر یہ دیکھا تھا حال
قضا نے دکھایا اوسے یہ خیال

خواب دیدن یوسف علیہ السلام بار سوم

جب اوس خواب دوم سے گذرا برس
تو دیکھا کہ ہین گرگ جنگل کے دس

ہر اک کا ہے اونمین سے یوسف پہ دانت
ارادے مین ہین سبکے سب ایک بہتات

پھر اونمین سے اک گرگ نزدیک آ
لیا اوسنے یوسف کو منہ مین اوٹھا

پڑا پھر زمین پر وہ منہ سے نکل
لگا آہ کرنے زمین پر سنبھل

کہی جاکے یعقوب سے پھر یہ خواب
کہ آیا تلے ابر کے آفتاب

سنا جب یہ یعقوب نے ماجرا
نگہبانی یوسف کی کرنے لگا

جدا اس سے ہرگز وہ ہوتا نہ تھا
سُلائے بغیر اوسکے سوتا نہ تھا

حال خواب دیدن یوسف علیہ السلام مرتبۂ اوّل

جو یعقوب کے تھا عبادتکا گھر	عبادت کو اوسمین جہ جاتے اگر
بلاتے تھے یوسف کو واں بار بار	نہ تھا اوس بغیر ایکدم بھی قرار
دو رکعت کو پڑھ اور کرکے تمام	وہ تھے چومتے اونکا ماتھا مدام
برس سات کے جبکہ یوسف ہوئے	خدا نے دکھایا عجب خواب اوسے
خدا نے دکھایا عجب اوسکو خواب	ہوا جس سے ذی شان عالی جناب

حال خواب دیدن یوسف علیہ السلام مرتبۂ اوّل

سنو ماجرا خواب کا تم تمام	کہ سوتے تھے یوسف علیہ السلام
دھرے سر کو زانو پہ تھے باپ کو	ہوے اسمین مغلوب وہ خواب کے
جو دیکھین تو جنگل ہے اک لق و دق	نہین وان ہے بستی کا ذرہ رمق
گئے بھائیون ساتھ یوسف وہان	کہ جنگل سے تا لاوین سب لکڑیان
چلے وان سے پھر کر تو لکڑی کی بار	اوتارے وہان سبکو سب ایک بار
ہوا بار یوسف کا سرسبز سب	لگے اوسکو پھل اور پتے عجب
سب اون بھائیونکی بڑی تجھ جو یار	گئے سارے سجدے مین بے اختیار
کیا سجدہ یوسف کو اوس بار کو	وہ بارون مین سب ملکی تیار ہو
پھر آئے مکانونکو سب اپنے ہٹ	گئی آنکھ یوسف کی اوسمین اوچٹ
کہا اوسکو یعقوب نے کیا ہوا	کہ سوتے سے تو یک بیک چونک اوٹھا

جنا کالیا اوسنے اور دوسرا | جنا بھائی اوسکا سن اسکو ذرا
پھر اک ار جوان کی بہن تھی جوان | ہوئی اوس سے تزویج یعقوب جان
جو نام اوسکا پوچھو تو راحیل تھا | سو یامین و یوسف کو اوسنی جنا
اور اون دونونکی دو بہن تھین سگی | روایت یہ ہے عالمون مین سُنی
جو پیدا ہو یوسف نی کھولی پلک | گئی حسن کی آسمان تک چمک
تولد سے اونکے یہ برکت ہوئی | گیا قحط ہر اک کو فرحت ہوئی
درختون پہ کلیان ہوئین سب نمود | ہوا پانی ہر جا روان زود زود
ہوئے خوش وہانکے وحوش و طیور | کیا قدرت حق نے اوس جا ظہور
فرشتون نی صف باندھکر یون کہا | کہ ہے خالق النور رب السما
ملائک خوشی سے پھرے جا بجا | یہ مژدہ سنایا ہر اک شے کو جا
پہاڑون مین ہر جا گئے پھول کھل | خوشی سے کھلے ساری شہرونمین دل
درخت ایک تھا صحن یعقوب مین | نہایت ہی خوبی و اسلوب مین
یہ خاصہ تھا اوسکا کہ یعقوب کی | جو اولاد ہوتی تو اوس نخل سے
نکلتی وہین شاخ اک بید رنگ | وہ بڑھتی تھی لڑکے کے بڑھنے کی سنگ
جب ہوتے تھے لڑکے کے مضبوط جوڑ | وہ شاخ اوسکو دیتا تھا یعقوب توڑ
اسی طرح گیارہ ہوتین اوسکی شاخ | ہوا جبکہ یوسف کا دامن فراخ
نہ نکلی کوئی شاخ اوسکے لیے | کہ یعقوب وہ شاخ توڑا اوسکو دے

جو ان جب ہوا وہ علیہ السلام
ہوا حسن کا اوسکے شہرہ تمام
نہ تھی بھائیون کو یہ طاقت کہ آنکھ
سے اوسکے چہرے کو دیکھین ذرا
سبب یہ کہ پرتو تھا ایسا پڑا
نہ پیڑی تھی ہرگز ہوا اوسکے گاہ
کہا آکے یوسف نی اک روز باپ
سے اک عرض کرتا ہون میں آپ سے
ہمارے بھائی کو میرے آگے چھوڑی
نہ جنت سے بھائیون پہ یوسف کی دعا
کہ وہ باغ گاہ جنت سے بھائیون پہ یوسف کی دعا
تو دیکھا یعقوب نے یہ کی دعا
یہ سب دیکھا خالق ارض و سما نے منظور
اسی پر سے اوسکی طبیعت اڑی
اوسکے بھائیون پر بڑا فخر ہوا
خدا نے کیا حکم جبریل کو
نہایت وہ خوش تھا اوسکا جمال
وہ پیارا چھڑی ہو گیا خوش کمال
چھڑی بھی ویسی ہی اوسکا جمال

نہ جانے بھائیون سے وہ مجبور ہوا

انھین صرف کر جب یہ ہو دین تمام
کہا پھر تو سائل نے ای نیک دین
مین الحمد ہون وہ کہ تو نے جسے

مین اتنی ہی پھر دونگا ای نیکنام
تو ہے کون بولا ہون تیرا یقین
نہ بیچا تھا تعظیم و تکریم سے

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ○

شاید تم بوجھو

کہ تا جان لو تم خدا نے بھلا
نہین دین او سکو نہین جسکو عقل
کسی نے کہا سنکے یہ یا نبی
کہا عقل سے ہے یہ میری مراد
نہ یہ ہے کہ ہو او سکو دنیا کا ہوش
یہ سنکر کے قصہ یہودی تھے تین

تمھارے لیے ہمنے کیا کیا کہا
نبی سے ہماری سنی ہے یہ نقل
دوانہ نہ جنت مین جاوے کبھی
کہ ایمان ہو او سکو تو رکھہ اسکو یاد
کہ جسے دین کی بات کو کچھہ نہ کوش
مسلمان ہوئے دل مین لائے یقین

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ

ہم بیان کرتے ہین ترے پاس بہتر بیان

ہم اک تجھہ سے کرتے ہین قصہ عیان
کہا اسلیے اسکو احسن قصص
سنو تم نبی نے ہمارے کہا
یہان نیک ہو او لیا ہین مراد

وہ ہے ساری قصونمین بہتر بیان
کہ یوسف ہوا احسن الناس بس
عبادت ہی مُنہ نیک کا دیکھنا
کہا بعض علما نے ای نیک زاد

حکایت سائل صاحب یقین

کہا جو پڑھے میرے قرآن کو — وہی دوست میرا بلاشبہہ ہو
کہا مین اگر معنی قرآن کے — نہ سمجھے پڑھے لفظ پہچان کے
مقرب ترا تو بھی ہو یا نہو — کہا گو نہ سمجھے وہ قرآن کو
ولیکن وہ الفاظ منہ سے کہے — غرض ہو کے مشتاق اوسکو پڑھے

در سبب نام نہادن قرآن

بھلا نام اوسکا ہے قرآن کیون — خبر مین اساس راز کی تجھکو دون
کہ قرآن کے معنی ہین نزدیک کے — جو لفظ اوسکے آپسمین نزدیک تھے
اسی واسطے نام قرآن ہوا — اور اک نکتہ اسمین تجھکو دون بتا
کہ جسطرح حرف اوسکے ہین متصل — خدا سے یونہین قاری جائیگا مل
کلام اوسکے ہین خوب باشوق و ذوق — اسی طرح قاری بھی ہو سب پہ فوق
ہے مخلوق عاجز کہ اوسکی مثال — کہین ایک آیت نہین یہ مجال
اسی طرح پڑھنے کا اوسکے ثواب — نہین عقل مین آوے اوسکا حساب
نہ ہو جیسے قرآن زیادہ نہ کم — اسی طرح قاری ہین سب یکقلم
کہ درجے مین سارے وہ ہین اولیا — نہ زیادہ نہ کم اوس سے درجہ ذرا
نہین جیسے قرآن کی کچھ مثال — سمجھ لو تم ایسا ہی قاری کا حال
پڑھے جبکہ قاری کلام خدا — خدا کی طرف سے یہ ہووے ندا
کہ جس طرح تو نے کیا مجھکو یاد — اسی ڈھب سے کرتا ہو نہین تجھکو یاد

بھولا ہو دنیا مین جسکو نہ کوئی — نہ سمجھون مین عقبی مین تجھکو بھی
نہ بخشون مین اسکے گناہ ہی اگر — نہ بخشون مین اسکے قصور ہی

کفن سینے دیکر پڑھی پھر نماز
کیا دفن سکے مین با سوز و ساز

پس از ہفتہ دیکھا اوسی خواب مین
بہت خوش بہت آب اور تاب مین

کہا مینے در حجہ کہان سے ملا
کہ ایسا تو گل کی طرح سے کھلا

کہا سب یہ برکت ہے قرآن کی
رہا اسنے غم سے مری جان کی

ہی عیسے نبی سے روایت یہ عام
خدا اون پہ بھیجے درود اور سلام

کہ گذرے کسی قبر پر ناگہان
فرشتے بہت جمع دیکھے وہان

کہ ہین کر رہی سخت اوسپر عذاب
وہ روتا ہی غم سی بچشم پر آب

جو پھر ہٹ کی آئے تو دیکھے ہے کیا
فرشتے ہین رحمت کے بے انتہا

طبق نور کے اونکے ہاتھو نمین ہین
اوسی قبر مین نور کو وہ بھرین

تعجب کیا اور کہا یا خدا
مجھے دے ذرا بھید اسکا بتا

کہ اتنے مین کیا اوسپہ رحمت ہوئی
کہ موقوف سب اوسکی رحمت ہوئی

نبی کو ہوا حکم رب العباد
کہ تھا یہ گنہگار اور نا مراد

گنا ہونگا اوسپر ہوا تھا عذاب
عمل بد کے کرنے سے تھا یہ خراب

حمل اوسکی بی بی کو تھا بعد مرگ
تولد پسر ہو گیا بعد مرگ

بڑا جب ہوا اوسکی ان ذی شتاب
معلم کو سونپا اوسی دے کتاب

پڑھی اوسنے بسم اللہ اور میرا نام
لیا اوس سے مین سب عذاب اپنا تھام

روایت یہ ہے حفص نی یون کہا
نہین اوسکے کہنے مین کچھ شک ذرا

کہا مین کہونگا اے رب مجید — مین بھوکا تھا اور لوگ کرتے تھے عید
ضروری ہوا رزق کھانا مجھے — نتھا رزق کا کچھ ٹھکانا مجھے
گرا خلق پر تیری مین ٹوٹ کر — جو عاجز ہوا لیگیا لوٹ کر
کہا مینے اوسکو نہین کیا سنا — خدا نے کہا رزق تکلم فی السّما
فلک پر ہے روزی جہان کی تمام — زمین پر نہ ڈھونڈو تم اے عقل خام
یہ سنتے ہی تلوار دی اوسنے ڈال — ہوا اس عمل سے وہ صاحب کمال
رہا صبر کر بیٹھ وہ مرد دین — کہ اتنے مین دو نان تازہ وہین
ہوا ظاہر اوسپر کچھ اک شور با — پیالے مین گرم اور تازہ رکھا
یہ نیت کا اوسکی لگا اوسکو پھل — گیا ڈوبتا ڈوبتا پھر سنبھل
کہا اوسنے تو نے ہدایت کی راہ — دکھائی مجھے تجھکو دیوے الٰہ
بہت اس سے زیادہ ہدایت بڑی — کہ آسان کی تو نے مشکل اڑی
تعجب ہوا مجھکو اس بات کا — کہ دن ہو گیا کس طرح رات کا
پھر آیا مین مکے مین کرنے طواف — کہ تا ہون گنہ میرے سارے معاف
اوسی یار کو مینے پایا وہان — لگا پوچھنے مجھسے تو یان کہان
وہ ہے تو کہ جسنے ہدایت کیا — مجھے دم مین صاحب ولایت کیا
کہا مینے ہے اصمعی میرا نام — کیا مینے بن مین تھا تجھسے کلام
لگا کہنے اے اصمعی صبح و شام — وہین نان آتی مجھے لا کلام

مگر جو کرے اوسکے باطن کو غور	ثواب اوسکو صد چند ملتا ہے اور
اور اک اوس سے پیدا ہوا ایسا شجر	ہو عاجز جسے دیکھ فہم بشر
اگر بچہ زاغ اوڑے عمر بھر	بڑھا پے سے اوسکے گریں بال و پر
نہو اوسکی شاخون کا پر انتہا	درخت ایسا جنت مین دیگا خدا
اور اک اوسکے پڑھنے مین یہ ہے ثواب	سن اوسکو کہو نمین زر و سے کتاب
خدا پڑھنے والے کو قرآن کے	کرے حکم قاری اوسے جان کے
کہ پڑھتا چلا جا تو قرآن کو	مکانون مین جنت کے دلشاد ہو
ملین اس طرح کے وہ عالیمقام	عوض مین ہر آیت کے ایک نیکنام
کہ مابین اِن دو مکانون کا گر	کرے ناپ اسکی جو فہم بشر
جو تخت الثری سے لگا تا فلک	درازی ہو اوسکی بلا ریب و شک
نبی نے کہا اہل قرآن کے	ہین مخصوص درگاہ سبحان کے
جو اونکا عدو ہے خدا کا عدو	محب اونکا اللہ کا دوست ہو
قیامت کو قرآن اوس پاس آ	ہر اک طرح کے رنج سے دے بچا
ہو انسان کی شکل اوسکی تمام	چلے آگے قارے کے ہو کر امام
کہے اوسکو پہچانتا ہے مجھے	مین ہون کون تو جانتا ہے مجھے
کہے قاری مین تو نہین جانتا	کہے مین ہون قرآن حامی ترا
پھر آخر کو لیجا اوسے رب کے پاس	خدا اوسکو دے نعمتین بیقیاس

جماعت فرشتون کی ہو پشت پر
بہشتون کی بائین طرف اوسکا گھر
اور اک تاج شاہانہ سر پہ دھرین
دو اور حلے مان باپ کو اوڑھا دین
جو دنیا مین ہے بیکہ اس سے دو چند
عوض حلون کا دین نہ تو سب پسند
کہین اوسکے مان باپ پھر یہ کہا م
کیا اب عسمان پہ ہمارے مقام
ہوئی کس طرح ہم پہ اتنی عطا
یہ ہو حکم کیا تو نہین جانتا
پڑھا تر سے بیٹے نے قرآن کو
عطا تجھ کو اتنی بھلا کیون نہ ہو
پرسن اصمعی سے وہ کہتے ہین بات
کہ گذری ہے تجھ پر عجب واردات
بھلا اک سفر کی کہ اپنی کہ میں
تو کیا دیکھتا ہون کہ جنگل مین ہے
کہ ہر اسپ سے وہ تلوار ننگی لیے
بڑھا اور حملے مین رہتا تھا وہ
بڑی بی نے دیکھے اوس وقت کہا تھا وہ
کہ اس گھر کو خراب
اونکا ہاروں کا بھی ہے شباب
نہین نوسب اسباب دی بیچ تو
بچا سے بیٹے کی ہے ایک تو
بولا تو جاگتا ہون مین کیون کر مرون
جو مجھ سے ہے بیٹا مرا جانتا
مین وہ فاسق ہون جو مجھے کا
نہین یہ تری بات کب مانتا
سنا جب یہ بیٹے نے اوسکا جواب
فوخاف کو لوٹ سے اپنی مانگر
سنا جب یہ بیٹے نے اوسکا جواب
مین بولا کہ تلوار دی پھینک شتاب

انا انزلنہ

ہمنے اوسکو اوتارا ہے

ہمین نے اوتارا ہے قرآن کو
خدا نے یہ اسواسطے ہے کہا
کہ اللہ کی یہ نہین ہے کتاب

کہان ایسی طاقت ہو انسان کو
کہ کہتے تھے کفار ہر وقت آ
محمد نے اِسکو بنایا ہے آپ

قرانا عربیا

قرآن عربی زبان کا

عرب کی جو بولی مین اوترا قرآن
عجم کا ہے اک شخص نسطاس نام
عجم سے کوئی تا کہ نسبت بدے
نبی نے کہا ہے کہ ہین تین چیز
عرب ہو نہین قرآن عربی مین ہے
فضایل مین قرآن کے ہے یہ فضل

سبب یہ کہ کہتے تھے کفار اُن
نبی کو سکھاتا ہے وہ یہ کلام
زبان عرب مین اوتارا اوسے
عرب کو رکھو اونکے باعث عزیز
کلام اہل جنت بھی تازی مین ہے
کہ سب نقل قرآن ہو سبکی اصل

قرآن کی فضیلت مین

کتاب اور فرقان ہے اسکا نام
عزیز اور محکم خدا نے کہا

حکیم اور مہیمن بھی اسے نیکنام
اور اک نور بھی نام اسکا لیا

الٓرٰ تلک آیٰت الکتٰب المبین ۝

الف لام را سے مراد ہے انا اللہ رحمن سے اوس کے معنے ہین میں اللہ رحمن ہون سو تم اپنے دلون مین سمجھ لو

ویسا ہی کہا ابن عباس سے اور بعض اصحاب نے

لیکن کہا بعض اصحاب نے کہ ہر حرف کے کئی کئی معنے ہین

تحقیق یہی لکھے ہین جا بجا

نہین جز خدا کے کوئی جانتا

الٓرٰ سے مراد ہے انا اللہ اری

الٓرٰ حٰمٓ قٓ قول الٓ

بیشک اوسکے معنے ہین میں اللہ دیکھتا ہون

بیشک کہا ابن عباس سے

کہا وہب یون ابن عباس سے

سنا ہے اوسنے اوسنے

نبی سے کہا یون الف لام را

یہ ہے قول جو ایزد پاک کا

الف سے انا لام سے اللہ را

ربوبیت اوسکی تو ایسی ہے جان

قسم کھائے ہے سمجھو خدائے جلیل

تفسیر سورۂ یوسف منظوم

ربوبیت اپنی کی ہے یہ بیان

پڑھا جب سے کلمہ نبی کا اوسنے

مین مجنون کا اوسکے معنی آکر اور

الف لام را اسکے ہین معنی آکر اور

بیان مین کرون ہون یہ لطف والا سے حق

ربوبیت اور لطف والا سے سمجھ

قسم اوسکی کھاکر ہے خدا

الف لام را اسکے ہین یہ معنے

کہ ہون آن یقین کہ ہے یہ کتاب

تلک آیٰت الکتٰب المبین ۝

یہ آیتین ہین واضح کتاب کی

سمجھی ہین یہ آیتین ساری اوران کی

نہین فائدہ اہل طغیان کو

ہدایت ہے اوسنے مسلمان کو

سورۃ یوسف مکیۃ وھی مائۃ واحدی عشر ایۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

دیے نوح کو اونسے نو پے بہ پے	اور اک ساری دنیا پہ تقسیم ہے
اسی طرح دس حصے صفتون کے جان	ہین یحییٰ کو نو ایک دنیا کو مان
اسی طرح سے صبر دس جز ہوا	سب ایوبؑ کو اک بخلق خدا
صلابت کے بھی حق نے دس جز کئے	ہین موسیٰ پہ نو ایک سب کے لئے
تو خط و کتابت کے دس حصے جان	ہین عیسیٰ کو نو ایک سارا جہان
فصاحت بلاغت کے دس جز و نیک	محمدؐ کو نو ساری خلقت کو ایک
رہا ایک باقی جو حسن و جمال	ہوئے اوسکے دس حصے قیل و قال
ملا ایک حصہ بخلق خدا	کیا باقی یوسفؑ کو حق نے عطا
روایت کہون ابن حارث سے ہے	خدا اوس سے راضی ہو وہ یون کہے
کہ یوسفؑ کی جس دم ہوئی قبض جان	چلا نور اوسکا سوے آسمان
وہان جاکے اوس نور نے ڈھیل کی	وہ لٹکا رہا مثل قندیل کی
طلب کی خدا نے محمدؐ کی روح	اوسے نور یوسفؑ کی دی سب فتوح
ڈھنکا نور یوسفؑ نے اوس نور کو	گیا نور سے نور معمور ہو
جو تھا یوسفؑ اور انبیا مین تمام	محمدؐ مین آیا وہ سب نور عام

پچھاڑی مین تھا ذکر تسبیح کا — سعادت کا آگے درخت اک کھڑا

روایت یہ راوی سنی ہی ہوا ہی فتا — جو یوسف کو آدم نے دیکھا کہا

الٰہی یہ ہے کونسا تاجدار — دیا اس طرح اوسکو عز و وقار

دیا اوسکو تو نے کرامت کا تاج — بڑے اوسکے درجات عالی ہین آج

تبارک تعالیٰ نے پھر یہ کہا — کہ حسن و جمال اوسکو ہمنے دیا

کمال اوسکو بخشا زیادہ ز حد — کرین لوگ دنیا مین اوسکا حسد

کہا پھر یہ آدم نے ای میرے رب — تو دی حسن دنیا کا ثلث اسکو اب

پھر آدم نے سینے سے اوسکو لگا — دو آنکھون کے بیچ اوسکے بوسہ دیا

کہا کچھ نہ کر غم کہ یوسف ہی تو — رکھا پہلے آدم نے اس نام کو

تو سن ابن عباس نے یون کہا — کہ یوسف کا نطفہ جو آدم مین تھا

چمکتا تھا ماتھے مین اوسکے وہ نور — کیا شیث مین اوسنے آپھر ظہور

جبین مین وہ اوسکے چمکتا رہا — طرح شمع کے وہ دمکتا رہا

کیا صلب مین نوح کے پھر قرار — جبین مین چمکتا تھا مہتاب وار

خدا سے دعا نوح نے کی تھی جب — کہ ہو غرق قوم اوسکی پانی مین سب

کیا نور یوسف نے اوس دم کلام — کہ یا نوح تم پر درود اور سلام

کیا کفر جسنے بڑا ہے شقی — جو ایمان لایا وہ ہے جنتی

وہی نور تھا آگ مین جب خلیل — پڑا آگے پایا ثواب جزیل

کیا صبر ایوب نے کیا کیا بلا اوس پہ نازل ہوئی

خدا نے بلا اوس سے دور کی — وہ آیا جو پھر صلہ لاتعداد مین

اور اوسکا اون پہ فضل بیحد آنا — کیا صبر اوسکو ملا جسکا یہ ثواب

دیا اوسکو خدا نے شباب — کیا صلب یعقوب مین پھر ظہور

فرشتون نے دیکھا جگہ جگہ وہ نور — بزرگی سے یعقوب علیہ السلام

سلام آسکے کرنے کو بھی سب آئے — روایت ہی کعبی سے ہی ہوا یہ

کہ خندق تھا دور یوسف سے یعقوب — کہ یوسف سے پوچھی یہ یعقوب نے

دیا اسکو آدم نے یہ سب — کہا اسنے یہ آدم کو ورثہ مین ہی

کیا اپنے ہی اوسمین پھر نشو و نما — کیا اوسکے موقوف ساری قوم

عطا اوسنے آدم کو کی وہ نمود — کیا یا فرشتون سے اپنے سجود

رکھا اوسکے سر پہ تاج و وقار — بزرگی و حسن اوسکو تھا بیشمار

جمال اور حسن اوسکو ایسا دیا — نہ آگے کسی تھا ایسا نہ پیچھے ہوا

نظم مفتون اوپیم ہ اردو میں قلمبند کیا

روایت ہی عقل و دانش کی جس — کہ آدم نے پیش دیس

ایسی طرح سے علم کو جان تو — یہ حال سو سارے جہان کو دیا

کیا اوسکو دیس جیسو جہان تو

دکھائی سب اونکو پیغمبر اولیل

دکھائی سب اولاد آدم کو کرکے شمار

جو کافر تھی امت دیا حق بڑہ

سب امت نبیونکی سب اونکو سنگبار

دکھائی نبی اپنے سب ایجاد

دکھائے نبی اپنے سب اولاد اوسکی کہ تھی بیشمار

دکھایا ہر ایک کو تعالی نے بار

نبیون مین آدم علیہ السلام

تھے اول وہ آخر محمد کا نام

دکھایا سب اونکو سفید و سیاہ

مسلمان و کافر کا حال تباہ

سنو یہ روایت کہ کی ہی سعید

کیا جب آدم نے نبوتکی دید

سبی طبقے تھے انبیا کے تمام

پر اول مین تھے شیث علیہ السلام

تفسیر سورہ یوسف منظوم

عجب قصہ یوسف کا ہی دلپذیر
یہ قرآن مین سورت ہی اک بی نظیر

نبی اوسکی تفسیر عربی تمام
ہی معتبرون بنو صداقت کلام

وہ تصنیف اوس ذات عالی سی ہے
امام محمد غزالی سی ہے

روایات سے ابن عباس کی
اونھون نے یہ تفسیر ساری لکھے

ہین طرفہ مضامین اوسکے صریح
مطابق بقول حدیث صحیح

گوارہ سخن ہے حدیث و دلیل
رہ کذب ہو کسطرح وان دخیل

اوسی درج سے دُر مکنون ہے
ہر اک بی خلاف اوسکا مضمون ہے

لباس اوسکو پہنا وہین نظم کا
کیا ماہ رخسار اس بزم کا

مضامین تفسیر کر انتخاب
لکھی مینے دلچسپ ساری کتاب

سخن میرا ہو پیش حق مستجاب
بحق رسول و آل و صحاب

یہان سے ہی تمہید تفسیر کی
حقیقت ہی یوسف کی توقیر کی

روایت ہی کعب ابن احبار کی
سنو تم ذرا اسلوب ہی یون کہی

روایت

خدا نی جب آدم کو پیدا کیا
خلافت کا تاج اوسکے سر پر دھرا

دکھائی اوسی اوسکی اولاد سب
ہوئین پانی اوپر وہ رونین طلب

وہ تھوڑا سا پانی تھا اوسپر تمام
شقی اور سعید آہوئی جمع عام

بہار گلِ بوستان ازل
چراغ شبستان علم وعمل

مقدس ہی ذات اوسکی شمع سبل
وہ ہے باعثِ خلقت جزوکل

شفیع الوریٰ خاتم المرسلین
کہ دینونکا ناسخ ہوا اوسکا دین

عطا حق نے کر تاج اسریٰ اوسے
کیا مالک تخت اوحی اوسے

محمد کے مانند جگ مین نہین
نہ پیدا ہوا ہے نہ ہو وے کہین

اوسے جسطرح چاہیے دے کمال
کیا شاہد بزم عز وجلال

رسولونکا کر درّۃ التاج اوسے
کیا مسند آرای معراج اوسے

بناحق نے گل قاب قوسین کا
کیا آفتاب اوسکو کونین کا

رسالت کے دیوان کا ہی انتخاب
ہوئی اوسپہ نازل ہی ام الکتاب

ہی رتبے مین عالی زروح الامین
خطاب اوسکو ہے رحمۃ العالمین

تھا جو سایہ پر سایہ گستر تھا قد
اوسی کا بآفاق ازل تا ابد

جو خیل رسل کو نبوت ملی
جو سمجھو اوسیکی بدولت ملی

ثنا ایزد پاک نے اوسکی کی
ہے قرآن مین طٰہٰ و یٰسٓ لکھی

نہ اشرف کسی مین ہے تاب ثنا
ہے ذات نبی آفتاب ثنا

درود اوسپر اور آل پر بیشمار
پڑھون ہو شفاعت کا امیدوار

اصحاب کبار کی تعریف مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھون پہلے توحید جان آفرین
قلم کی طرح خاک پر رکھہ جبین

دکھا جسنے نقش و نگار قدم
بنایا ہے گلگشت لوح و قلم

اسی سے ہے سرسبز باغ سخن
ہے سیراب و شاداب گلزار کن

عنایات سے اوسکی اک مشت خاک
ہوئی معدن گوہر تابناک

اوسی نے جگر چیر ہر سنگ کا
کیا گوہر ایجاد ہر رنگ کا

کر آباد گلشن بفضل ربیع
دکھاوے ہے انواع نقش بدیع

اوسی کی ہے قدرت سبی باغ و بہار
مطرز ملون بنقش و نگار

ہر اک برگ گل اوس سبی ہی تازہ رو
ہر اک گل مین پنہان اوسکی ہے بو

ہے الحق وہی صانع نقش کل
نگارندۂ دفتر برگ گل

وہی مالک الملک و معبود ہے
زمین تا فلک اوس سے موجود ہے

ہر اک ذرہ ہای سے لیتا پناہ
اوسی کی ہین قدرت کا یک پرتو ہے

نبی عظمت وقدرت رب چون
ہوا سے حق قائم فلک بے ستون

اوسی نے دکھا دی بروز پسم
بحر انوار سے ساعر ماہ و مہم

ہوا سے اوسی سے گل روزگار
شگفتہ باوراق تبدیل و نگار

لگا گشت تارو نگا افلاک پر
کیا سبز کشت بشر خاک پر

عناصر کو ترکیب دی آشکار
کیا پیدا عالم پہ ہزدہ ہزار

معتبر سا اک گہر بیدونیک کی
لکھی سر نوشت اوسنے ہر ایک کی

وہی ہے جو ہر ذرہ کو ہر شجر
کیا ہے ثمر بار سے بہرہ ور

جہان تا جہان عالمون نیک و زشت
ہر ہو نمونہ اوسکا جریان سے ہے

قلم جسطرح اوسکا جاری ہوا
کوئی نہ امکان سے باہر ہوا

مخالف کوئی اوسکے احکام سے
نہ ہے گاہ سے اوسکے اسرار سے

نہ واقف کوئی اوسکے ہی کار سے
ہے ذات نبی بحر ذخار فضل

عنصر ہی عجب مخزن جواہر اصل و فرع
در رفعت حضرت سیادت پناہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی کون ہے وہ فخر نسب کا
ہے فرزند نسب کا

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

احسن القصص کی تفسیر دلپذیر اردو زبان منظم بیان موسوم بہ

تفسیر یوسف منظم

مقابل متن متین مع ترجمہ دلنشین نہایت صحت سے

مطبع ناصری منشی نول کشور مین بطبع مین مقبول جہان ہوا

اطلاع

اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب موجود ہیں شائقین کو فہرست مطبوعہ سے جو علیحدہ موجود ہے اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت اس سال میں نہایت ارزاں مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب دینیہ مذہب اہل اسلام از فقہ حنفیہ و امامیہ وغیرہ اردو ذیل میں درج کرتے ہیں شائقین ملاحظہ فرمائیں۔

کتب دینیہ مذہب اہل اسلام از فقہ حنفیہ و امامیہ وغیرہ اردو

در مختار اردو چہار جلد بہ شرح و ترجمہ مولوے خرم علی مرحوم و مولوی محمد احسن صاحب۔

شبیہ احمدی۔ سراپا احمدی کا بیان ہے

مثنوی زائر دعوت کرنا اسلام کا قبائل قریش کو۔

دوازدہ مجلس مسمی بریاض الازہار در حالات پیغمبر مختار اسرار کربلا حالات کربلا از منشی محمد ظہیر الدین مرحوم مکرانی بعد حمد ہندی فقہ اثنا عشری میں ہے۔

مہر نبوت۔ تصنیف نواب مرد الغنی خان بہادر نظام لغت میں۔

رموز القرآن اوقاف وغیرہ قرآن کے نکات کا بیان

آثار محشر علامات و حالات قیامت مثنوی میں مذکور ہیں۔

تفسیر سورۂ یوسف منظوم مشہور و مستند کتاب ہے

اکسیر ہدایت۔ ترجمہ کیمیائے سعادت۔

مذاق العارفین۔ اردو ترجمہ احیاء العلوم کامل در چہار جلد۔

رسالہ ہدایت الکونین الی شہادت الحسنین

تحفہ درود ملقب بخبیر الکلام مولفہ مولوی منظور احمد صاحب

رسالہ کسب الانبیا اردو مصنفہ مولوی ظہور الحق صاحب

شجرہ طغرای اسماء دوازدہ امام۔

دہ مجلس منظوم اس کتاب میں حضرت خاتم المرسلین سے تا معرکہ کربلا علی الترتیب چودہ مجلسیں ہیں۔

راہ نجات۔ از مولوے محمد علی صاحب مسائل صوم و صلوٰۃ۔

تفسیر زاد الآخرت چار جلد میں منظوم مثنوی حامل المتن قرآن شریف ہے چار مصرعی چھپی ہے تصنیف مولوی عبد السلام بدایونی۔

مجموعہ نود و نہ نام شامل دعاے منفی و قصیدہ بردہ بانت سعاد و قصیدۂ غوثیہ

مفتاح الجنت۔ تصنیف مولوی کرامت علی جونپوری فقہ میں۔

خلاصۃ المصائب در مصائب اہل بیت علیہم السلام قدیم

دہ مخزن اردو در مصائب شہداء کرام

تاریخ مدینہ ترجمہ جذب القلوب در فضائل مدینہ

تفسیر سورۂ فاتحہ تصنیف مولوی اکرام الدین صاحب

وفات نامہ۔ تصنیف خانی مراد آبادی ذکر وفات پیغمبر علیہ السلام

حقیقۃ الصلوٰۃ نماز و روزہ کی فضیلت کا ذکر ہے

حقیقۃ الاسلام۔ اردو ترجمہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی کا تصنیف مولوی محمد علی مطبع علوی۔

سبیل الجنان مصنفہ امیر علی متخلص بامیر تکمیل الایمان کا ترجمہ

مجموعۂ توشۂ عقبیٰ در وظائف اسماء الٰہی اسماء رسالت پناہی

کشف الحاجات یعنے مالابد منہ اردو مسائل حنفیہ میں۔

تذکرۃ الجمعہ۔ تصنیف مولوی قطب الدین خان بہادر دہلوی در فضیلت جمعہ

فلاح دارین آداب معاشرت شرعی کی بیان میں

ترغیب الفرقان۔ در فضائل قرآن۔

موضح الحق۔ مسائل جزئیہ ضروری مفید عام طالبان دین کے۔

Tafseer Surah Yousuf

بعون صناع مکین ومکان وفضل خلاق مبین وامتنان

احسن القصص کی تفسیر دلپذیر اردو زبان منظم بیان موسوم بہ

تفسیر سورۂ یوسف منظوم

مقابل متن متین مع ترجمہ دلنشین نہایت صحت سے

بمطبع نامی منشی نول کشور مین بطبع مرصع مقبول جہان ہوا

INSTITUTE

Tafsīr-e Sūrah-Yūsuf

D
15. £ 52.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

